بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ نادرہ عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار حقہ اشغال فقرہ مراقبہ مکاشفہ اہل اللہ کی سند و یادگار مطلق مسمی بہ

رہبر راہ حق
با مجموعہ رسائل دیگر
۱۲۹۴

بعض حضرت شاہ عبد الصمد مغفور

الف بے وجن

تحفۃ العاشقین

یہ رہبر حق خاص تالیف جناب محمد جامی زردار خان صاحب جاگیردار اجمیر ولی کا بسبب فرمایش جناب صوفی صاحب تھے دیگر رسالوں کے کی مجموعہ ہو کر

مطبع نامی منشی نول کشور میں بہ طبع مزین مقبول جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر بنی آدم و فرد انسان کو چاہیے کہ اس کلمۂ واجب التعظیم و لازم التکریم کو دل کی آنکھ مین مثل مردمک یعنے پتلی کے نگاہ رکھے اور خطرات توہمات کو دل حق منزل سے مٹا کر نظر انتباہ کی رکھے تاکہ نزدیکان خدا و رسیدگان قادر بیہمتا سے ہو اور راہ حاصل ہووے اِس رتبۂ عالی کی یہ ہے رباعی مستان جام عشق کہ لاف از فنا زنند ✤ جان مید ہند و غنیمہ بملک بقا زنند ✤ مردان راہ فقر ز میخانۂ الست ✤ جامی چو در کشند دم از مصطفیٰ زنند ✤ ترجمہ اصل قطعہ فارسی مندرجہ کتاب جو مست جام عشق کے مارین فنا سی لاف ✤ دیکر کے جان جانے ہمین ملک بقا کو صاف ✤ وہ مرد راہ عشق کی بھٹی پاک سے ✤ پی پیالہ کرتے ہین بسر مصطفیٰ طواف ✤ پس اگر ذوق ہے تجھے ایسے عمل مشکل سے تو کلمۂ جلیلہ کو پڑہ اور سُن نہ دل سے اے بھائی زبان سے صرف کلمہ پڑہنے سے کچھ فائدہ نہین ہے بطور عادت بلکہ اوس کسب کو کوشش کر بعبادت جس سی جمال پاک کلمہ سے تیری چشم و دل منور ہو یہہ کام عاشق صادق کا ہے نہ ہر خار و خس کا ترجمہ نہین یہہ کام دعوی سے ہووے حاصل ✤ مگر جس دلمین ہوئے عشق واصل ✤ نہین یہہ کام

دعوی سے نکلتا ہے ارے جا عشق کا دم دسے بھر لا ✽ **بیت** ای بدعوی ہمی برائید کارے رو بمعنی
دمی زعشق برآر ✽ **ترجمہ** جسے اس رہ مین ہو شوق و محبت ✽ اوسی کا کام دل حاصل ہو جہٹ پٹ
واسطے حصول مطلب طالبان صادق کے چند نکات لکھے جاتے ہین کہ چلنے والے اس راہ
دشوار گذار کے نہ بھٹکین اور پیراک اس دریای ناپیداکنار کے عاجز ہو کر ہاتھ پیر نہ ٹپکین اللہ تعالے
اثر اس تحریر کا دل محبان ثابت قدم پر غالب لاوے کہ کار رفاہیت اونکا بنجاوے **بیت**
رہبر راہ حق ہے نام اسکا ✽ نو باب اسمین ہین پر ز معنی ✽ جو کوئی اس راہ مین رکھے قدم ✽ امید ہے
کہ شاہد مراد پاوے ہمدم ✽ غوطہ خور دریا مین غوطہ مار کر موتی نکال لیتے ہین ناواقف دیکھنے والے
حیرت سے سر مارتے ہین اسرار الہی سے کوئی واقف نہین ہو سکتا اگر ہوتا ہے تو اسی کہنے
سننے کی برکت سے اسلیے یہ رسالہ تصنیفات امان اللہ و ثانی و نیز سید عبد الجلیل رحمۃ اللہ
علیہ و دیگر کتب وغیرہ سے اور جو کچھ کہ مجکو مرشدون سے پہونچا تھا اوسمین سے استنباط کر کے موقع
بموقع ہندی زبان مین اس خاکسار فقیر حقیر ہیچمدان زردار خان عفی اللہ عنہ ولد سیف دار خان ناعر
تناخ فرید خانی جاگیردار راج کرولی فی سنہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ جمادی الاول مین تحریر کر کے اوپر نو باب کے
منقسم کیا باب اول دربیان ابتداءی ظہور باب دوم دربیان تلاوت القرآن باب سوم دربیان
تلاوت الوجود مجمل باب چہارم دربیان سوال طالب باب پنجم دربیان حل مسئلہ باب ششم دربیان
مراقبات باب ہفتم دربیان مشاہدات باب ہشتم دربیان مقامات باب نہم دربیان رموزات
تاکہ محب صادق اس راہ کے ہر ایک باب سے لذت جداگانہ پاوین اور شوق اس دولت غیر مترقبہ کی حاصل
ہونیکا صفحۂ دلمین لنقش کالحجر رکھین اب گوش ہوش سے سُن اور نظر لطف و عطاے خالق خطا پوش عذر نیوش پر رکھ امید ہے

باب اول بیچ بیان ابتداء ظہور کے

ای بھائی روز ازل کے ذات پاک کہ وحدہ لاشریک لہ اوسے کہتے ہین آرام تمام مقام لامکان مین
شراب استغنائی پی کر قیام رکھتی تھی یکایک عشق نے مثل قطرۂ باران اوس ذات مستغنی الصفات پر
اثر کیا کہ اوس سے جوش ہوا چاہا اوسنے کہ اپنی ذات و صفات کو ظاہر کرے تب اول اپنی ذات سے
نور محمدی علیحدہ کیا اور اوسکی دید سے آپ عاشق اپنا ہوا کہ جس سے صفت شاہد و مشہود و محب و محبوب
و طالب و مطلوب ظاہر ہوئی اور اوس اپنے نور محبوب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے طرح طرح
کی نئی نئی مخلوقات کونین مین جن و آدمی وغیرہ پیدا کئی جیسے کہ تخم و پنبہ پانی سے قطرۂ باران کی سبب اجزاء
برگ و شاخ و گل و بار اپنے مین نشو و نما کرلاتا ہے اور اوسکے پھل سے روئی نکل کر پارچہ ہای ہر قسم

بنتی ہین لیکن اصلیت ظہور سبکا وہی تخم ہے ویسی ہی مظہر خاص اس انسان کا وہی ذات پاک ہے
حدیث اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ جسطرح بیج کے پیٹ مین مغز ہے کہ اوس مغز سے سب اشیا کا
ظہور ہے اگر اوس بیج کی دو ٹکڑہ کر ڈالو تو وہی مغز اصلی اوسمین دیکھنے مین آوے اوسیطرح ذات پاک
انسان مین ہی اگر انسان کوشش کرے تو اپنے مین اوس مغز اصلی کو مجرد پاوی ای طالب غفلت سے
ہوشیار ہو اور خواب بیخودی سی بیدار ہو یہہ مت سمجھ کہ مین بیداری مین کاروبار دنیا کرتا ہون اور جو کچھہ
کرتا ہون اچھا کرتا ہون کہ اسی واسطے بزرگون نے کہا ہے بیت کار دنیا چیست بیکاری ہمہ ✤ چیست
بیکاری گرفتاری ہمہ ✤ کار دنیا کیا ہے بیکاری تمام ✤ کیا ہے بیکاری گرفتاری تمام ✤ اے بھائی ایک
خواب وہ ہی کہ آدمی سوتے ہین رات کو اور جاگتے ہین صبح کو بزرگ لوگ اس تمام عمر کو ایک خواب شمار
کرتے ہین بلکہ خواب بیخودی اسے نام رکھتے ہین یہہ سب لوگ کہ جو دنیا مین آئے ہین کاروبار فاسدہ
ولایعنی مین مشغول ہین اور جس کام کو کرتی ہین اوسکے حاصل ہونے سے خوشوقتی وخوشی اونہین ملتی ہی
یہہ نہین سمجھتے اور اپنا بھید نہین کھولتے وہ نہین جانتے ہین کہ سواے اس عالم کے کوئی عالم اور بھی ہے
جہان جانا ہے جس وقت کہ وہ رقیب آسمان سی نازل ہوتا ہے اور جان نکالتا ہی تب جاگتی ہین اور آنکھیں
کھولتے ہین اور یہہ جتنے کام یہان جیتے جی مین عیش وخوشی وغیرہ جو کیے ہین اوسوقت مانند خیالات معلوم ہوتی ہین
جیسے کہ راتکو آدمی سوتے ہین اور ہر طرحکے خیالات دیکھتے ہین اور اتنا ہی اوسوقت معلوم ہوتا ہی کہ ایک خواب
ہمنے دیکھا ہے خوب غفلت مین سوئے ہوئے تھی افسوس کہ کچھہ کام نہ نکلا لیکن وہ افسوس کچھہ فائدہ
نہین دیتا پس فکر اسوقت کرنی چاہیے تاکہ کچھہ ہاتھہ آوے ای صاحب ہمت جو کچھہ گذر ا گذرا
اِس وقت خیال کر کہ اسقدر عمر تیری گذری جو جو کام وفعل نیک وبد اور عیش تو نی کیے ہین دیکھہ تو وہ
سب تجھے مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین پس اب بھی جاگ اور وہ کام کرتا کہ مرتے وقت تجھے
حسرت نہو اور اب اپنے اوپر ماتم کر کہ اوسوقت اونگلیان حیرت کی دانتونسے نہ کاٹی کسواسطے کہ فوت
وقت سخت زیادہ ہے فوت روح سی اوسمین مفارقت خالق سے ہے اور اس مین مہاجرت خلق سی
جدائی
لیکن راہ حاصل ہونی مراد کی اسطرح پر ہے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی ایسی نظر مین باطنا رکھے
جدائی
کہ جسوقت آنکھہ بند کرے وہ ہی صورت ظاہر مین دکھلائی دے رفتہ رفتہ وہی صورت بول اوٹھے
اور جو مطلب چاہے اوس سی پوچھے جواب باصواب حاصل ہووے بعد ازان ایسا ہو جاے کہ خود
صورت مرشد بنجاوے اور دوئی بیچ کی چھوٹ وبھاگ جاوے اور یکتا ہو جاوی اوسیکو فنا فی الشیخ
کہتے ہین بعد ازان برکت صحبت مرشد سے صورت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی

خواب بیداری مین دیکھے گا اوس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین کھپ جاوے
رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کریگا لیکن اوسوقت کمال عاجزی و نامرادی ظاہر کرے کہ اسی مین رضامندی
اونکی ہے بعد ازان اوسی ذات صلی اللہ علیہ وسلم کو بقا سمجھ کر اپنی تئین فنا کرے اوسے فنافی الرسول
کہتے ہین بعد اوسکے صورت اسم اللہ کا تصور کرکے اوسے حاصل کرے کہ اوسی فنافی اللہ کہتے ہین بعدہ
پھر مقام محمدی پر آوے طالبان حق بعضے پہلے فنافی اللہ ہوئے ہین بعدہ فنافی الرسول اونکی سالک کہتے ہین
اور اگر طالب خود ہے شاغل ہے تو ان تینون مرتبون سے ایک ہی حاصل کرسکتا ہی اور اسی مقام پر
رہتا ہے آگے نہین چل سکتا کیونکہ اپنی اختیار سے گذر جاتا ہے اور بے اختیاری حاصل ہوتی ہے اس سے
شک نہ پاہو جاتا ہے اور اوسی مین آرام پاتا ہی لیکن تینون مراتب ایک ہین اگر فنافی الرسول ہوا تو وہی
اور اگر فنافی اللہ ہوا تو وہی اور فنافی الشیخ ہوا تو وہی مطلب اپنے مین علیحدہ کرنے سے ہی لیکن اگر مرشد
مرید کو فنافی الرسول کرکے چھوڑ دوے تو بہتر ہے چاہیے کہ بیچ مین ادہورا نہ چھوڑے دوسرا طریق
یہہ ہے کہ صورت اپنی اچھی طرح دیکھکر نظر مین رکھی یہہ بات آئینہ مین یا آفتاب مین دیکھنے سے
حاصل ہوتی ہے اور یہہ کسب نقشبندیہ ہے اور بہتر ہے اسمین گانا سننے سے خلل پڑتا ہے اور یہہ
کسب بیرونی چشتیہ ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صدیق اکبر کو ملا اور اونسے
سلسلہ نقشبندیہ جاری ہوا پس سب مریدون و طالبون کو اس سلسلہ کی حق حضرت صدیق رضؓ کا نگاہ رکھنا چاہیے
اور اسمین بیہودی خود سمجھین اور اور اشغال درونی و اسرار باطنی حضرت شاہ کرم اللہ وجہہ کو حاصل
ہوئے ہین اور اونسے سب بزرگان چودہ خانوادہ کو واسطہ بواسطہ پہونچے آئے ہین پس حق اونکا سب مریدان
و طالبان چودہ خانوادہ پر ثابت ہے کیونکہ پیران پیر ہین چارون یارونکو دوست و برحق جانکر اپنی پیر کی
جناب مین اعتقاد باندہنا و مراد مانگنا برائی نہین ہے بلکہ عین بہتری ہی و باعث حصول مراد برائی اوسکی
خلاف مین ہے کہ یہہ توفیق اللہ تعالی کسی ایماندار کو ندے اے محب اس راہ مین پڑنا بہت سعادت ہی
اگر منزل پر نہ پہونچے راہ مین مرجاوے شہید اکبر ہو جاوے فقرا نہین جانتے ہین منزل پر پہونچنا لیکن
جان اپنی اسی راہ مین دیتے ہین فرد کشتگان خنجر تسلیم را ÷ ہر زمان از غیب جانی دیگر است ÷
آرزو دارم کہ خود را بر خدا قربان کنم ÷ تا مگر روزی بپرسد آنکہ قربان شد کہ بود ÷ بیت کشتگان خنجر
تسلیم کو ÷ ہر گھڑی ہے جان تازہ غیب سے ÷ شعر ہے دل مین یہہ ہی خواہش قربان خدا ہون ÷
شاید کہ کبھی پوچھے قربانی میرا کون ہے ÷ اس راہ مین شوق و محبت چاہیے اگر راہ مین مرجاوے بخت
یاوے العزیز آخر مرنا ہے کچھ کام نہین آئیگا الا یہی عشق و محبت الہی اور اس راہ مین کچھ خبر طالبونکو

زیادہ فریفتہ نہین ہے سواے اس عشق و محبت کی جو شخص کہ درد عشق مین بیمار کیا جاوے جبریل
اوس کار کا مدار ہے اس درد کی جس نی لذت پائی ہی سب لذات فاسدہ کو اوس نے چھوڑا ہے
اور جو چکھتا ہے وہی معلوم کرتا ہے جس طرح کسیکو جو دیوار قہقہہ پر سوار ہوتا ہے اوسی ہی
معلوم ہوتا ہے اور جو بہمت دیوار کے پاس جا کر لوٹ آتے ہین سوار نہین ہوتے اونہین
کیا معلوم صاحب وہان کا حال اہل ہمت جوانمرد سوار ہوتے ہین اور نہایت خوشوقتی سے
عالم ناقص پر ہنس کر چلے جاتے ہین اور پیالہ شرابا طہورا نوش کرتے ہین حقیقت اسکی بھی
عشق ہے عاشق مثل باز بلند پرواز ہمت دیوار عشق پر سوار ہو کر پیالہ شراب خالص نوش
کرتا ہی اور بے ہمت مثل مکھی کوے پر ہین یعنے مکھی سے بےپر کی اونکا جینا معلوم بلکہ معدوم مفہوم

باب دوسرا بیچ بیان تلاوت الوجود اور تلاوت القرآن کے

اے بھائی یہہ وہ قرآن ہی جسکی تلاوت بادشاہ لوگ کرتی ہین اور جو کچھ قرآن ہی وہ بدن مین آدمی کی ہے
اور جو آدمی کی بدن مین کہا جاتا ہے وہی قرآن مین ہی اول بیان وجود جان تو کہ بدن مین آدمی کے
سات چیزین ہین جو بدن مین ملین ہین خاک و باد و آب و آتش و دوزخ و نور و ذات اور ہر سات
سے سات جنس بدن مین ظاہر ہین اول علامت خاک مقام اسکا سپرز یعنی تلی ہی اس
مقام کا سردار جبرئیل ہے علامت اسکی گوشت و پوست و استخوان و عروق و بال و ناخن و جہلی ہے
دوم علامت باد مقام اسکا شش یعنی پھیپھڑا ہے سردار اسکا اسرافیل ہی ہلنا اور کانپنا اور سانس
پھولنا وقت فوت و گرمی و انگڑائی و ڈکار ہوائی گوز سوم علامت آتش مقام اسکا زہرہ یعنی
پتا ہے اس مقام کا سردار عزرائیل ہی کہانا اور پینا و سونا اسی سی ہے و کاہلی و سستی و ملولی اور ہاتھ پیر
کا کھینچنا اس سے متعلق ہے چوتھی علامت آب مقام اسکا جگر و استخوان اس مقام کا سردار
میکائیل ہے اس سی پیشاب اور جلاب اور خون اور آب منی و آب دہن اور پانی آنکھون کا اور
کانون کا پانی یعنی چرک گوش تعلق ہے پانچوین علامت روح کہ اسکو روح طبعی نام رکھتی ہین
بہ ناف سے تعلق رکھتی ہے اور غذا رگون مین پہونچاتی ہے اور کھانے سی قوت پکڑتی ہی درد بدنی
اوٹھانا اور لذت آرام پانا اور بیٹھنا اور اوٹھنا اور چلنا اور دیکھنا اور جستجو کرنا اسی سی ہی حاصل ہوتی ہے
اس ارواح کی آدمی اولیا ہوتا ہے اور نزدیکی خدا ملتی ہے چھٹی علامت نور اوسکو روح حیوانی
کہتے ہین مقام اسکا دل مین ہے خواہش بیٹھنی کی رکھتی ہے اور سب اعضا کو زندہ رکھتی ہے
اس سے خیال و فکر و تصور و وہم و ڈرنا اور خوش ہونا اور غم پڑجانا تعلق ہے اس ارواح کی حاصل ہوتی ہے

طالب واصل حق ہوتا ہے اور کوشش کامل کرے عین حق ہووے جیسا کہ کہا ہے بیت چشم دل
چون باز شد معشوق را در خویش دید * عین دریا گشت چون بیدار شد چشم حباب * شعر انکھہ دل کی
جب کھلی معشوق اپنے بیچ ملا * بلبلا جب جاگ اوٹھا خود عین دریا ہو گیا * ساتوین علامت
ذات کہ اوسے روح نفسانی کہتے ہین مقام مغز سر یعنی بھیجا ہے اس سی کہنا اور سننا و سونگھنا اور
دیکھنا و عقل و تمیز و لذت زبان اس ارواح کی حاصل ہونے سے بھی آدمی واصلان حق سے ہوئے ہین
لیکن جو اسرار مغز مین ہے وہی دلمین بھی ہے جیسے کہ اللہ و محمد علیہ السلام دونون ایک ہین ویسے مغز
و دل ہے مغز مقام ذات ہے بیچ کلام مجید کی ظاہر کہا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ
اور دل مقام محمدی ہے صلی اللہ علیہ قال علیہ السلام اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُوْرِيْ
اور جو ارواح طبعی کہنے مین آئین و بندہ خدا و امت محمدی ہے کہ اوسکے حق مین کہا ہے قُلِ الرُّوْحُ
مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ سوائے انکے ایک شخص اور بدن مین ہے جسکا نام نفس امارہ ہے لیکن وہ جنسیت
نہین رکھتی ہے لوگ کہتے ہین کہ فلان فقیر نے نفس امارہ اپنے بدن سے نکال لی مثل بچہ کنجشک خانگی
یعنی چڑیا کی بعضے کہتے ہین مثل کرفش یعنی مولی کے بیج کی تھی یہہ لفظ محض خلاف ہے عوام کو چاہیے
کہ ایسا نہ سمجھین کیونکہ لوگ چورون و بدکار آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور قصاب لوگ گائے بیل وغیرہ
حلال کرتے ہین اور گوشت کو قیمت سے بیچتے ہین اگر نفس مذکور جنسیت رکھتی ہوتی البتہ نکل آتی
اونمین سے اور اوسی بات اس سے جاننا چاہیے کہ نفس مذکور جنسیت نہین رکھتی ہے بیان اوسکا یہہ ہے
کہ اس بدن مین جو آگ اربعہ عناصر سے ہے اوسی نے نفس امارہ نام پایا ہے اسکو خدا تعالی نے اپنی
قدرت کامل سے آدمی کی بدن مین داخل کیا ہے اگر اسے داخل نکرتے تو یہہ خواہش کھانے و پینے کی و
بھوک و پیاس نہوتی تب قوت و شہوت بھی نہوتی پس یہہ پیدایش دنیا اوٹھہ جاتی اسواسطے ضرور تھا
کہ اسی بدن مین داخل کیا اور جس فقیر نے کہ نفس امارہ اپنے کو نکالا تھا وہ اوسنے ایک شعلہ گرمی کا نکالا تھا
جس سے بدن اوسکا ٹھنڈا ہو گیا تھا تب اوسپر عتاب ہوا کہ اسے لیے کہ ہمنے اپنی کمال قدرت سے
داخل کیا ہے اسی بات پر کہا ہے کہ کسی مشایخ کو دفع کرنا نفس کا ممکن نہین ہوا کیونکہ اوسکے پیدا کرنے مین
حکمت حکیم ہے لیکن اوسکے زہر کے دفع کرنے مین کوشش کرے جس سے اوسکے زہر سے ضرر نہ پہونچے اور
جس مذکور یعنی نفس امارہ اور ارواحون پر غالب نہو جس وقت کہ یہ نفس اور ارواحون پر غالب ہوتی ہے
ہر یک روح سے اپنی خصلت ظاہر کرتی ہے یعنی ارواح طبعی سے جسکا تعلق ناف سے ہے قوت و شہوت
اور ارواح حیوانی سے جو دلمین ہے گھمنڈ اور کینہ و حسد و بغض و غصہ و غرور اور ارواح نفسانی کہ مقام

اوسکا مغز ہین ہی بری باتین کرنا و سننا و بدنظر و بدزبان و خندہ و قہقہہ ظاہر ہوتا ہے اور اگر ارواح
اس نفس پر غالب ہوتی ہین اور یہہ مغلوب ہوتی ہی تو ہر یک ارواح اپنی خصلت ظاہر کرتی ہی جیسے
کہ روح طبعی سے بندگی و غریبی و بردباری اور روح حیوانی سی عشق و محبت الہی اور ہر ایک پر رحم اور
روح نفسانی سی خوشبوئی و خوش مقام و خوش آواز و تماشای خوش کی خواہش ہوتی ہی اور قوت و
شہوت گرمی سی تعلق رکھتی ہے جسوقت کہ نفس امارہ عاجز و ناچیز ہوتی ہی دل غالب آتا ہی یہہ سبب
پہنچنے گرمی دل سے کہ جواہر اصلی ہے پیدا ہوتی ہین اور بھوک و پیاس و شہوت اوس حالت بین
بزرگون کی اختیار بین رہتی ہی اور یہہ تینون روحین جو کام کرتی ہین تینون ایک ہو کر کرتی ہین اس سے
عوام کو معلوم نہین ہوتا ہے کہ بدنین تین روحین ہین اسواسطے ہمزہ ہوا بیان اسکا اسو یہہ سے
لکھا جاتا ہے تا کہ ہر یک معلوم ہو جاوے اے بھائی سمجھ کہ وقت راہ چلنے کی ہر ایک کام اپنا علیحدہ
کرتی ہین یعنی چلتے وقت قدم کا پہلے پڑنا کام روح طبعی کا ہے اور روح حیوانی کہ مقام اوسکا دل ہی
فکر خانہ داری و کار ہای دنیوی خواہ دینی مین رہتی ہی وہ راہ مین نہین رہتی بلکہ ایک ملک سی دوسرے
ملک کو نکلجاتی ہے اور روح نفسانی کہ مقام اوسکا مغز سر ہے پیر کو کانٹے و گڈہی و لکڑی و پتھر و آگ
و پانی وغیرہ ہر طرح کے آسیب سے نگاہ رکھتی ہے اسیطرح جس کام مین کہ ہاتھ پیر ہلتے ہین وہ کام روح
طبعی کا جان اور تجویز و فکر اوس کام کی جو دل مین آتی ہی وہ کام روح حیوانی کا سمجھ اور آنکھ کی دیکھنے سے
جو کام ہووے وہ فعل روح نفسانی ہی یہہ بیان تلاوت الوجود ہے جسوقت کہ مرشد حال ہر طالب کے
مہربان ہوتا ہے اوسوقت ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرتا ہے اور نظر سے دل کی آنکھ کو طالب کی
یہہ سب دکھلائی دیتا ہے بعد اوسکے طالب محض اوسمین ہو جاتا ہے اور دیکھتا ہے جیسے کہ لوگ
قرآن مجید کو مطالعہ کرتے ہین اور پڑہتے پڑہتے انتہا تک ختم کر ڈالتے ہین ویسے ہی طالب صادق
منزل بمنزل پہونچ جاتا ہے لیکن مرشد کامل چاہیے تب ان مقامات سے طالب کو آگاہ کری اور رتبہ کو
اور مرتبہ مراد کو پہونچاوے جیسے کہ لکھا ہے یہہ سب باتین نظر دل و دیدہ سے دکھلائی دیتی ہین والا نہ
سب مشایخ و بزرگ انہین سے صرف ایک مقام حاصل کرتے ہین کوئی روح طبعی اور کوئی روح
حیوانی اور کوئی روح نفسانی اور اگر کوئی اونسے کچھ سوال کرتا ہے موافق اپنے سمجھ و حاصل کی نشان دیتی ہین
اور اگر اونکی حاصل سے مختلف سوال ہو تب اوسکا کچھ نشان نہین دیسکتی لیکن اس راہ مین طالب کامل کو چاہیے
کہ تلاش کرے البتہ مرشد کامل ملی کیونکہ کوئی ملک و شہر بدون مردان خدا نہین ہے اور نہوگا جو کوئی تلاش
کریگا البتہ ملیگا کہ برکت اونکی صحبت سے مراد اوسکی حاصل ہو جاویگی اور راہ حاصل ہونی ارواحونکی یہی ہے

جو کہی گئی اور سب فکرون سی ایک ذکر خفی ہے کہ مرشد کامل فرماتا ہے اور حدیث نبوی بھی اس مین ہے اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ مِنْ ذِكْرِ الْخَفِيِّ اسکی برکت سے یہہ روح طبعی کہ جگر وناف سے تعلق رکھتی ہے وبندہ خدا وامت محمدی اس مقام سے خلاصی پاتی ہی اور جہان جائے پہونچ جائے علامت اوسکی یہہ ہے کہ سب عضو عضو سے لفظ اللہ سنائی دیتا ہے سر سے لی پیر کے انگوٹھے تک اور رگ رگ ورُویان رُویان وبال بال ذکر اللہ مین رہتے ہین اسی بات پر کہا ہے رباعی کسی گوید کہ عاشق بے نماز ست ✤ وجود عاشقان کلی نماز ست ✤ نماز زاہدان سجدہ وسجود است ✤ نماز عاشقان ترک وجود است ✤ ابیات کہی کون ہی کہ عاشق بے نماز ہے ✤ وجود عاشقان خود سب نماز ہے ✤ نماز زاہدان سجدہ سجود ہے ✤ نماز عاشقان ترک وجود ہے ✤ ابتداء مین روح مذکور مقام ہوا مین ورزش سی آتی ہے اوسوقت بندہ اپنے کو نیند مین ایسا دیکھتا ہے کہ ہوا پر سوار ہوکر جاتا ہی اور پانون زمین پے نہین گرتا ہے وپانسی روح مقام آگ مین آتی ہے وہان اندہیرا دکھلائی دیتا ہے خفا ہوکر فی الفور وہانسے رفع نکلتی ہے کہ وہان ایک لحظہ رہ نہین سکتی وہان سی پانی کی مقام پر آتی ہی اور وہان صورت اصلی اپنی دکھلاتی دیتی ہے کہ وجود خاکی وہی ہے کہ اس مقام پر ہمیشہ رہتا ہی بعد اوسکے دل کی نزدیک پہونچتا ہے اور پھر مغز مین اوسوقت نزدیکی خدا حاصل ہوتی اسیکو نزدیکی خدا کہتے ہین اور اسی جگہہ پر کہا ہے فرد مردان خدا خدا نباشند ✤ لیکن ز خدا جدا نباشند ✤ شعر مردان خدا خدا نہین ہین ✤ لیکن حق سے جدا نہین ہین ✤ جو شخص اس شغل مین کامل ہوا ولی اللہ ہوا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس مقام پر نہ پہونچا ہووے اوسکو مرید نہ کرنا چاہیے بیت میان عاشق ومعشوق رمز یست ✤ کرام الکاتبین را ہم خبر نیست شعر درمیان عاشق ومعشوق جو ایک رمز ہے ✤ کرام الکاتبین بھی اوس سے بالکل بیخبر ✤ برکت ذکر و دہیان فرمائی ہوئی مرشد سے پردہ دل کھل جاتا ہے اوسوقت اسم اللہ نظر آتا ہی اور دل روشن ہوجاتا ہے تب طالب واصل حق ہوتا ہی اور ساتون آسمان سے یہہ آواز آتی ہے وصل الحبیب الی الحبیب بیت قطرہ اندر بحر گردد ناپدید ✤ کے توان او را جدا از بحر دید ✤ شعر جو قطرہ کہ دریا مین ملکر کھو جائے ✤ کب اوسکو جدا دیکھہ سکین دریا سے ✤ اس شغل سے آدمی صاحب کمال وصاحب مقام ہوتا ہے درجہ صاحب کمال صاحب حال سے بڑھکر ہے یہہ کسب حضرت قادری ہے اسمین گانا اگر ہو بہتر ہے تعریف وثنا دوست کی کرتا ہے اور اگر نہو تو بھی خوشتر کہ دوست سے شامل وکامل ہے اور سب پر قدرت رکھتا ہی اور بحکم خدائی بنیاز وکریم کارساز

حاکم سب شغلون پر ہے علامت اوسکی یہہ ہی جسکی نظر اوسپر پڑے وہ اوسکا تابعدار ہو گرمی شغل سے پردہ مغز کھلجاتا ہے بعدہٗ قطرہ ترش مغز سے ٹپکتا ہے دلپر و بعدہٗ قطرہٗ تلخ دل سے ٹپک کر گرتا ہے اور دل سے روشن ہوجاتا ہی اور مغز سے آواز ہوہو کی نکلتی ہے یہی فضل ہی اسیکو حضرت حافظ نے دیوان مین فرمایا ہے شعر حافظ کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست ÷ این قدر ہست کہ بانگ جرسی می آید ÷ ترجمہ شعر کسی نے بھی نجانا یار کا گھر کسجگہہ ہے اور کہان پر ہے ÷ بجز اسکے کہ آواز جرس آتی ہے کانون مین ÷ جسوقت کہ آدمی کمالیت کو پہونچے اوسوقت سردی و گرمی و مرنا و مارنا اور بھوک اور پیاس کچھہ نہین رہتی یہہ تینون روحین مغز مین داخل ہوتی ہین اس بدن کو چھوڑ دیتی ہین اس سے کچھہ تصدیعہ نہین ہوا اسکو موتوا قبل ان تموتوا کہتے ہین اور عرش و کرسی و لوح و قلم اور جو کچھہ قدرت آفریدگار مین ہے سیکو اپنے مین دیکھتا ہے اور آنکھین سرخ رہتی ہین جو کچھہ چاہتا ہی حکم خدا سے کرتا ہی جسوقت چاہی مرجاے جسوقت چاہے جی اوٹھی یہہ صفتین صاحب مقام کو حاصل ہوتی ہین اور یہہ عاشق آواز کا ہے اس سے گانا انکے لئے فرض ہے یہہ کسب حضرت چشت کا ہی اسکو حبس کبیر کہتے ہین اس سی آدمی صاحب حال ہوتا ہے اشارہ اسی کسب کا یہہ ہے بیت چشم بند و گوش بند و لب ببند ÷ گر نہ بینی سر حق بر من بخند ÷ شعر آنکھہ بند کر کان موند اور موںہہ کو بس ÷ گر نہ دیکھے سر حق کو تب تو مجھپہ ہنس ÷ وا اوپر حال ہملوگون کے قطعہ ایدل تو دمی مطیع سبحان نشدی ÷ وز کردن بدکار پشیمان نشدی ÷ زاہد شدی و شیخ شدی و دانشمند ÷ این جملہ شدی ولی مسلمان نشدی شعر اے دل تو کبھی مطیع سبحان نہوا ÷ اور کرکے برے کام پشیمان نہوا ÷ زاہد بھی ہوا شیخ بھی اور عاقل بھی ÷ یہہ سب تو ہوا ولی مسلمان نہوا ÷ اے بھائی دنیا جاے آزمایش ہے نہ کہ جاے آسایش آدمی اوسدن کو یاد نہین لاتی ہے کہ خدا سے جان بطریق قرض حسنہ مانگ کر وعدہ کیا ہی کہ اس مدت مین تیرا قرض ہم ادا کرینگے اور دنیا مین آلودہ نہونگے اب کہ یہان دنیا مین آئے اس دنیا کی کامون اور تماشون مین فریفتہ ہوکر خدا کو اور اوسکے قرض کو بھول گئے اس راہ مین کوئی قرض خدا کا فرزندان آدم پر نہین ہے بجز جان کے کہ پہلے وعدہ سے قرض کی قرضخواہ کو ادا کرنی چاہیے اگر کوتہ اندیشی کو کام کروگے تو بزرگی نرہیگی اور وعدہ پر ایسا رقیب خدا بھیجیگا کہ چھاتی پر بیٹھکر جان لیویگا ہر چند واویلا و عاجزی و زاری کروگے کچھہ پیش نہ جائیگا رقیب مذکور ایک لمحہ توقف نکریگا اوسوقت یہہ عزت و آبرو نرہیگی پس چاہیے کہ اب اطاعت اوسکے حکم کی کرو اور اسطرح سے جان دو کہ کسیکو خبر نہو فرد ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ÷ ثبت است بر جریدہٗ عالم دوام ما ÷ شعر مرگز نہین مرتا ہے وہ جو زندہ دل ہے عشق سے ÷ دنیا کے

دفتر مین لکھی اوسکے بیہ ہے دائمی ؎ اور اسی جگہہ پر بہہ کہا ہے بیت ؎ کو تیو عاشقان چنان جان بدہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ؎ شعر تیری گلی مین عاشق دیتے جان اس ڈہب ؎ خود موت کا فرشتہ
پاوے وہان گذر کب ؎ اگر اس طور پر جان دیگا ہرگز نہ مریگا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ
یَنْقَلِبُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ سمجھہ اے بھائی جو چیزین کہ بدن مین نہین وہ بتفصیل کہنے مین آئین اور
بیان تلاوت القرآن اگرچہ ضرور نتھا لیکن واسطے عام آدمیونکو مثال دیجاتی ہے یہہ سب بہی قرآن
مین کہا جاتا ہے علامت خاک غلاف وچمڑہ جلد وکاغذ وتار کاغذ رسی یعنی ڈہاکہ وغیرہ علامت باد
قرآن سے روان ہوتا ہے اور زیر وزبر وپیش ومد وتشدید وجزم ولقطہ وعلامت آتش مثل خواب و
دستی آیہ ومطلق ورکوع وربع ونصف وثلث وتمامیت سیپارہ وعلامت آب روشنائی شنگرف و
سپیدہ ورنگار وآب طلا وآب نقرہ اور تین چیز اور جو بدن مین ہین روح ونور وذات اسمین بھی جان اور
ہر ساتون کے سات سات علامت یہان بھی لکھی جاتی ہین سمجھہ کہ روح طبعی قرآن مین حرف ہین علامت
اوسکے یہہ ہین اول سننا دوسرے پڑہنا تیسرے سکھلانا چوتھے دیکھنا اور ہر حرف حرف کی پانچوین اوسکا آداب
بجالانا چھٹے اوسکو عزیز رکھنا ساتوین اوسکو اپنے پاس رکھنا اور مثل روح حیوانی اوسکی معنی ہین اوسکے
سات علامت یہہ ہین یاد رکھنا او صحیح کرنا معنی کا اور یقین لانا اور ظاہر کرنا آدمیونسے اور وعظ کہنا اور صدق سے
دل باندہنا یعنی خدا کو ایک جاننا اور محمد علیہ السلام کو برحق سمجھنا اور مثال روح نفسانی عمل کرنا اور شوق
پیدا کرنا اور مرشد کامل کو ڈہونڈہنا اور حکم شریعت بجالانا اور پڑنا طریقت مین اور پہونچنا حقیقت پر اور حاصل کرنا
معرفت کا اور ڈوب جانا وحدت مین اسطرح سے مرتبہ بمرتبہ منزل بمنزل طالب اپنی مراد کو پہونچتا ہے

باب سوم دربیان تلاوت الوجود محمل

چاہیے کہ دل سے پڑہے تاکہ کچھہ بزرگی ونفع اوسکا تو جانے یہہ خاک وہوا کہ اربعہ عناصر مین سے ہے اور
روح طبعی کہ ہوائے باطنی ہے یہہ سب دل سے تعلق رکھتی ہین اور آگ کا تعلق روح حیوانی سے ہے یعنی نور محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کہ دلمین گرمی رکھتا ہے والبتہ یعنی ملا ہوا روح حیوانی سے ہے اور پانی روح نفسانی سے
علاقہ ورشتہ رکھتا ہے کہ مقام مغز سر مین ہے اور وہ بھی سرد ہے اور مٹی یعنی خاک باطنی نہین ہے مگر ایک شکل
خدا کے پہچاننے والونکے دلمین پیدا ہوتی ہے اگرچہ سب آدمیونکے دلمین مقرر ہے اور خاک ظاہری اوسی
صورت کی شکل رکھتی ہے اور تینون روحین دلمین ایک ہوئی ہین معلوم چاہیے کرنا کہ ارواح طبعی ساتھہ
تمام بدن واعضا کے محکوم دل کی ہے دل جس جگہہ چاہے لیجاوے اور جہان چاہے بٹھلاوے اور جو
کام ہاتھہ اور پانون سے تعلق ہے وہ اون سے لیتا ہے اور رنج وراحت مین شریک ہے اگر رنج کوئی

آن پڑے تو اوسکا علاج و دفعیہ چاہتا ہے اور ارواح ذاتی بھی اوسکی شامل ہین جیسے کہ پیشانی و آنکھہ
اور دل جب یکجا ہوتی ہین تب کچھہ دیکھا جاتا ہے اگر دل کہین اور رہو تو پیشانی اور آنکھہ سے کچھہ
نہین سوجھتا ہے اسی طرح کہنے و سننے وغیرہ سب اور کامون مین سمجھنا چاہیے جیساکہ حضرت
رسالت پناہ صلعم جامع جمیع مراتب اور قادر کل موجودات پر ہین ویسی ہی بدن مین یہہ دل ہے
کیونکہ مقام محمدی علیہ السلام ہے اور مغز و دل ایک ہین بدنمین اثر رکھے ہین جسطرح کہ اللہ و محمد
کل موجودات مین ہین اور کلام مجید مین یہ آیت اس سے خبر دیتی ہی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اور حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسمین ہے اَنَا مِنْ نُورِ اللّٰہِ وَ کُلُّ شَیْءٍ مِنْ نُورِی ابیات الا یا عشق را
کردی زبحر خود زخود پیدا ٭ بصورت دیگرے گشتی و گشتی بھر اوشیدا ٭ جمالت با کمالت شد ہویدا
کامل واکمل ٭ ملک عرش و فلک ارض و بحر کردی ازو پیدا ٭ زافلاک و قمر شمس و دران لوح و قلم ثابت ٭
ازین در وادی بیضا منور شد ازو پیدا ٭ بعالم ظاہر و باطن چو کردی قادر مطلق ٭ زاحدیت شدہ احمد
زاحمد گشتہ اش احدا ٭ صلواۃ اللہ علیہ وآلہ دائم سزاوار است ٭ ازل گفتی ابد گویدہ و خواہی گفت تا ابدا ٭
قطعہ خدا تونے کیا عشق آپ سے اپنے لیے پیدا ٭ بنا تو دوسری صورت اور اوسپر آپ ہوا شیدا ٭
نیر انور جمال پاک جب کامل ہوا روشن ٭ زمین عرش و ملک نکلی اوسی سے اور دریا ٭ ہوئے
افلاک و مہر و مہ لوح و قلم ثابت ٭ اوسی مین سے ہوا اوس سے ہی روشن وادی بیضا ٭ بنایا
تونے حبیب عالم کو ظاہر اور باطن مین ٭ ہوا یکتائی سے احمد اور احمد سے ہوا احدا ٭ درود اللہ کا اونپر
اور ال اونکی پر لائق ہے ٭ کہا تونے ازل کہوے ابد کہتا رہے ابدا ٭ پس اس مقدمہ سے ثابت ہوا
کہ سب وہی ہے اسمین شک نہین ہے یعنی ہمہ اوست یہہ معما لکھا گیا سب لوگون پر واضح ہوگا
اگرچہ ایسا کسی نے دریافت نہین کیا ہے کہ یہی عین وصل ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ
جیسے کہ پہچانا اپنے کو تحقیق پہچانا خدا کو اکثر لوگ پڑہنے سے اور سننے سے ایسی احادیث و آیات کی
بدون عمل اپنے کو واصلان حق سے کہتے ہین و سمجھا ہی اور فقراے ناقص خلق کو گمراہ کرتے ہین
اور انصاف و بندگی خدا سے باز رکہتے ہین اور آپنی بزرگی و مصاحبت ظاہر و حاصل کرتے ہین اور
بعضے فاضل جاہل دہریت ایسا چاہتے و کہتے ہین کہ ایسے خدا کو قبول کرنا و نکرنا برابر ہے اور اسی راہ سے
کہتے ہین کہ کچھہ نہین ہے اور کوئی اون فقیرون اور فاضلان جاہل سے تکرار نہین کرتا ہی جیسا کہ ایک
مرید نے اپنے پیر سے سوال کیا کہ اگر سب وہی ہی تو مین بھی وہی ہون وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے مین جو چاہتا ہون
کیون نہین ہوتا اور جو شخص کسی قید مین پڑجاتا ہے پھر آپ کیون نہین نکل سکتا یہہ کیا سبب ہے

اوسکے جواب مین مرشد نے مرید کو واسطے شغل کے حکم دیا کہ اس سے معلوم ہوجائیگا اور کچھہ نشان نہ بتلا سکے اور یقین ہے کہ برکت شغل فرماتے ہوئی مرشد سے بعد محنت بہت کے مقصد حاصل ہوجاتا ہے لیکن اگر یہہ مدعا ہے کہ اسوقت نشان ملجاوے تو سمجھہ کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْط پس جس طرح کہ یہہ آدمی تمام اعضای اپنے پر بر محیط ہے اور مقامات بدن کی اوپر لکھہ آئے کہ مغز سر و دل و ناف ہے اور تینون دلمین ایک ہوئے ہین اور جو کچھہ قدرت خدائی بین ہی وہ سب انسان مین ہے وہ کُل ہے اور یہہ اوسکا جزو ہے پھر جو کچھہ قوت و توانائی ذات آدمی مین ہے وہ اوسکی بازو مین نہین ہے اور جسقدر بازو مین ہی موافق اوسکے ہاتھہ مین نہین ہی اور جو ہاتھہ مین ہے وہ اونگلی مین نہین ہی اگرچہ اونگلی بھی آدمی کی ہے اور اونگلی بھی تیری ہی ہے اگر اونگلی پتھر کی نیچے آجاوے آپسے نہین نکل سکتی جب تک کہ تمام بدن کا زیر سے بوجھہ اوسپر نہوا اور دوسرا ہاتھہ اوسکے مدد کو نہ پہونچے کہ اوس پتھر کو اوٹھاکر اونگلی کو اوسکے بیچ سے نکالے اسیطرح جب اللہ تعالے احوال اپنی بندہ پر توجہ کرتا ہے اور دوسرا بندہ خاص اوسکی مدد کو بھیجتا ہے تب وہ اوسے ان قیود ظاہری سے خلاص کرتا ہے اسطرح پر مقدمہ خواہش و تمنا و آرزو ہے حکایت ایک مرشد نے اپنے مرید کو واسطے سیر ملکونکے بھیجا تھا کہ جسجگہہ تو پہونچے وہان مشایخون و فقیرون سے یہہ بھی سوال کر کہ ہمہ اوست موافق آیات و احادیث و مطابق قول بزرگونکے ثابت ہی پس بندگی کسکی کرنی چاہیے اور دوزخ کسکے واسطے پیدا کیا ہے وہ مرید اندہا جہانتک اور جس طرف تک جاسکا پھر کر اپنے پیر کیطرف لوٹ آیا اور کہین کسیکا کچھہ نشان نہ پایا اتفاقاً حضرت سید امان اللہ دوثانی سے ملاقی ہوا اور یہی سوال کیا کہ اونہون نے اوسکو نشان دیا ای طالب مولی تو بھی جان جیسا کہ انسان اپنے بدن مین سوائے اپنے نہین ہے اور سب بدن ہاتھہ سر آنکھہ مُنہ وغیرہ سب اوسکے حکم مین رہتے ہین اسیطرح انسان کو چاہیے کہ حکم و بندگی اپنے خدائے پاک مین رہے اور ایسا نکرے جیسا کہ اعضاء اکثر کو نکی اونکی حکم مین نہین ہوتی ہین لڑکا کسی طرف چلتا ہے ہاتھہ خواہ سر اوسکا آگ مین گر پڑتا ہے اور آگ اوسکی آنکھہ مین اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ جلجاتے ہین اسیطرح کام جو خلاف شرع ہین مانند آگ کی ہین نادان و کوتہ سمجھہ والون کے دیکھنے مین اچھی دکھلائی دیتے ہین لیکن جب کسی نے کہ اپنی تئین اوس آگ مین ڈالا وہ جل جاویگا اور خدا کو کچھہ پروا اوسکی نہوگی دیکھو زمین کی حالات پر کہ کسقدر آدمی اوسمین تنور و چولھے و بھٹی بناتی ہین اور زمین کو جلاتے ہین اور کنوین اور حوض و تالاب زمین کو کھود کر بہاتے ہین لیکن زمین کو کچھہ پروائے اوسکی نہین ہی جسقدر زمین تئین چولہا بنے اوسیقدر جلجاتی ہے اگرچہ بدلا گنا ہونکا اسمین ہوتا ہے اور مصیبتین جو گرفتار ہوتے ہین وہ شامت اسیکی ہوتی ہے لیکن عوام کو آرزوی ہوتی ہی اتنی باسی

کہ اونکی سمجھ مین نہین آتا ہے لیکن جاننے والا پوچھتا ہے اور خاص اور نزدیکان خدا کو اوسی گھڑی اور
اوسی وقت معلوم ہوتا ہے بہت لوگ ایسے ہوئے کہ جنکی عمر نے وفا نہ کی اور تلافی گناہونکی اونسے نہوئی اور
اس جہان سے چلے گئے اور چلے جاینگے افسوس صد ہزار یعنی لاکھہ افسوس یہہ لوگ دنیا کی غیر صلاحیت
و پرہیزگاری کے سب کام اور تردد واسطے زیادہ ہونے نزدیکی و عزت کے کرتے ہین اور یہہ نہین جانتے
کہ جڑ عزت کی صلاحیت و پرہیزگاری ہے دولت و قابلیت پر منحصر نہین ہی اسی سبب سے خدا تعالے
اپنے بندون کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور رسول اللہ صلعم و بزرگ لوگ دوست رکھتے ہین یعنے
صلاحیت واقعی سے اور اوسی برکت سے اس دنیا مین آنکھونمین سب لوگونکی پیار اور بزرگی پانیوالا
اور مقرب ہوتا ہے جسوقت اس دنیا سے جائیگا وہانسے عزت پائیگا یعنی عقبی مین بھی آبرو ملیگی نہین تو
جسوقت شامت گناہونکی پہونچیگی خرابی و پشیمانی مین پڑیگا اسی حال پر بزرگون نی کہا ہی بیت جان بجانان
دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ٭ خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو ٭ شعر جان دے معشوق کو
خود ورنہ موت آلیتی ہے ٭ خود تو منصف ہو کہ وہ بہتر ہے یا اچھا یہہ ہے ٭ حکایت ایک دہریہ کو
مذہب والے سے اتفاق پڑا سب باتونسے قایل ہو کر آخر کو یہہ سوال کیا کہ اگر ہمہ اوست یعنی سب وہی ہے
تو کیفیت ایک آدمی کی دوسرے آدمی پر کیون چھپی رہتی ہے اوسکا جواب اسطرح دیا گیا کہ تیری بدن مین
سواے تیرے دوسرا نہین ہے بائین ہاتھہ کی ہتھیلی کی انگلی مین درد ہو جاوے اور وہ کوئی کام
نہ کر سکے تجکو تو اوسکا حال معلوم ہو جاتا ہے تیرے داہنے ہاتھہ کو کیون اوسکی کیفیت نہین معلوم ہوتی
اور یہہ ہاتھہ بھی کام کرنے سے کیون بیکار نہین ہوتا اسیطرح احوال بندہ کا خداے پاک کو معلوم ہوتا ہے
دوسرے آدمی کو نہین معلوم ہوتا تب وہ دہریہ خدا اور رسول پر ایمان لایا بتوفیق اللہ تعالے
یہہ نکتہ اسیواسطے داخل کیے گئے کہ بہت سے آدمی ایسی سمجھ سے خوف دوزخ سے نڈر ہو کر کہ سواے
خدا کے دوسرا نہین ہے اور مین نے بھی یہہ نکتہ جان لیا اور وصل حاصل کر لیا کہ مین بھی دوسرا
نہین ہون سواے خدا کی ایسے سمجھ سے غضب الہی سے نڈر ہو کر گناہون پر باندھتے ہین اسواسطے
فقیر یہہ عاجزی و منت رکھتا ہے کہ جس کسیکے ہاتھہ مین رسالہ پہونچے اپنے پاس لکھہ رکھے اور عجم سے
عرب اور مشرق سے مغرب تک سب صوبجات مین لیجاوے اور جو ہو سکے تو اور ونکے پاس آپ پہونچاوے
کہ اسمین بڑا اجر اوسے ملیگا اور نہایت دینداری ہے کسواسطے کہ شاید کسی اہل دول کی حاکمونمین سے
اگر ہاتھہ انصاف سے اوٹھا لیا ہووے اس لکھے ہوے کو پاوے اور دیکھے اور اسکی سبب سے
آرام خلق خدا کو پہونچاوے اور حاکمون پر فرض بھی ہے کہ اپنے نایبون کے پاس پہونچاوین کیونکہ

وبال آزار پہونچانے خلق کا اوسکے بھیجنے والے پر جسکی وہ نیابت کرتا ہے پہونچتا ہے پس چاہیے کہ
وہ خود بری الذمہ ہوجاوے اور خوشی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرے اور دو مقدمہ
ایسے ہی پانچوین باب مین لکھے گئے ہین اونکو جاننا چاہیے اور اگر کوئی شخص غریب بیدولت کو
ایسا عقدہ مشکل پیش آوے اس سے وہ بھی نشان حاصل کرے اور اورونکی طرح بندگی و عبادت
خدا سے باز رہکر اپنی عاقبت کو خراب نہ کرے جیسا کہ ہمہ اوست دونون جہان مین ہے رنج و آرام بھی دونون
جہان مین ہے سمجھہ کہ اگلے بزرگون نے ایسی محنتین کسواسطے کین اور اسقدر خون جگر کیون کھایا کہ وہ
بڑے عاقل اور جاننے والے غیب کے تھے اسکو سمجھنا چاہیے اور کمر کار نیک پر باندھنی چاہیے اگرچہ
وسیلہ بڑا بھاری ہے اوس والی کی شفاعت سے ہم گنہگارونکی گردن سے طوق گناہونکا نکلے گا لیکن
ہملوگون کو بھی چاہیے کہ جسمین رضامندی اونکی ہو بتوفیق اللہ تعالی کوشش کرین تاکہ روز قیامت
آنحضرت سے شرمندگی نہ کھینچنی پڑے اور راہ حاصل ہونیکی یہہ ہے توفیق اللہ رفیق ہووے اگر کوئی چاہے
اسی نکتہ سے مطلب حاصل ہوجاوے اس تلاوت وجود مفصل و مختصر کو یاد کرکے اسی راہ سے
کہ کچھہ پردہ اسمین نہین رہا ہے خطرہ غیر سے باز رہے اور رنج اور درد آدمیون کا اپنے اوپر اوٹھاوے
اور آرام و آسایش لوگونکا اپنے پر مقدم سمجھے اور سبکو اپنے مین دیکھے اور سب مین اپنے کو جانے
تاکہ فضل خدا سے ظاہر و باطن یکسان ہوجاوے اور بدون مرشد کے مقام اعلی حاصل ہو اور اگر
تجھسے ہوسکے دم کو قید کرکے ناف سے اللہ سمیع اور دل پر اللہ بصیر اور مغز مین اللہ علیم کہے اور پھیر
سرے سانس کو اوسی کلمہ کو کہتے ہوئے ناف مین لاوے اور اسیطرح ناف سے مغز تک سانس کو کھینچے
اور اوتارے ان تینون مقامات سے بھی کشود کار ہوگی اسکو سہ پایہ کہتے ہین لیکن اس شغل کو
مرشد درکار ہے کیونکہ اس راہ مین کانٹے و کھڈ ہے بہت و راہ مارنے والے زبردست ہین اور کئی
عمل ایسے ہین کہ لکھنے مین نہین آسکتے ہین مرشد کامل سے حاصل ہوسکتے ہین اور سن کہ یہہ تینون
خدمتین خدا کی طرف سے مقرر ہین کار دنیا و کار طریقت و کار شریعت انمین سے جو تجھسے ہوسکے
بادیانت و امانت ادا کرنا چاہیے لیکن نتیجہ ہر ایک خدمت کا علحدہ درجہ رکھتا ہے جو شخص کہ ان تینونسے
باز رہکر اپنے نفس کے کام مین گرفتار رہے اوسپر خدا اپنا غضب نازل کرتا ہے یبغض السیات
اُنفارغ اور سب کام و فعل مین عذاب و ثواب شریک ہین اور یہہ نیت سے تعلق رکھتا ہے اگر
نیت جانب حق ہے عین ثواب ہے اور اگر نیت جانب نفس ہے محض عذاب ہے الا کئی عمل
مثل بدکاری اور جوا کھیلنے وغیرہ کی کہ جنسے غفلت اور فراموشی حاصل ہوتی ہے اون اعمالون مین کچھہ

صواب نہین ہے اور نہ کسیکی رگ سے اپنے عمل ظاہر ہوتی ہین لیکن جو شخص کہ راہ طریقت مین پڑا ہو کا طبیعت اوسکی ہر ایک کام مین جانب حق ہوگی نہین تو یہہ کام بڑا بھاری مشکل ہے کیونکہ نفس امارہ ہر ایک آدمی پر غالب ہے اور خطرہ نفس سے تعلق رکھتا ہے اور وہ خطرہ نفس نیت کو بھی شامل کرکے اپنی طرف کھینچتا ہے اور جسوقت انسان طریقت مین پڑجاتا ہے اوسوقت دل نفس پر غالب آتا ہے اور ذہن بھی دلسے تعلق رکھتا ہے اور یہہ ذہن خطرہ سے طالبون کو وقت مشاہدہ عاجز کرتا ہے اور صورت کو نفس باندہنے نہین دیتا اور طالب ذہن کو نفس پر رجوع کرتا ہے جسوقت تک کہ خطرہ غالب ہے وہ اوسے اور طرف لیجاتا ہے اور جبکہ ذہن خطرہ پر غالب ہوا اوسوقت ذہن نیت کو حق کی طرف لیجاتا ہے نماز وغیرہ سب کامونمین ایسا ہی ہوتا ہے جبکہ کثرت شوق سے ذہن طالب خطرہ پر غالب آتا ہے اوسوقت نفس مشاہدہ بند ہوجاتا ہے اور جو کام وفعل کہ اوس سے ظاہر ہوتا ہے طرف حق ہوتا ہے اس خطرہ کو بھی آدمیون نے نہین پایا ہے کسی نے چار خطرہ کہے ہین اور کسی نے دو خطرہ مگر جان تو کہ ایک ہی خطرہ ہے اور ایک ہی ذہن دونون ایک ہین ہندو لوگ اسی سُرت وچت نام رکھتے ہین اور وہ بھی جان نہین سکتے سُرت ذہن ہے اور چت خطرہ جیسی کہ نفس و دل اور کفر اور اسلام اور برا و بھلا اسی طرحسے یہہ بھی ہین اگرچہ ہندو لوگ بھی اس کسب سے سیر آسمان وروہی زمین کی کرتے ہین اور اسیکو غنیمت جانتے ہین لیکن جبجگہہ مقصد اصلی ہے بدون وسیلہ محمدی صلعم نہین پہونچتے ہین اور ناچیز مرتے ہین پس سبکو چاہیے کہ دل کو نفس پر غالب کرین اور ذہن کو خطرہ پر تاکہ ایمان دار حقیقی ہوجاوے اور پیار اسب کا تمام بھید اور کیفیت بدن یعنی وجود کی کہ راز ہیجاننے خدا کا ہے لکھی گئی لیکن حقیقت اس سانس کی کہ آتی ہے اور جاتی ہے ازروے ادب قلم مین نہین لاسکتے کہ لائق سننے اور پڑہنے ہر کسیکے نہین ہے اسکو پیر تن اور انسان چاہیے جسمین یہہ سما سکے اور اوس کو کہا جاوے مثال اسمقدمہ کی اگلی باب مین معلوم کر

باب چہارم دربیان سوال طالب

ابتدا مین طالب صادق کو شوق الہی پیدا ہوتا ہے اور خدا کو ڈہونڈتا ہے اور پاس مشائخون اور بزرگونکے جاتا ہے اور سوال کرتا ہی کہ خدا کہان ہے اور کیسا ہے اوسکی جواب مین ڈہونڈہنی والیکو وہ لوگ اشغال و شغل الہی مین مشغول کرتے ہین اوسکی برکت سے وہ ڈہونڈہنے والا حقیقت الہی کو اپنی نظر سے دیکھتا ہے لیکن مدعا ڈہونڈہنے والے کا یہہ ہوتا ہے کہ اسوقت نشان ملے اوس مدعا کو ڈہونڈہنے والی کی نیت کو نہین پہونچاتا ہی کیونکہ وہ بات چیت مین

ادا نہین ہوسکتا اور کہنے مین نہین آسکتا اسواسطے ضرور ہوا اس سمجھنے کے لیئے کچھہ لکھنا جان تو ایک پانی
جیسا کہ دریا پانی کا ہے اور اوس دریا مین تمام جانور مچھلی وغیرہ ہین ویسا ہی یہہ دریا ے وحدت ہے
اور اس دریا مین دونون جہان ہین اور اسمین تمام جن وآدمی وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم ہے اور پانی کی
دریا مین مچھلیان اس کنارہ سے اوس کنارہ کو جاتی ہین اور کوئی جگہہ پانی سے خالی نہین پاتی ہین
اور مچھلیان کو چلنے سے پانی مانع نہین اور پتھر ولکڑی وغیرہ پانی مین مچھلیون کو دکھلائی نہین دیتا ہی
اور جو کچھہ سوجھتا بھی ہے تو اوسکو وہ سوائے پانی کی اور نہین جانتی ہین ویسی ہی اس اٹھارہ ہزار
عالم مین یہہ انسان جس جگہہ جاوے سب جگہہ خدا کو موجود دیکھنے والا سمجھے اور دریا ے وحدت
یہہ تمام دونون جہان ہے جیسا کہ کہا ہے رباعی ہرگز نگند آب حیات اندر یخ ✽ یا آنکہ کند نفس
حباب اندر یخ ✽ حق بحر حقیقت است وکونین دروست ✽ چون یخ بمیان آب وآب اندر یخ ✽ شعر
برف مین پانی نہین بنتا ہے ہرگز بلا ✽ یا کہ پلی کا نہین جمتا ہے یخ مین نقشا ✽ خالق ہے بحر حقیقت کا
وکونین اوسمین ✽ آب مین برف ہے اور برف مین پانی جیسا ✽ قدرت خدا کی سب جگہہ
بھری ہوئی ہے جیسی کہ اوس دریا مین پانی ہی اس دریا مین ذات پاک بزرگ وبرتر ہے ہر ایک کو
دکھائی نہین دیتی بکمال قدرت اپنی سے اوس ذات بیچون وبیچگون وبی شبہہ وبے نمونی نام پایا ہی
جسوقت تک کہ یہہ پردہ مونہہ پر انسان کی ہے اوسکو حیوانات مین گنتے ہین گیا ہوا جنسیت و
صورت انسان کی ہوئی خدا کے مرد اس صورت کا کچھہ اعتبار نہین کرتے ہین اونکی نزدیک آدمی
وہ ہی ہو خصلت نیک رکھتا ہو یعنی طالب راہ حق ہو صورت والی کو وہ لوگ آدمی نہین جانتے
کہ صورت کام نہین آتی ہی جیسے کہ جو لوگ گانو مین رہتے ہین شہر والے اونکو مثل حیوانات جانتے ہین
فقیر لوگ ویسی ہی تمام آدمیونکو گنتے ہین سبب اسکا یہہ ہے کہ فقیرون نے وہ پردہ اوٹھا ڈالا ہے
یعنی غیریت کا اپنے کو اور خدا کو کہ دونون ایک ہین پہچانا ہی سب آدمیونکو چاہیے کہ کوشش کرین
تو فضل الہی سے انسان ہو جاوین جیسا کہ کہا ہے بیت ماز دریا ئیم ودریا عین ماست ✽
این سخن داند کسی کو آشنا ست ✽ شعر ہم ہین دریا سے ودریا عین ہم ✽ اسکو وہ جانے کہ جو
ہو آشنا ✽ فرد امروز این جمال تو بے پردہ ظاہر ست ✽ در حیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست ✽
دیگران را وعدۂ فردا بود ✽ عاشقان را نقد ہم اینجا بود ✽ شعر بے پردہ یہہ جمال تیرا آج ظاہر ہے
حیرت مین ہون کہ وعدۂ فردا ہے کس لیئے ✽ وعدۂ فردا ہے اورون کے لیے ✽ عاشقون کو نقد
ہے یہان بھی ملے ✽ اور راہ حاصل ہونے مطلب کی یہہ ہے مصرع راضی بہ رضا باش ✽ قانع بقضا

ترجمہ راضی برضا رہے وقانع بقضا۔ پردہ دوئی کا اوٹھا اندر اور باہر ایک ہوجا جو کچھ کہ ہے
دونون جہان ہین اور سوا اوسکے اور جو دکھائی دے سبکو ایک جانے اور ایک دیکھے
فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ولیکن یہہ کام عقل وتمیز سے نہین حاصل ہوتاہی کیونکہ عقل علم کے
پڑہنے سے زیادہ ہوتی ہے العلم حجاب الاکبر کہاہے اور اوسکی حاصل ہونیکی راہ دو طرح پر ہے
ایک صحبت سے مرشد کی دوسرے اگر مرشد دور ہو تو اپنے نفس سی مخالفت کرے یعنی مطالعت
نفس نہ کرے اوسکے خلاف کرے اس سبب سے خدا اوپر بندہ کی مہربان ہووے اور پردہ اوسکی
مونہہ سے اوٹھاوے کسواسطے کہ اپنے نفس کی سبب سے یہہ بندہ خدا سے دور پڑتاہے افسوس
ہزار افسوس آدمی لوگ واسطے زیادتی عقل کی بہت روپیہ خرچ کرتے ہین اور ہزارون تصدیعات
اپنی جان پر کھینچتے ہین اور رات دن خون جگر کہاتے ہین اور علم حاصل کرتے ہین اور اوس سے
اپنے کو صاحب عقل وصاحب سمجھ اور فاضل یعنی بزرگ وعالم یعنی جاننے والا سب علم کا اور عاقل
یعنی صاحب تمیز وشعور کہلواتے ہین اور بعد اوسکے اورونکو عقل دیتے ہین اور تعلیم کرتے ہین اور
آپ ایسی عقل نہین رکھتے کہ اپنے دشمن کو پہچانین اے بھائی کوئی تیرا دشمن نہین ہی مگر یہی نفس تیرا
اور اسی کی سبب سے تو خرابی مین پڑا ہے اور پڑتا ہے اور اسی کو تو دوست رکھتا ہے اگر ایکدن
بھوکھا رہتا ہے واسطے اپنے نفس کے خدا سے بیزار ہوتاہے اور نفس کو خوش رکھتاہی اور اپنی
نفس سے کبھی ہرگز بیزار نہین ہوتاہے کہ اسمین خوشی خدا کی ہے پھر کسطور سے خدا تجھپر مہربان
ہووے اور تجھے نعمت ہمیشہ کے لیے بخشے حکایت ایک بادشاہ اپنے ملک مین پادشاہی
کرتا تھا ایکدن تمام عالمون اور فاضلون اور مشایخون یعنی بزرگان حال وقال کو بلوایا اور کہا کہ تم لوگ
روزینے اور جاگیر اور دیہات پاتے ہو اور کھاتے ہو مجکو بتلاؤ کہ مین بہشت مین جاؤنگا یا دوزخ مین
نہین تو مین تم سبکو قتل کرتا ہون یہہ سب لوگ اس فکر مین ہوئے مگر کسیکو جواب نہ آیا لاچار ہوکر
وعدہ کیا کہ ایک ہفتہ مین ہم جواب اسکا دینگے بادشاہ نے قبول کیا اور سبکو رخصت کیا بہت لوگ
بعضے اپنے گھر و نمین اکر فکر مین پڑے اور بعضے شہر بشہر اور گانون گانون گھومتے تھے کہ کوئی فقیر اور بزرگ
ایسا ملے کہ جواب اس سوال کا دیوے ایک دن اونمین سے ایک کو حضرت شیخ سعدی شیرازی
رضی اللہ عنہ ورحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اوسنے اونکی خدمت بابرکت مین اظہار اس
معاملہ کا کیا وہ اوسکے ساتھہ بادشاہ کے سامنے آئے پادشاہ نے وہی سوال اونکی خدمت مین بھی کیا
شیخ صاحب نے فرمایا کہ تمنے کبھی اپنے نفس کی ساتھہ مخالفت کی ہی بادشاہ نے فرمایا بعد تھوڑی

دیر کے فکر سے سر اوٹھاکر کہ ایکدن مین نے مخالفت نفس سے کی ہے شیخ صاحب نے فرمایا وہ کیونکر
بادشاہ نے جواب دیا کہ ایکدن مین بھوکھا تھا کھانا مین نے مانگا جب کھانا آیا مینے نہین کھایا
اور ایک فقیر کو بھجوادیا شیخصاحب نے کہا کہ تو بہشت مین جاویگا کما قال اللہ تعالے
و نہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی اے بھائی فقیر لوگ تمام عمر اسی طور جون جگر
کھاتے ہین اور اپنے نفس کے ساتھہ لڑائی کرتے ہین قطعہ نفس گبر سرکش است کشتن گبران
رواست ٭ تا کشندہ نفس چون میرد بجز مردار نیست ٭ گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن ٭
زانکہ کس از وے قوی تر دشمن و بیدار نیست شعر ترجمہ نفس یک کافر ہے سرکش قتل کافر ہے روا
ہے سوا مردار سے بے نفس مارے جو مرا ٭ زندگی چاہے جو اچھی مار گردن نفس کی ٭ اوس سے
بڑھکر کوئی دشمن ہے نہین و بیدار کا ٭ اس سبب سے خدا تعالے ایسی قوت دیتا ہے کہ آدمی
نفس پر غالب آتا ہے و بیزار ہوتا ہے کما قال اللہ تعالی وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ
بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور الرحیم جس وقت کہ کمال کرم کو تمام اپنے مین ملالیتا ہے
اور بندہ واصل الحق انا الحق کہنے لگتا ہے اگر تو ایسا نہین کرسکتا ہے تو دو چار مرتبہ نفس کو زیر کر
کہ بادشاہ ہوجاوے اور نفع اوسکا معلوم کر اگر سینہ کو کریگا تو نظر دل سے دیکھیگا اگر ہمیشہ
ایسا کریگا مرتبہ ولایت کا پاویگا اور پردہ حجاب کا اوٹھہ جاویگا اور واصل حق ہوگا طریق شغل زبان
دل سے لا الہ کھکر بند کرے اور دل سی خطرہ خودی اور سب کاموں خطرات جو تعلق بہ محسوسات ہین
دور کرے ایسا کہ بھول جاوے کہ کچھہ نہین ہی بعد تھوڑی دیر یعنی ایک ساعت کے الا اللہ کہکر آنکھہ
کھولے اور سبکو موجود جانے تو یہہ درجہ حاصل ہووے کہ جسوقت لا الہ کہے آدمیونکی نظر سے
غایب ہوجاوے اور جسوقت الا اللہ کہے سبکو دکھلائی دے اور یہہ عمل نفی و اثبات کا ہے
واسطے گناہونکے توبہ و استغفار بیچ درگاہ خدا کے بخشنے والیکے خوش اور قبول ہے
قولہ تعالی وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیئات عن عبادہ و
یعلم ما تفعلون طو دیگر آنکہ یعنی دوسری یہہ کہ واسطے گناہونکے توبہ استغفار بہت اچھا ہے
اگر بڑے گناہ بھاری ہون توبہ و استغفار کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ پہونچاوے کہ یہہ نفس
عاجز ہوجاوے اور غلبہ نکرے تب خدا بزرگ و برتر بخشتا ہے اور سوا اسکے ان دو راہ کی بوجھہ
نہین ہوتا ہے اور فضل خدا کا چاہیے اور یون تو سب آدمی کہتے ہین کہ سب وہی ہے یعنی ہمہ و
اور ہندو لوگ بھی یہی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہے اور مرشد بھی پہلے دن

فرماتا ہے جیسے کہ لڑکے کو مکتب مین الف سکھلاتے ہین اگر اسی سے مطلب حاصل ہو جاوے تو فقیر لوگ ایسی کد و کاوش و محنت اپنے اوپر نہ کھینچین اسے بھائی کہنے و سننے سے مطلب نہین نکلتا ہے اس راہ مین پردہ بہت ہین مرشد کامل چاہیے کہ نشان دیوے نہین تو ہنود لوگ بھی کہتے ہین کہ ہمہ وست اس کہنے سے کیا ہوتا ہے فرد سینہ آئینہ گر کنی ز طعام ۔ یابی اسرار آلہی انعام ۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اندرون از طعام خالی دار ۔ تا درو نور معرفت بینی ۔ ترجمہ جو تو کھانے سے کرے سینہ کو آئینہ مثال ۔ پاوے انعام اوسکا اسرار الٰہی کو تو حال ۔ پیٹ کے اندر کو تو کھانے سے خالی کر رکھے ۔ تب تو دیکھے معرفت کی روشنی کو اوسکے بیچ ۔

باب پنجم دربیان حل مسئلہ

سب لوگ کہتے ہین و جانتے ہین کہ جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ کرتا ہے لا یتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اور دوسری جگہہ کہا ہے وجف القلم بما ہو کائن مصرعہ نگردد قلم زانچہ کرد اہد ۔ ترجمہ قلم جو پھیر چکا ہے تو پھر نہین پھرتا ۔ اور یہہ بھی کہتے ہین کہ بندہ فاعل و مختار ہے یہہ تینون باتین آپسمین مخالفت رکھتی ہین اگر اسمین سے ایک کو ثابت کرے تو اور دو جھوٹھہ ہوتی ہین اگر کسیکو باطل سمجھو تو گناہ کبیرہ حاصل ہوتا ہے اور اسکو کسی نے تحقیق نہین کیا ہے افسوس کہ لوگ کہتے ہین کہ یہہ مسئلہ مشکل ہے امام اعظم اسکو حل نہ کر سکے واللہ اعلم بالصواب اور سننے سے اس بات کی سبب لوگ معذور ہین اور کوشش نہین کرتے ہین اور اسکو حل نہین کرتے ہین یعنی اس مسئلہ کی باریکی کو نہین کھول سکتے اور نہ او سے پہونچتے ہین مسئلہ کے پیچھے مثل معمّا و چیستان کے سر مارتی ہین اور اپنے کو پریشان کرتے ہین اور اسکے اصل مقصد پر سمجھہ و فکر و عقل کو نہین دوڑاتی اور اس گینہ بیش قیمت بلکہ بے انتہا قیمت کو میدان سے نہین لیجاتے اے بھائی فضل خدا سے واسطے سمجھنے ڈہونڈھنے والونکے لکھا جاتا ہے اگرچہ کچھہ بھی عشق کا بیج تیرے دل کے کہیت مین پڑا ہے تو یہہ پانی کھینچکر اوس بیج پر ڈال تا کہ سبز ہووے اگر کوشش کمال کریگا پھل لاویگا اور اوسکی لذت کو تو کھاوے گا اللہ تعالےٰ سب بندون اپنے کو اسی خوش دل رکھے آمین اے بھائی سب آیتین قرآن مجید کی اور تمام حدیث پیغمبر علیہ السلام کی اور کل قول بزرگونکے برحق آمنا و صدقنا اور اوتر آیات کا اور فرمایا ہوا اوس مالک دوجہان کا درود اللہ کا اوپر اوسکے اور سلام بغیر حکمت خالی نہین جف القلم بما ہو کائن اسواسطے فرمایا ہے کہ کام دنیا کا اوپر قسمت کے چھوڑو اور کام آخرت کا آگے لو یعنی حتی الوسع اوسکا سرانجام ہر وقت مد نظر رکھو اور جو ہو سکے اوسے کرتے جاؤ غافل نہ ہو بیوقوفون نے دنیا کی کامون کو

تو آگے لیا ہے اور عاقبت کو قسمت پر چھوڑ بیٹھے ہین اور بندہ کو فاعل و مختار اسواسطے فرمایا ہے کہ عاجزی
و غریبی کو آگے کر کے عمل نیک کرے تو خدا تعالی اچھی جگہہ لیجاوے اور اچھے کام اوسی سے کراوے
اور آدمی لوگ کام نفع دنیا کی عمل مین لاتے ہین اور اوروں کو نقصان پہونچاتے ہین اور برے کام
کرتے ہین اوسوقت اوپر حدیث لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ نظر کرتے ہین کہ ہین کچھہ نہین ہون
جو کچھہ کرتا ہے وہ کرتا ہے یہہ کمال بیوقوفی ہے امام اعظم صاحب نے فرمایا ہی کہ اختیار اپنا ہیچ
کسی کام سے نہین دیکھتا ہون واقعی وہ مقرب آنحضرت کے تھے اور وہ ہیچ اختیار مولا کے تھے
اور یہ مثل دنیا مین بھی ہے جیسے کہ خدمت مین ہر ایک بزرگ کی کئی خادم و مرید ہوتے ہین اوسمین
جو سچے اعتقاد کے اور نزدیک ہو گئے اپنے اختیار سے گذر جاتے ہین اور موافق مرضی مرشد کے کاروبار
کراتے اور حکم ہادی کو اوسیوقت بجا لا کر حاضر ہوتے ہین اور باقی خادم و مرید داخل عوام الناس ہین
پس امام اعظم صاحب نے اپنے اوپر نظر کر کے فرمایا تھا عوام الناس پر نظر نہین کی تھی اب تو
سمجھہ کہ اگر بندہ فاعل و مختار نہوتا تو کوئی گناہ بندہ پر ثابت نہوتا اور قیامت کے روز باز پرس
نہوتی اور یہہ سلطنت و بادشاہی بھی مقرر نہوتی یہ بادشاہ اسواسطے مقرر ہوئے ہین کہ غریبون پر
کوئی زبردستی نکرے اور ظلم نہ پہونچاوے اور جو شرع کے خلاف ہین وہ کام نہ کر سکے کوئی شخص
کیونکہ قیامت کی دن بادشاہ ہونے یہہ باز پرس سب سے پہلے ہوگی **اب تو جان جیسے**
کہ یہہ چھوٹا عالم وہ بڑا عالم ہے جو کچھہ قاعدہ اس جگہہ ہے ویسا ہی وہان ہی چنانچہ بادشاہ
حقیقی احمد بلا میم ہے اور یہ بادشاہ نایب اوسکا ہے جو کچھہ روزینہ لوگون کا کرتے ہین موافق تصدیق
کے پروانہ مع شرط خدمات تنخواہ کی لکھا جاتا ہے اوسی موافق چٹھی روپیہ کی پاتی ہین سوائے
اسکے ایکدام و درم نہین پاتے ہین اسجگہہ پر کہا ہے **مصرعہ** نگردد قلم زانچہ گردانده ⁂ **ترجمہ**
پھرے نہ اوس سے قلم جو پھر اچکا ہے تو ⁂ اور نوکر کو واسطے کام خدمت کی بھیجتے ہین وہان
جو کچھہ اوسکی دلمین آتا ہے وہ کرتا ہے اگر موافق مرضی اور حکم آقا اپنے کے کام اور محنت و تردد
ظاہر کیا اور اپنی آرام پر نظر نہ کی اور ہمیشہ آقا کو اپنے سے راضی رکھا البتہ ایکوقت آقا بھی اوسپر
مہربان ہوگا اور عنایت کریگا اور اضافہ دیگا اور اگر اپنے مالک کی کہنے کو بھول گیا اور متابعت تابعداری
اپنے نفس کی کری اور عیش و آرام مین پڑ گیا تو اعتراض خفگی[۱۲] مین آ کر خرابی ہمین پڑے گا
اگر خواہش و مرضی بندہ کیطرف کامون نیک کی ہووے اوسکی خدا تعالی اوٹھا کر نیک جگہہ
لیجاتا ہے اور اوس سے نیک کام ظہور مین لاتا ہے اور جو نیت و خواہش بری کامونکی طرف ہووے

تو از روے غضب کی اوسکو بری جگہہ لیجا کر فعل بد کا مرتکب کرا یا ہی تہیہ پادشاہ موافق کام کی نتیجہ دیتی ہین
اور خداوند بزرگ و برتر و برکت دینے والا موافق نیت و خواہش کے پہل دیتا ہے اگر بندہ فاعل و مختار
نہ ہوتا کوئی گناہ ثابت نہ ہوتا اور یہہ سلطنت بہی نہوتی بلکہ اوترنا انبیا و کتب سماوی کا بہی لازم نہ ہوتا موافق
لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ و جف القلم بما ہو کاین کاروبار جاری ہوتا اور کوئی شخص کرنے سے
فعل ہاے خلاف شرع کی لوگونکو منع کرتا تو دعوی خدائی اوسپر ثابت ہوجاتا کہ یہہ مقدمہ عین کفر ہے
دہریہ لوگ اپنی تقریر سے شرع والے آدمیون سے مکابرہ یعنی بحث و تکرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو یہہ
حدیثین صحیح ہین تو عالموں کو اور اونکو بری کام کرنیسے کیون منع کرتے جو یہہ کہو کہ یہہ حدیثین
جہوٹی ہین کوئی شخص اونکی عہدہ سے برنہین آتا ہے یعنی اونسے نہین جیت سکتا ہے اور چپ رہ جاتا ہے
بلکہ ان باتونکی سن سنے سے بہت سے آدمی اپنے کو گمراہ کرتے ہین اور عاقبت اپنی برباد دیتے ہین
پس مطلب یہہ ہی ہے کہ بندہ مختار غریبون پر ظلم کرے اور اور کام خلاف شرع کی نکرے کہ حشر کی یعنے
قیامت کے دن پادشاہون سے بہی پوچہا جاے گا کہ عدل اور انصاف ایک گہڑی کا اور عبادت ستر برس
کی برابر ہے یہہ بزرگی تمام و بخشش سب چیز کی بادشاہان عادل کیواسطے ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ کوشش کر
اور ایسا مت کہہ کہ فلانی فقیر و بزرگ نے ایسی نعمت حاصل کی ہے اور مین عاجز و غریب ہون یہہ بات
نا سمجہون بد عقل و کم ہمتونکی ہے اسجگہہ ہمت بکار فرما ہو کیونکہ جو ہاتہہ و پیر اور دل اور آنکہہ اور تمام اعضا
تجہکو دیئے ہین ویسی ہی فقیرون و بزرگون کو دئے ہین اونہون نے بہی کوشش و محنت کی اگرچہ اونکو
درجہ پہلے دن پیدایش سے تہا کہ اوس سے اولیا و غوث و قطب ہوئے مگر بہت سے آدمی اونکی
خدمت کی سبب سے درجہ کمالیت کو پہونچے اور اونہون نے اپنی مراد حاصل کی ہے اگر تو بہی کوشش کرے
البتہ ہوجاوے گا خداتعالی نے محنت کسیکی ضائع نہین کی ہے جیسے محنت و مزدوری کریگا ویسا ہی
نتیجہ پاویگا اور قرآن مجید مین خبر دیتا ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت یعنی بہول مت جاؤ خداتعالی
جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے جس چیز کو کہ چاہتا ہے یعنی اگر قسمت نیک ہو اور آدمی بری کام
کرے تو اوس قسمت کو ہٹا کر اوسکی جگہہ اچہی قسمت ثابت کرے اور اگر قسمت بری ہو اور آدمی نیک کام
کرے تو اوس قسمت کو مٹا کر اوسکی جگہہ اچہی قسمت ثابت کرکے دیوے اس سے سمجہو کہ بہت سے
آدمی اس دنیا سے اپنا نقصان کرکے جاتے ہین اور جاوینگے اور بہت سے لوگ فائدہ و نفع حاصل کرکے گئے ہین
اور جاوینگے لیکن عقلمند آدمی کو چاہیے کہ تردد کمال کرے تا کہ اوس کلمہ شریف کو اپنی آنکہون مین مثل
پتلی کے نصب کرے یعنی بٹہلاوے اور مرد دنیا مین وہی مرد ہے جو کوئی کہ دونو جہان کی لذت سے

فرد ہے یعنی تنہا ہے غرض کہ جسنے سب لذتونکو چھوڑدیا بلکہ مٹادیا اور آپ اکیلا رہگیا اے دوست اپنی جان کو
دوست مت رکھہ جبتک کہ دوست ہاتھہ لگے اور راہ حاصل ہونی ملاقات معشوق کی یہہ ہے کہ جو کچھہ تیری
آنکھہ مین اچھا معلوم ہوا اوسپر عاشق مت ہو لیکن عاشق اوسجگہہ کا ہو کہ وہان تو پہونچ نہ سکے جیسے کہ
مجنون و فرہاد یہان ہوئے ہین پہلے ابتدا مین عشق ظاہری اونہون نے کیا بعد اوسکے بہ سبب نہ پہونچ
سکنے کی وہان تک ہاتھہ عشق ظاہری سے اوٹھا کر ساتھہ عشق حقیقی کے ہاتھہ پہونچایا اور مراد حاصل ہوئی
لیکن یہہ راہ بہت کٹھن و کڑی زیادہ ہے اسمین نفس بواقعی مرجاتا ہے شغل دوسرا وہ ذکر ہے
کہ جو سانس بھیتر جاتی ہے اوس سے لا الہ کہے اور جو باہر آتی ہے اوس سے الا اللہ کہے اور بعضے
کہتے ہین کہ ایسا کرتے ہین جو دم باہر آتا ہی اوس سے اللہ کہتے اور جو بھیتر جاتا ہے اوس ہی ہو کرتی ہین
یہہ راہ نگاہ رکھنے سانس کی ہے اور اسکو پاس انفاس کہتے ہین دوسرا ذکر زبان بند کرکے
کہ دلمین اللہ اللہ کہتا رہے اور دوسرا وہ ذکر ہے کہ تلی برابر ناف کے بائین طرف ہی اوس سے
لا الہ کہے اور دل سی الا اللہ اور جگر سے محمد اور ناف سے رسول اللہ کہے ان طریقون سے بھی کلمہ بزرگ نصیب
عین ہوتا ہے یعنے آنکھونمین جگہہ پکڑتا ہے اور کہجاتا ہے اور نہایت درجہ تر نصیب ہوتا ہی افسوس
افسوس اے بھائی عمر آدمی کی تھوڑی ساٹھہ سے ستر برس تک ہوتی ہے جو بیچ عیش و خوشی اور اون
کامون دنیا کی گذرہی گی گذرجائیگی اور عشق الہی مین محنت و درد ہے تو بھی گذرجائیگی لیکن یہہ ایک
درد تحفہ ہے جس کسی نے لذت اس درد کی پائی ہے ہرگز اس درد کی گھیرہ سے باہر ہونا نہین چاہتا ہے
اور آرام و دلجمعی ہمیشہ کی حاصل کرتا ہے اے بھائی حقیقت مین اسی کام کو حق الہی کہتے ہین اگر اس حق الہی کو
ادا کریگا تو اس حق مین حق سب کا ادا ہوجاے گا نہین تو کسیکا حق تو ادا نہین کرسکتا ہی نہین سنا ہی تونی
حکایت ایک لڑکا تھا نیک بخت خدمت اپنی ماں کی بہت کرتا تھا ایکدن رات کی وقت اوسکی مان کو
پیاس معلوم ہوئی لڑکے سے پانی مانگا لڑکا اپنی مان کی آواز سنکر چارپائی سے اوسی وقت اوٹھا اور پیالہ
پانی کا بھرکے ہتھیلی پر رکھہ کر اپنی مان پاس پہونچا اور دیکھا کہ مان سوتی ہے جگایا نہین اوسی جگہہ کھڑا رہا
کیونکہ از روے ادب جگا نہ سکا تمام رات گذرگئی اور صبح ہوئی مان نے اپنی آنکھہ کھولی دیکھا کہ لڑکا پیالہ
پانی کا بھرکے ہاتھہ مین سے لیے کھڑا ہے کہا کہ اے فرزند تو اوسیوقت سے کہ مین نے پانی مانگا تھا کھڑا ہے
لڑکے نے کہا کہ ہاں اسیطرح تمام عمر اپنی مان کی خدمت اوسنے کی تو بھی حق مادری اوس جوان سے
ادا نہوا اے بھائی اس آدمی سے کہ حق مان کا ادا نہوا حق اور تمام لوگون کا یعنی مان اور باپ اور بیوی
او لڑکا اور بھائی اور لڑکی اور حق ہمسایہ وغیرہ کس طور سے ادا ہوگا اوس لڑکے مذکور نے اس عمر میں

حق خدمت خدا کا بھی ادا کیا تب اوس سبب سے ماں کی حق سے بھی ادا ہوا کسواسطے کہ یہہ سبب تمام حق اوپر
اوس بندہ کے خدا نے مقرر کیے ہین اور حق اپنا علیحدہ مقرر کر رکھا ہے آداب حق الیعنی فقیر لوگ
جانتے ہین کہ لوس حق کے ادا کرنیسے حق یعنی خدای عزوجل مہربان ہوتا ہے اور مرتبہ بہت دیتا ہے
او رحق سبکا اوس بندہ کو بخشش یعنی معاف کر دیتا ہے چاہیئے کہ حق حقیقت ادا کرے کے غریب و
بیچارون پر مہربانی کرے کیونکہ یہہ بھی عبادت ہے اور بدلہ بڑا رکھتی ہے لیکن جسوقت کہ ان کامو نسے
تجھے فراغت ہووے اور رات ہوجاوے اوسوقت مین کچھہ کام دنیا کا نہین ہوتا ہے تھوڑا بہت
شغل طریقت بھی تو کر تارہ قصہ مختصر یہہ ہے کہ اگر تجھسے ہوسکے تو کر نہین خداے بزرگ و برتر کی پروا نہ
اور اختیار ہا تھہ مین مختار کے ہے اور پہچاننا اور دریافت کرنا بھی ایسی باتون کا فضل الٰہی سے تعلق
رکھتا ہے قصہ مختصر یہہ ہے اور حضرت سید مذکور نے بیچ حقیقت تمام عذاب و ثواب کی دو عمل
عذاب اور ۲ دو ثواب اور دو فرض اور دو سنت قرار دیے ہین جو کوئی دعوی انسانیت رکھتا ہو
اسپر قدم مضبوط رکھے یعنی اپنر ثابت قدم رہے اور عمل کرے تو نتیجہ نیک پاوے بیان
دو عمل ثواب ایک جبر کرنا اپنے نفس پر دوسرے پرورش کرنا دوسرونکی دل کا بیان دو عمل
عذاب ایک تابعداری اپنے نفس کی دوسرے آزردہ کرنا یعنی دکھانا اور ستانا اورونکی دل کا
دو فرض یہہ ہین ایک عشق و محبت الٰہی دوسری فکر و نرد دو بیچ ذکر الٰہی مین دو سنت یہہ ہین
ایک چھپانا عیب آدمیونکے دوسرے بھول جانا اپنی سخاوت واحسان کو جو کسی کے ساتھہ کیا ہو
چاہیئے کہ احسان کرنا اپنے مقدور بھر کسی سے تو دریغ نرکھے جو کوئی ان آٹھہ عمل کو بجا لاوے وہ مرد
واصلان یعنی پہونچے ہوے اور ملے ہوے خدا سے ہوجاوے اور جو کوئی ان سب آٹھہ عملو نسے
ایک عمل اپنے اوپر ثابت کرے وہ مرد بہشت مین جاوے اور جو بہشت مین نجاوے جنگل و اسکا
میری دامن پر ہووے بیان آٹھون خصلتون مذکورہ نثر کا نظم مین دو ثواب اور
دو عذاب اور فرض دو سنت ہین دو ٭ ہوا گر عاقل تو گوش دل سے تم اسکو سنو ٭ دو ثواب
ہین وہ کہ جنسے حق مین واصل ہووے تو ٭ گر عمل ہو تیرا او نپر خوب جان اسے نیک خو ٭
اولا تو نفس امارہ پہ اپنے جبر کر ٭ دوسرے اورون کی دل کی پالنے پر کس کمر ٭ دو
عذاب ہین وہ کہ اون سے ہردم اپنے کو بچا ٭ ورنہ دوزخ کی مصیبت مین تو ہوگا مبتلا ٭
ایک تابعداری اپنی نفس کی مذموم تر ٭ دوسرے اورونکے دل کو رنج دینا ہے مضر ٭
اور دو فرضون کو بھی بتلاؤن تجکو پہچان ٭ ایک ہے عشق الٰہی دوجا فکر ذکر آن ٭ اور دو

سنت کو بھی تو کان رکھکر مجھہ سے سُن ۞ ایک تو عیبون کو لوگون کے چھپانا ہمہ تن ۞ دوسرے
احسان وبخشش کو تو اپنے بھول جا ۞ گر کیا تو نے کسی کا ہووے احسان سے بھلا ۞ گر یہہ
آٹھون خصلتین تیرے عمل ہین ہوون مدام ۞ واصل حق ہووے تو حاصل ہوون تیرے سب مرام ۞
گر نہون سب ایک بھی اپنے بین جو ثابت کرے ۞ سچ سمجھنا وہ بھی ہووے گا بہشتی جب مرے ۞
گر بہشتی وہ نہو یہہ قول میرا اوس سے ہے ۞ حشر کو وہ میرا دامن گیر ہووے رب و رے ۞
اور اکثر آدمی دعوی محبت الٰہی کا کرتے ہین اور سب طرح سے نفع ونقصان کو اپنے سمجھتے ہین اور
کلمات عاشقانہ پڑہتے ہین اور جانتے ہین کہ سب سے یہہ بہتر ہے اور اوسپر عمل نہین کرتے ہین
اور حیلہ وبہانہ علایق یعنے گھر والون کا بیچ مین لاتے ہین پس حیلہ وبہانہ کرنا سبب اونکے اپنی
نفسانیت کا ہے ورنہ سب بزرگ لوگ قبائل رکھتے تھے اور ہمت کو کام فرماتے تھے اور اس دنیا سے
سرخرو گئے اے عزیز و ہمت بڑے بڑے کام کر سکتی ہے البتہ برکت دینے والا بزرگ وبرتر صدقہ
مین اپنے حبیب کے درود اللہ کا اوپر اونکے اور سلام سب بندون کو اپنی توفیق وہمت بخشے
تو کام دنیا کا اور دین کا دونون سہل ہوجاوین اوسکے احسان اور کمال بخشش سے جو کوئی اس راہ
مین فنا ہوتا ہے حق تعالے اوسپر رحم کرتا ہے

باب ششم دربیان سیر مراقبات از رسالہ من تصنیف سید عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ

مراقبہ اول اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فکر وحدت اور کثرت کی بیچ تمثیل بسم اللہ کے تمام کرے جیساکہ مقصد
بسم اللہ کا واحد ہے اسیطرح ذات باریتعالی کو جانے مثال الفاظ بسم اللہ الآخرت مظہرت مخلوق کا ظہور ۱۲
جاننے یعنی خدا ہے کہ کتنے لباس پہن کر دروازہ پر آیا جیساکہ ایک عارف کہتا ہے بیت آن پادشاہ
اعظم دربستہ بود محکم ۞ پوشیدہ دلق خلقت ناگاہ بردر آمد ۞ مامن عبد یقول بسم اللہ الرحمن الرحیم
یذوب الشیطان کما یذوب الرصاص فی النار اسی بات سے ہے ۞ مراقبہ دوم
الٓمّٓ لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ہر سہ حروف الٓمّٓ سہ نعمت معلوم کرے جیساکہ میم سے مظہر ظہور
مخلوق کا خیال کرے اور لام سے رسول اللہ اور الف سے اللہ خیال کرے اور اون تینو کو اپنی وجود مین
حرکت پاوے جیساکہ اجزاء اپنے کو بمثال مظہر کے مخلوق جانے اور املہ وجود اپنے کو رسول جانے
اور روح اپنی کو ذات حق تعالی جوان تینون نعمت کو ایک دیکھے بلاریب وشک صفات ساتھہ
ذات کے محو ہووے اور جز کل ہوجیت ذات وصفات ہر دو بمقصد یکی بود ۞ بمثال موج دریا
وصلش یکے بود ۞ کو طالبش کہ بیند بوجود خویش مطلق ۞ آدم رسول مولی ہر سہ یکے بود ۞

اوس وقت الٓمّ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ
معلوم کرے یعنی الٓمّ وہ کتاب توحید ہے کہ نہین ہے جہوٹھہ اوس کتاب مین اور راہ دکھلائی گئی ہے
خاص متقیان کو وہ کہ ایمان لائے ہین خدایتعالی پر ساتھہ غیب کے یعنی بہ ثبوت خدا اونہی کو
فنا کیا تو ہستی و نیستی دونو کو سہو کیا ہے ۞ مراقبہ سوم فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ۞
یعنی جس جگہہ کہ جانے اور ایکدم آوے پس اوس جگہہ جاوے خدایتعالی ہے لیکن اہل مراقبہ کو
چاہیے کہ پیچ شمع معنی اس آیت کے خدا کو پروانہ کرے اور جو پروانہ ہو پروانہو جیسی کہ پروا دوئی مین
ہے جبکہ دوئی گئی لاپروا ہوا کہ الفقر لا یحتاج اللہ اس بات سے ہے ۞ مراقبہ چہارم
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ خدایتعالی فرماتا ہے کہ مین قریب تر ہون طرف تمہاری شہرگ گردن
تمہاری سے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قوت آیہ مذکورہ سے پیرہن ہستی اپنے کو پہاڑے اس سے
کہ سبحانہ تعالے شہرگ گردن سے نزدیک تر ہو پس طالب معلوم کرے کہ مہرگ مطلق اوسکا ہے
اور جو مہرگ مطلق اوسکا ہے پس یہہ وجود پیرہن اوسکا ہی یعنی مغز و پوست مین تصرف اوسکا ہی بیت
پوست مغز سے جہان جہان ہمہ پوست ۞ خود چہ مغز و چہ پوست خود ہمہ اوست ۞ مراقبہ
پنجم ۵ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ خدایتعالی فرماتا ہے کہ مین تمہاری ذات مین ہون لیکن
تم نہین دیکھتے ہو ۞ اہل مراقبہ کو چاہیے کہ صلاحیت معنی اس آیت مذکورہ سے گھر ہستی اپنے کو
سنوارے ایسا کہ جس جگہہ بادشاہ نزول کرے غوغاے عمر و زید کا نہ ہے مشہور ہے مصرع
ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را ۞ غوغا عمر و زید کا عالم مین ہرگز نہین ہے لیکن طالب
سالک پندار ہستی اپنے سے یہہ اور وہ دیکھتا ہے ۔ بی یسمع و بی ینطق و بی یبصر و بی یاکل
و بی یشرب مراقبہ ششم وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ حق تعالے
فرماتا ہے کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمہاری تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ کو چاہیے
کہ حرارت معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو جلاوے جیسا کہ قاعدہ ہے کہ جو شے آگ مین داخل
ہوتی ہے تو وہ بھی آگ ہو جاتی ہے پھر جو اوس آگ کو ڈہونڈو کسی جگہہ نہ پاؤ بجز اسی کے ہے اسی کے ہے اسوٰی سلطے
یہہ اشارہ ہے کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمہاری تمسے ۞ مراقبہ ہفتم وَہُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ۞
یعنی وہ خدایتعالی واحد ہر دم تمہارے پاس ہی جس جگہہ پر کہ تم ہو پس اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سوزش
معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو گلاوے جیسے کہ ہر شئے کان نمک مین پڑتی ہے اوسکا نمک ہو جاتا ہے
بعد ازان جو اوس شئے کو خود تلاش کرے تو نپاوے بجز نمک بیت چشم تو افتاد و جو دم ہمہ کاست شد

ہر چیز کہ درکان نمک رفت نمک شد ✤ مراقبہ ہشتم وَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا یعنی جو چیز کہ آسمان و زمین مین ہے خاص اوس خدائے پاک و برتر کی ہے اور خدا تعالی ہر یک چیز مین گرفت کرنے والا ہے مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جوش و خروش معنی اس آیۃ مذکورہ سی آپ کو فراموش کرے جیسا کہ ذات حق تعالی کو بجز اپنے کسی جگہہ نہ دیکھے اور جو آپ مین پاوی تو دیکھتا ہی کہ مانند دریا کے مالامال اندر اور باہر اور تحت و فوق مین پکڑا ہوا ہے وجود ہمارا مثل بمثال حباب کی ہین جو حباب پانی کو ڈہونڈے سوائے اپنے کسی جگہہ نہ پاوے اور جو آپ [جسم ۱۲] مین پاوے تو جس طرف دیکھتا ہے پانی پانی ہی نظر آتا ہے پس اشارت وَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی اس معنی سے سمجھنا چاہیے ✤ مراقبہ نہم [۹] لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ یعنی خدا ہے موجود نہین ہے کوئی آدمی سوائے اوسکے مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تصرف سے بفہمیدگی معنی اس آیۃ مذکورہ کے [ہمشیگی ۱۲] اسباب ہستی اپنی کا باندہے ایسا کہ دو بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین بیت درملک وجود گو باتو باش با من ✤ کاشفتہ بود کار ولایت بدو تن ✤ مراقبہ دہم [۱۰] کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ✤ یعنی جو آدمی کہ اس عالم ظہور مین آیا ہے وہ فنا ہونیوالا ہے ذات پروردگار باقی رہیگی مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تلوار معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو قتل کرے اور جو بدن تیغ سے قتل ہو شہید ہوا اور جو شہید ہوا مَنْ قَتَلْتُہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ کا اوسکے اوپر مکشوف ہو مراقبہ یازدہم [۱۱] اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ✤ یعنی خدا تعالی اوپر تمہارے نگہبان ہے پس کچھ دغدغہ نچاہیے جو کہ صانع اوپر صفت اپنی کے عاشق ہوا ہے پس اس صفت سے کرشمہ معشوق کا پاوے تاکہ عاشق و معشوق ایک ٹکڑہ ہوں اور اضافت عاشق و معشوق کے درمیان سے اوٹھی جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو حب المومن من الایمان مراقبہ دوازدہم [۱۲] وَاذْکُرْ رَّبَّکَ ✤ یعنی یاد کرنا اپنے پروردگار کو یہانتک کہ آپکو فراموش کرے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حکومت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو فراموش کرکے دوئی درمیان سے اوٹھاوے حدیث محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ حال اپنا دیکھے اور اسکے معنی اسطرح پر ہین کہ اپنے پروردگار کو یاد کر جس وقت ہو سکے اور جو آپکو فراموش کرے پس معلوم ہو کہ یاد کرنا اپنا گویا یاد کرنا خدا کا ہے اور فراموش کرنا اپنا فراموش کرنا خدا کا ہے اور جو آپکو فراموش کیا گویا خدا کو فراموش کیا حدیث محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَقُوْلُ اللّٰہَ مراقبہ سیزدہم [۱۳] لَوْ کَانَ فِیْہِمَآ اٰلِہَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا یعنی ہوتے دو خدا آسمان و زمین مین سوائے ایک کے تو تحقیق فساد ہوتا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے

کہ معنی اس آیت مذکورہ کو بغور سمجھکر ڈھول ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے کیونکہ شریعت مین بجانا ڈھول
خودی کا حرام ہے اگر نوبت شاہانہ بجاوے مبارک ہے اسلیے کہ اہل اللہ کو بجانا قاج کا ہے
جیساکہ اسمین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری فرماتے ہین بیت گفت کوئی انا بحالت کشف ؎
ہر کہ گوید از و خطا نبود ؎ حاصل اندر زبان استغراق شاہد روح جز خدا نبود ؎ مراقبہ چہاردہم اسم
یفعل اللہ مایشاء ویحکم مایرید یعنی کرتا ہے خدا تعالی جو چیز کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جس چیز کو کہ
چاہتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ شجاعت معنی آیت مذکورہ سے اپنی حرکت کو باندہے جیسے کہ
دریا غلبہ کرتا ہے اور اپنے مین سوائے خدا کے نپاوے مثل ہی کہ جسوقت دریا جوش کرتا ہے تو دریا
و نہر ایک ہوجاتا ہے اور حرکت نہر کی بیچ دریا کے نہایت ہوتی ہے سالک کو جو دریا و نہر معلوم ہوجاوے
اوسوقت اعوذ بک منک کہہ کر اوٹھے الآن کما کان جرده ؎ مراقبہ پانزدہم اسم رب السموات
والارض وما بینہما الرحمن لا یملکون منہ خطابا ؎ یعنی اللہ تعالی صاحب آسمان و زمین کا اور جو کچھ کہ
درمیان اونکی ہے ہیگا کوئی آدمی بے فرمان اوسکے بات نہین کہہ سکتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے
کہ غوغاے بانگ احدیت اس آیت مذکورہ سے اپنے کفر کو توڑے اوسوقت مسلمان حقیقی ہو مگر اس
پاس اضافت کے نہ پھرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے السلامۃ فی الوحدۃ
والافات بین الاثنین کی احوال اوسکا ہو مراقبہ شانزدہم وقل جاء الحق وزہق الباطل
بفحواے معنی اس آیت مذکورہ کی کلفت دیو ہستی کا اوٹھاوے کہ انی انا اللہ لا الہ الا انا آیا ہے
جو اوپر کمال کے پہونچے اوسوقت بیخبری جڑ سے اوکھڑے جیساکہ حدیث نبوی ہے موتوا قبل
ان تموتوا ؎ اور یہہ حال اوسکے اوپر ظاہر ہو مراقبہ ہفتدہم ونفخت فیہ من روحی خدا تعالی
فرماتا ہے کہ پھونکی ہین نے وجود آدم مین روح ذات اپنی سے پس اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ تصور
اس آیت پر کرکے بیاد خدا مشغول ہووے یہانتک کہ کسی جگہہ آپکو نہ دیکھے جیساکہ بازبے مکان
دبے نشان ہے کہ مکان ونشان اپنا آپ ہوتا ہے اور جبکہ بے خود ہو خدا ہوا اور حدیث نبوی ہے
انا احمد بلا میم چنانچہ بحسب فحواے آیت مذکور کی ہے مراقبہ ہیزدہم اسم لیس کمثلہ
شئی وہو السمیع البصیر یعنی اوس خداے واحد کی مانند کوئی چیز نہین ہے اور وہ خدا شنوا و بینا ہی
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سننے معنی یکتائی آیت مذکورہ سے دوتائی کو ترک کرے اور جب کہ
دوتائی ترک ہوئی تو تمام جگہہ ذات واحد نظر آوے دوسری دکھائی نہ لیوے اسی معنی سے
اشارت لیس کمثلہ شئی وہو السمیع البصیر کہ ثانی نہ رکھے اور جو رکھے تو ایسا ہی کہ مانند نہ رکھے

مراقبہ نوزدہم وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ + خدا تعالی فرماتا ہے کہ پیدا نہیں کیا
مینے جن وانس کو مگر واسطے عبادت یعنی کو اے پہچانتا اپنا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تازیانہ معنی اس آیت
مذکورہ سے مرکب خودی اپنے کو میدان معرفت مین مارے تا کہ ماندہ نہوا اور جو ماندہ ہوا معلوم ہو
کہ معدوم ہوتا ہے جو جانے کہ معلوم ہوا علم سے معدوم یعنی معصوم ہو حدیث نبوی سنو
کہ الصوفی لا مذہب لہ جواب اوسکا ہو مراقبہ بستم [20] ان اللہ یحب المتوکلین + جانتا چاہیے
کہ خدا تعالی متوکلون کو دوست رکھتا ہے لیکن صاحب مراقبہ کو لازم ہے کہ بستے کشف معنی اس آیت مذکورہ
سے آپکو مفلس کرے یعنی خزانہ مرادات کا خزانہ ہستی اپنی سے اوٹھاوے کہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لاوے
حق تعالی اوپر اوسکے لکھے من لہ المولی فلہ الکل اوسکی سپرد کرے اور باران رحمت اوسپر
برساوے اوسوقت زمین خشک سبزی انا الحق کی نکالے اور یہ کہے بیت ہر گیاہی کہ از زمین روید
وحدہ لا شریک لہ گوید + مراقبہ بست و یکم [21] فاذکرونی اذکرکم خدا تعالی فرماتا ہے کہ یاد کرو تم
مجکو مین یاد کرون تمکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فرمان معنی اس آیت مذکورہ سے یاد خودی کی
فراموش کرے اوسوقت ساتھ خدا کے واصل ہو پس یاد کرنا بندہ کا کیا ہے کہ خود کرے جیسی کہ
آگ موم کو آگ کرتی ہے اور یاد بندہ کی خدا کو ایسی ہے کہ آپ کرے جیسا کہ موم آپکو بیچ شمع کے
شمع کرتا ہے فہم من فہم مراقبہ بست و دوم [22] فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ خدا تعالی فرماتا ہے کہ بھاگو طرف
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ طلب سرعت جلدی معنی اس آیت مذکورہ سے بے سر دوڑے جیسے کہ قطرہ
باران کا ابر سے طرف دریا کے جاتا ہے فہم من فہم مراقبہ بست و سوم [23] ہو الاول و
الآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم + یعنے خدا تعالی اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے
اور باطن ہے اور ہر چیز کو جانتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ماموری معنی اس آیت مذکورہ سے
آپکو ہستی سے بے جان کرے اور جسوقت کہ آپکو پہچان کیا جگہ اوسکی لا مکان ہووے جیسا کہ نمک
پانی مین اور جبکہ وجود نمک کو پانی مین تلاش کرو کچھ نپایا جاوے چنانچہ سلطان العارفین
بایزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ جسوقت آپکو ڈھونڈھتا ہون مین خدا کو پاتا ہون مین اور جو
خدا کو ڈھونڈھتا ہون مین آپ کو پاتا ہون عزیز میرے سالک کو دریائے توحید سے ایک موج
پہونچتی ہے کہ ہستی اپنی سے جاتا ہے اور تجلی صفات فنا و لقا کی اوسکے اوپر طلوع کرے کبھی ساتھ
بقا کے آتا ہے اور کبھی ساتھ فنا کے آتا ہے جو کمالیت کو پہونچتا ہے بطور معصوم کے ہوتا ہے
نہ فنا رہتا ہے اور نہ لقا مراقبہ بست و چہارم [24] ان اللہ علیم بذات الصدور یعنی خدا تعالی

جاننے والا ہے بذات سینہ ہا کا اور بقولی جاننے والا ہے بذات خود احوال سینہ ہا کا لیکن اہل مراقبہ کو
چاہیے کہ سننے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے کثافت ما و منی کی اپنے سینہ سے حمام یکتائی مین
غسل دیوے اور غسل مین تین چیز فرض ہے اول پانی منہ مین کرنا دوم پانی ناک مین کرنا سوم
تمام بدن کو تین مرتبہ دہونا اور پانی منہ مین کرنا ایسا کہ دم خودی نہ مارے اور پانی ناک مین پہونچانا اسواسطے
کہ بوے خودی کی نہ پکڑے اور تین مرتبہ بدنکو مالش کرنا مرتبہ اول مین حرص وہوا کو دہونا اور
مرتبہ ثانی دوئی کو دہونا اور مرتبہ ثالث ہوای دہونا ہے جو اسطرح غسل بجالاوے پاک ہو غسل
فرض یہی ہے کہ ما و منی بین آپ سے دہووے اور جاننا چاہیے کہ دہونا ما و منی کا پاکی بدن ہے
اور دہونا ما و منی کا خلاصی دام سے ہے اور جو دام سے خلاص ہو ساتھہ اصل اپنی کے پہونچے
اور جو ساتھہ اصل اپنی کے پہونچا او سنے انی اعلم بذات الصدور کی بانگ مارے مراقبہ
بست و پنجم ۲۵ ان اللہ بصیر بالعباد ٭ جاننا چاہیے کہ خدایتعالی بینا ہے اوپر بندون کی لیکن
اہل مراقبہ کو چاہیے کہ صلابت زوزن محل سلطانی معنی اس آیت مذکورہ آپکو با دب نگاہ رکھے
اور بجز خود راست و چپ و تحت و فوق کی طرف نہ دیکھے جیسے کہ سیاست سلطانی کی ضرب سخت ہے
راست و چپ کے دیکھنے سے راضی نہین ہوتا ہے بارگاہ سلطانی مین نظر اپنی طرف چاہیے
یا سلطان کی طرف تا کہ سلطان راضی ہوا اور جو راضی ہوا اوسکو اپنے نزدیک بولاوے جو نزدیک
جاوے تو دیکھے کہ دونو ایک ذات آدم ہین جیسی کہ آئینہ مین صورت نظر آتی اور جو آئینہ مین صورت
بالیقین بتحقیق ہوا ایسی ہی نعرہ مارے بیت خود بخود بیند و خود میکند با خود کلام ٭ عارفان را
نیست دیگر جز خدا او والسلام مراقبہ بست و ششم ۲۶ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ ٭ جاننا چاہیے کہ
خدایتعالی شنوا و دانا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جاسوسی سلطان معنی اس آیت مذکورہ
سے اسم خودی کا زبان سے دور کرے جو اسم خود کا زبان سے دور ہوا اوسوقت بادشاہ اوسکو اوٹھاوے
اور ایسی جگہہ پہونچاوے کہ بجاے اپنے اوسکو بٹھاوے اور جبکہ بادشاہ کی جگہہ بیٹھا ملک مین حکومت
اپنی دیکھے او جو حکومت اپنی دیکھے مستی احدیت پر شب و روز گوش مارے لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ
لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ جو شہر احدیت مین تخت گاہ کیا تو لازم ہے کہ عدالت کرے یعنی مستحق کو ساتھ
حق کے پہونچاوے حق آنکھونکا کیا ہے کہ عالم کو مثل صورت آئینہ کی جانے و حق بینی کیا ہے کہ اسم
السمی غیر کا نہ کہے اور حق گوش کا کیا ہے کہ اوسکو عیب غیر کا نہو یعنی بخبر سننے و منہ معشوق دیکھنے کو راضی ہو
و حق ہاتھہ کا کیا ہے کہ سواے اپنے نہ پکڑے اور حق پانون کا کیا ہے کہ بیخود جاوے اور حق سر کا

کیا ہے کہ ذکر کرے وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ شاہد اس بات کا ہے مُراقبہ بست و ہفتم ۲۷
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ کَلِیْم یعنی خدایتعالی ساتھہ ہر چیز کے کلام کرنیوالا ہے لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے
کہ سن نے نغمہ معنی اس آیت مذکورہ کی آپکو بیچ رقص کے لاوے یہانتک کہ پیرہن ہستی اپنی کا پارہ پارہ
(ناچ یعنی حال ۱۲)
کرے اور دستار زمین پر مارے سر ایکطرف اور پانون ایکطرف اور خود ایکطرف اور جو ہوش مین آوے
وہی آواز نغمہ کی گوش و دل مین خیال رکھے خواہ عشق خواہ فسق خواہ نیک خواہ بد جو کچھہ اوٹھی وہی
جانے جو اوپر اس عمل کے عامل ہو عین آواز ہو جیکہ عین آواز ہو گیا دیکھے کہ جو کچھہ کہے خود ہی سوائے
آواز خود دوسری نہین سلام احدیت سے بانگ مارے انی علی کل شئی کلیم مراقبہ بست و ہشتم ۲۸
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ شَہِیْد یعنی جاننا چاہیے کہ خدایتعالی اوپر ہر چیز کے گواہی دیتا ہے لیکن اہل
مراقبہ کو لازم ہے کہ سن نے گواہی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو خودی سے بے دعوی کرے کہ قضیہ
خصوصیت دوتائی سے پاک ہو کر پکارتا ہو اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کو اوپر زبان
حال اپنی کے پڑہے مراقبہ بست و نہم ۲۹ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْر جاننا چاہیے کہ خدایتعالے
اوپر ہر چیز کے قادر ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قدرت معنی اس آیت مذکورہ سے تدبیر کو دور کرے
اور آپکو تقدیر مین شمار کرے بطور سیپ کے کہ سیپ مین موتی دریائے تقدیر سے بے تدبیر ہو
اوسوقت اسرار اندر اوسکے پیدا ہو اور جو اندر اوسکے اسرار پیدا ہوا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کی
ہر صدف مین تجلی ہو اور جسوقت اسرار کمالیت کو پہنچے صدف سے باہر آوے اور اوس حالت مین جگہہ
اوسکی مساوی ہو خواہ جنگل خواہ دریا خواہ صندوق یا گلی مین ہو اور جس جگہہ پڑا رہے بطور خود رہے
کوئی جگہہ اوسپر غالب نہ آوے بلکہ وہ سب پر غالب رہے (گلی ۱۲) اور جو اہل مراقبہ ساتھہ اس مقام کی پہونچے
ہستی معدومی اس علی کل شئی قدیر سے نعرہ مارے مراقبہ سی ام ۳۰ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ
خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ یعنی فریب کیا ہے اوس خدا سے اور وہ خدایتعالی بہترین فریب کنندگان ہے
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ کرشمۂ معشوقی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو بیچ عشق خدا کے کرے
یہانتک کہ نیک و بد و خوشبوے و بدبوی و دشنام و قرآن اوسپر رکھین بتفریق پس تفریق نکرے
اوس سے کہ یہہ تمام مکر ہاے خدا ہے جو تمام مکرہاے خدا ہے اوسوقت اگر خود انا الحق کہے وہ
بھی برحق ہے اور اوسپر کوئی نقصان نہین آتا ہے جیساکہ جوش و خروش عشق مین کہتا ہے
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُؤَاخِذُ الْعُشَّاقَ بِمَا یَصْدُرُ مِنْهُمْ مراقبہ سی و یکم ۳۱
هُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی خدایتعالی ایک اور قہار ہے مراد قہار سے کیا کہ اپنی ملک مین

بجز اپنے دوسرے کو نہین چھوڑتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قہر سلطانی معنی اس آیت مذکورہ سے
اپنے ملک کو ترک کرے اور ایسے ملک مین جاوے کہ بوے ملک خودی کی نہ آوے جو بوے
ملک خودی کی نہین آئی مانند پھول کے ہوا اور جبکہ مثل گل کی ہوا باران رحمت نے اوسپر برسنا
شروع کیا اوسوقت اوسمین سے شجر اسرار کا نکلا اور جب کہ درخت اسرار کا ساتھہ کمال کے پہونچا جب
اوپر ہر شاخ کے نظر کی اون ہر شاخ کو مانند اپنے دیکھا اور جب ہر طرف مانند اپنے دیکھا مستی احدیت سے
نوبت سلطانی بجائی اور معنی لمن الملک الیوم لله الواحد القهار کی اوسپر ظاہر ہوئی مراقبہ سی و دوم ان الله
یحب المطهرین یعنی خدایتعالی دوست رکھتا ہے پاکون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ اشارت پاکی سے اس
آیت مذکورہ سے اپکو خودی اپنی سے پاک کرے پاکی کیا نفی و اثبات کو دور کرے اور مثل طالب و مطلوب کے او
اور مطلق پاک ہوا اور پاکی سے نعرہ بیباکی کا مارے کہ الطالب برد الطریق ... مراقبہ سی و سوم ان الله یحب الصابرین
خدایتعالی دوست رکھتا ہے صابرون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ لجام اس آیت مذکورہ سے
مرکب ہارونی اپنے کو قید کرے اور واسطے چرنے زراعت مرادات کی جانے نہ دیوے سوای راہ نیستی
اور راہ نیستی کیا کہ دہنے اور بائین نہ پھیرے تا کہ مرکب خودی و خودنمائی کا قید مین آوے اور غیرت
قید ہارونی سے بے قید ہوا اور نعرہ معدومی کا مانند معصومی کے نکلے الصوفی لا مذہب له
مراقبہ سی و چہارم ان الله یحب المتقین جاننا چاہیے کہ خدایتعالی دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ پرہیزگاری معنی اس آیت مذکورہ سے خودی اپنی سے پرہیز کرے کہ بوے
خودی و خودنمائی کی نہ آوے اگر ایسی ہی پرہیزگاری بجا لاوے جگہہ اوسکی بے جگہہ ہوا اور جب کہ جگہہ
اوسکی بے جگہہ ہوئی اوس حال مین نعرہ حیرانی کا مکان لامکان سے مارے ماعرفناک حق معرفتک
مراقبہ سی و پنجم وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ خدایتعالی فرماتا ہے کہ نہین رکھتے ہو
اپنی طرف ہلاکت کی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ نہی معنی اس آیت مذکورہ سے ہاتھہ اپنے کو دریاے
ہلاکت خودی مین نہ الو کسواسطے کہ دریاے خودی بدتر ساتون دوزخ سے ہے اسواسطے محقق تمام
اور عارف مقام فرماتے ہین بیت گر ترا هوئی بماند از خودت * ہفت دوزخ بر براید از بدت *
پس فرض ہے کہ امر خدایتعالی کا بجا لاوے دوست دولت خودی و خودنمائی کو دور کرے اور
جبکہ خودی سے بیخود ہوا اوسوقت ہلاکت دوزخ خودی سے خلاص ہوا اور رضوان لقا مین پہونچے
یعنی خدا ہوا اور فراغت سے نعرہ خوشی کا مارے لیس فی الجنة حور و لا لبون و لا عسل و لا خمر
الا الله مراقبہ سی و ششم ان الله علی کل شیء علیم خدایتعالی اوپر ہر چیز کی علاج کرنیوالا ہے

لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خزانہ علاج یعنی اس آیت مذکورہ سے دوا کھاوے کہ مرض بشریت و خودیت کا
دور ہو اور اگر کھانا نجانے تو اس طریق سے کھاوے کہ اول ماسوا اللہ کا پرہیز کرے بعدہ وارد و اللہ
کی کھاوے کہ اثر پذیر ہو اور جبکہ دارو موثر ہوئی معذور ہی جاوے اور خوشی ہو اور جو خوشی کل ہوئی
خزانہ خودی اور دوتائی سے اور غلبہ فرحت کل سے نعرہ زنان آوے۔ واللہ ان اللہ انا اللہ
مراقبہ بسی و ہفتم واللہ علی کل شیء وکیل یعنی وہ خدا اوپر ہر چیز کے تدبیر کرنیوالا ہے مگر اہل
مراقبہ کو لازم ہے کہ اپنی تدبیر سے باز رہے اور بفراغت تمام اپکو خدا کے سپرد کرے جو ایسا مدبر
اوسکے سرپر ہو پس تدبیر خود خام ہے چاہیے کہ تدبیر اپنی اوسی کے اوپر موقوف رکھ کر بطور معصوم
رہے الصلوۃ والسلام مراقبہ سی و ہشتم اللہ نور السموات والارض یعنی تجلی
خدایتعالی کی آسمان و زمین میں ہے اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تجلی یعنی اس آیۃ مذکورہ سے آپکو مانند
موسیٰ کے پست کرے یہانتک کہ بیہوش ہو جاوے اور کوہ ہستی خودی و خودنمائی کا سوختہ ہو
اوسوقت سرمہ ہو اور جبکہ سرمہ ہو گیا قبولیت اوسکی آنکھ اولیاء و انبیاء اور خاص و عام میں پہونچی
اور جو آنکھوں میں پہونچا دروازہ تجلی چشمان کا اوسپر مفتوح ہوا کہ ایسا کسی جگہہ نپایا جاوے بدرجہ مسکینی
کے پہونچے اور درجہ مسکینی ایک مقام ہے کہ اوس مقام کو سرور کائنات نے خود التجا کیا جیسا کہ کہا
اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ✣ مراقبہ سی و نہم
قل الروح من امر ربی خدایتعالے فرماوے کہ کہو اے محمد کہ روح امر پروردگار کی ہے اہل مراقبہ کو
لازم ہے کہ امر یعنی اس آیت مذکورہ سے موت غفلت اپنی کو مانند عیسیٰ کے زندہ کرے جیسے کہ
روح امر خدا ہے جو روح امر خدا ہو کیونکر امر خدا سے جدا ہو اور جبکہ امر خود جدا ہو ج دخ ہووے بعدہ
خ سے ساتھ ج کے ہو جلالیت سے جاوے غربت نقطہ جیم کی سوختہ ہو وہ خدایتعالے رحمان و رحیم
نقطہ شفقت کا اوسکے سرپر رکھے پھر خ ہو پس جوہر عقل و شعور دان ہو وہ ایسی صاحب سے کہ
رحمان و رحیم ہے ہرگز نہ بھاگے اور اگر بھاگے گا تو سوائے اوسکے ملک کے اور جگہہ کہاں پاوے پھر
شرمندہ ہونا ہے بہتر یہی ہے کہ نیہ خ سے ہرگز ج کیطرف توجہ نکرے جو ساتھ ج نہ آوے کام اوسکا
کشادہ ہو اور آوازہ رسا سے عرفان ہمارے سے نعرہ مارے فاستقم کما امرت مراقبہ چہلم انی بری
مما تشرکون خدایتعالے فرماتا ہے کہ مین جانتا ہوں اوس چیز کو کہ شرک کرتا ہے خلاف ساتھ اوسکے
اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سخنے بیزاری یعنی اس آیت مذکورہ سے خانمان اپنا مع خودی و خودنمائی
اپنی کے آگ میں جلاوے کہ بساط خانہ نیستی میں بال کی برابر نرہے اور جب کہ بال کی برابر نرہا

مفلس ہوا اور جو مفلس ہوا اوسوقت المفلس فی امان اللہ ہو پس جو المفلس فی امان اللہ ہوا تو صحن
شفقت اوس پروردگار مین بطور معصوم بازی کرنے والا ہوا اور جو معصوم صفت ہوا خدا یتعالے
اوسپر کرم فرزندی کا فرماوے قولہ تعالیٰ المال مالی والفقر عیالی ۞ مراقبہ چہل و یکم انہ یعلم
الجہر و ما یخفیٰ　یعنی خدا یتعالی جانتا ہے آشکارا اوس چیز کو کہ پوشیدہ ہے اہل مراقبہ کو لازم ہے
کہ فرسلیمانی معنی اس آیت مذکورہ سے دیو ہستی و خودی و خودنمائی اپنے کو مسلمان کرے کہ ظاہر و
باطن اوسکا ہو تسلیم باطن کی کیا یعنی بے یقین ہو کہ نہ غیر جانے اور نہ عین جانے اور تسلیم ظاہر کہ کچھ
مفید نہ ہو یعنی کوئی کام و کوئی چیز سے انکار نکرے اوسوقت تسلیم ظاہر و باطن کی ہوا اور جبکہ تسلیم
اوسکی حاصل کی میدان حدیث مین چوگان ارادت سے گیند سر اپنے کو آگے ڈالے کہ ساتھ حال پہونچاوے
اور جو کوئی بجال مین پہونچے نعرہ لا الٰہ کا مارتا ہوا اوٹھے مراقبہ چہل و دوم یسبح للہ ما فی السمٰوات
و ما فی الارض　یعنی یاد کرتی ہی خاص اوس خدا یتعالی کو جو چیز کہ آسمان اور جو چیز کہ زمین مین ہے
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغاے معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو فی ونا کی مانند فراموش کرے
جو ایسی فراموشی حاصل کرے مُنہ اوسکا ساتھ مُنہ نا ے کے پہونچے اوسوقت کیا دیکھے کہ درونی
و نا ی ایک آواز ہے اگرچہ اسم نے و نا ے کا ایک ایک ہے جو اس مقام کو پہونچے نعرہ الا اللہ کا
کہتا ہوا اوٹھے مراقبہ چہل و سیوم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ　یعنی صبر کر اوسپر کہ جو نعمت خدا یتعالے
نے تجھپر عطا کی ہے اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سخاوت معنی اس آیت مذکورہ سے بخل خودی اپنی کو
ترک کرے کہ سخی ہو اور بخل کیا خزانہ ہستی کی محافظت کرے اور سخاوت کیا کہ خزانہ ہستی و خودی اپنی کو
چھوڑے اور برباد کرے جو خزانہ ہستی و خودی اپنے کا برباد دیا تو چوروں خطرات حرص و ہوای ہوس سے
فارغ بیٹھے اوسوقت جان نفسانی کو کہ خودی و خودنمائی ہے اور اوپر تخت ربانی کے بیٹھے غیب سے
اور مانند بادشاہ کے نعرہ انصاف کا مارے اور کہے کہ البخیل عدو اللہ ولو کان زاہدا و السخی
حبیب اللہ و لو کان فاسقا مراقبہ چہل و چہارم و نہی النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ہی الماویٰ
یعنی جو کوئی کہ باز رکھے نفس آپ کو حرام اور گناہ اور ہواے حرص سے پس جگہہ اوسکی بہشت مین ہو لیکن
اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ باز داشت اس آیت مذکورہ سی آپکو دوزخ ہستی و خودی و خودنمائی سی باز رکھی کہ بہشت نیستی مین
پہونچی اور جو بہشت ہستی مین پہونچا شہباز عالم غیب ہوا اور لامکان مین پرواز کرے اور جبکہ لامکان مین پرواز
کرنیوالا ہو وجود خود کو معشوق اپنا دیکھے اور آپ اوسکا عاشق ہوا اور حرارت عشق سے نعرہ عاشقی کا مارے
ساتھہ معشوقی کے اور کہے محمد رسول اللہ مراقبہ چہل و پنجم　فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

یعنی خدا یتعالی فرماتا ہے کہ اے بندگان میری طرف آؤ کہ تمکو داخل کرون بہشت مین لیکن اہل مراقبہ کو
چاہیے کہ محفل مین صدق کے ساتھہ آوے بندہ ہوا اور بندہ کیا کہ اپنا اختیار نرکھے اور جو کہ اپنا
اختیار رکہے بندہ نہین ہے بلکہ بیچ مراد کے بندہ ہوا ہے اور جسوقت کہ بند مراد کا کھولا اوسوقت بیچ
بہشت کے نامرادی آوے اور پھل درخت طوبی کا کھاوے جب لایموت ہوا اور دریاے معرفت
مین موج مارے اور جبکہ دریاے معرفت مین موج مارے کہے لا آلہ انا الحق مراقبہ چہل و ششم
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ یعنے سکھلایا خدا یتعالی نے آدم کو جو کہ نہین جانتا تھا لیکن اہل مراقبہ کو
چاہیے کہ مدرسہ اوستاد مین بمعنی اس آیت مذکور کی آوے اور کتاب لا آلہ الا اللہ محمد الرسول
اللہ کی آگے رکھے اور اوستاد سبق دیوے کہ نہین ہے کوئی بجز ذات واحد کے بعدہ لازم کہ عقدہ
محمد الرسول اللہ کا اوستاد سے حل کرے جو اوستاد بکرم خویش جواب راست فرماوے
خدا و محمد صلعم کو مثل برف و آب کے جانے اور وجود برف اپنے کو دریاے احدیت مین ڈالے
جبکہ دریاے احدیت مین پڑا اوسوقت خدا و محمد کو مانند موج دریا کے اپنے مطالعہ سے پاوے
اور جو مطالعہ غلبہ کرے اوسوقت ذوق مستی عشق و محبت سے اوپر زبان کی ظاہر کرے بیت
ہر یک وجود برف ہست روح ہست ہمچو آب ٭ اندک تفکرے بکن و باز رو بجواب ٭ علم الانسان
مالم یعلم اس معنی سے ہے مراقبہ چہل و ہفتم لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ٭ خدا یتعالی
فرماتا ہے کہ ہرگز نیک کام کو نہین پہونچوگے جبتک کہ خرچ نکروگے وہ چیز جسپر محبت زیادہ رکھتی ہے
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غنیت معنی اس آیت مذکور سے آپکو غنی مطلق کرے غنی مطلق کیا کہ نہ
آپ رہے نہ خدا جبکہ کوئی نرہا احتیاج اوٹھے اور بے احتیاج ہوا در احتیاج دوئی کی حالت مین
ہوتی ہے جبکہ ایک ہوا احتیاج کہان رہے غنی کل ہوا مستی غنیت کل سے خبر اوسکو اوپر کل کے
پہونچاوے اوسوقت کہے ہو اللہ الغنی و انتم الفقرا مراقبہ چہل و ہشتم قُلْ هُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یعنی کہہ اے محمد کہ خدا یتعالی ایک ہے اور پاک ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ
دریاے احدیت معنی اس آیت مذکورہ سے وجود خودی اپنی کو دیکھے یہانتک کہ غرق ہو کچھہ نرہے
نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ وحدت نہ کثرت جو خودی و خود نمائی سے کچھہ نرہا اوسیوقت پاک
مطلق ہوا اور جب کہ پاک مطلق ہوا ان اللہ الاحد الصمد کہتا ہوا اوٹھے مراقبہ چہل و نہم
الحمد للہ رب العالمین ٭ یعنی سپاس و ستایش خاص اوس خدا کو ہے کہ وہ خداے پروردگار
کل جہانیان کا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حرمن ثنا معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو ثنا گوئی

حق تعالیٰ مین مستغرق کرے جہانتک کہ ہوی ہوہی اپنے سے ثنا حق تعالیٰ کی سنے جو ایسی ثنا ہیں آور
حرف علت کا درمیان سے اوٹھی اور جب کہ حرف علت کا درمیان سے اوٹھا خدا یتعالیٰ اپنے کرم سے علم
احدیت کا کھڑا کرے اور جو علم احدیت کا کھڑا ہوا اوسوقت خودی اپنے سے گذرا اور جملہ خدا ہوا اور جو
جملہ خدا ہو ملک لایزالی کی ابساط اپنے مین دیکھے اور جسوقت ملک لایزالی کی اپنی ابساط مین نظر آئے
ہستی عشق سے احدیت خود بخود پڑہنا قبول کرے الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم
مالک یوم الدین تا آخر مراقبہ پنجاہشم احمد لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ معنی احد پر غور کرے اور
معنی احد کے وہ ہین کہ سب وہی ہی جو جلہ اوسکو جانا ایس جب کہ کچھ نرہا مطلق ہی یقین ہوا جو ہمیشہ دل یقین ہی
ساتھ اصل کے پہونچے

ذکر ہذا باسم یاد کردن

مجکو یہ ترکیب درویش باعمل جناب عبد الوہاب خان صاحب ولد الف خان صاحب مرحوم
قوم ناغر شاخ یونس خانی کہ انسے مجکو نہایت اعتقاد ہے بلکہ انکو فقیر بجاے مرشد کے جانتا ہون
آپنے فرمایا کہ تو اسطور سے ذکر خفی کیا کر چنانچہ وہ یہ ہے کہ اول داہنے نتھنے کو داہنے ہاتھ کی انگشت
شہادت سے بند کرے اور بائین نتھنے سے دم اینچے اس صورت سے بروقت کشش دم اول سے
اپنے کو خم کرے یعنے جھکے بعدہ ناف سے دم اینچے اور دماغ کو جانی دیوے اور بوقت کشش دم زبان کو تالو سے
لگاوے جب تک ذکر کرے زبان کو خم رکھے اسمین ایک بھید ہے اور بروقت کشش کرنے دم
جیسے کہ جھکا تھا ویسی ہی اوٹھتا آوے جب جانے کہ کل دم آگیا یعنے یہ کل دماغ مین پہونچ گیا
اوسوقت انگشت دور کریں لیکن زبان بدستور خم رہے اور ذکر اللہ کرے یعنی قلب پر زور دیکر قلب سے
ذکر کرے گویا اوسوقت آنکو کم کرے طالب کو چاہیے کہ دو دو چار چار گھنٹہ ویا کم وبیش فاصلہ سے
اسکا ذکر کرے اور شوق رکھے گا اوسیقدر فوائد عظیم حاصل ہونگے اول سات مرتبہ ایکدم کی کشش مین
قلب سے ذکر اللہ کرے اور ایسے ہی ہر روز ایک ایک ذکر بڑہاتا جاوے انشاء اللہ تعالے عرصہ
ایک سال کامل یا کم وزیادہ ایام مین قریب چالیس پچاس ضرب بکشش یکدم حاصل کرے گا
اور اس کام کے واسطے گوشہ تنہائی چاہیے ویا منہ پر نقاب ڈال لیا کرے اور جہان چاہے وہان
یہ ترکیب کر لیا کرے عرصہ ستہ سال مین ذاکر کامل ہوجاوے گا اگر ابتدا اسکی موسم سرما مین کرے
تو نہایت مناسب ہے کیسلیے کہ یہ گرمی لاتا ہے اور جو بوقت تہجد ذکر کیا کرے تو بہت ہی خوب ہے
اور اوسوقت کا ذکر تاثیر زیادہ رکھتا ہے اور یون تو خیال ذکر کا ہر ساعت وہر لحظہ قلب سے جاری رکھے

اور ہر وقت قلب پر نگاہ رکھے کسیوقت تصور سے خالی نرہے اور قلب کو ایسا دابے جیسے مرغی
انڈا اپنے کو دابتی ہے خدا نے چاہا تو ایام سرما مین ہی طالب کو اسکا لطف حاصل ہوگا لیکن عشق
اسکا شرط ہے بدون عشق کچھہ نہین ہوتا ہے چنانچہ اس بارہ مین کیا اچھا کسی اُستاد کا شعر صادق
آیا ہے شعر جس دلمین عشق کی بنیاد نہو ٭ گر خانہ خدا ہو تو آباد نہو ٭ عشق کیا عمدہ شے ہے
بدون اسکے کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے اگر مجازی ہو تو بھی بہتر ہے ہزار برس کی عبادت عشق کی
ایک لمحہ کی تڑپ کی برابر ہے اسکا مزہ تو اونکو خوب حاصل ہے جو عاشق صادق ہین ہم ایسے کو
اسکا کیا مزہ ہی چنانچہ یہ شعر کسی اُستاد کا اپنے حسب حال ہے شعر بلہوس شود تجھے عشق سے
کیا ہوتا ہے ٭ ہڈیان کھاکے کہین سگ بھی ہما ہوتا ہے ٭ اور بدون مرشد کوئی شے
حاصل نہین ہوتی تاہم اپنی جانب سے اسکی چھیڑ چھاڑ چلی جاوے بقول اُستاد بیت چھیڑ
خوبان سے چلی جاوے اسد ٭ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی ٭ بقول شخصے کہ پیسے جاوے
دال نہین تو ولیا ہی سہی بہر حال مرشد کی جست وجو رکھے جوینده یابنده وہ کون شے ہے کہ
کہ جسکو بشر ڈہونڈہے اور وہ دستیاب نہو جنکی اچھی قسمت ہوتی ہے اونکو کم محنت مین یا بدون
محنت کی دستیاب ہوجاتی ہے اور بدون محنت کے بھی ملجایا کرتی ہے مگر اوسکا مرتبہ کم ہوتا ہی
کیونکہ بدون مشقت کے جسکو خزانہ میسر آتا ہے وہ نہایت بیدردی سے اوسکے مصارف مین
مشغول ہوتا ہے کسلیے کہ اوسکی قدر سے واقفیت نہین رکھتا ہے اور جسنے کہ محنت سے بہم پہونچایا کر
ذخیرہ کیا اوسکو اوسکی قدر خوب معلوم ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے اور اکثر قسمت والون کو
دیکھا اور سُنا کہ جسقدر وہ خرچ کرتے ہین اوس سے زاید اونکو خداوند کریم پہونچاتا ہے اللہ تعالی
جل شانہ نے ایسے شخص بھی پیدا کیے ہین کہ جنکی تصنیفات سے بندہ نے اس رسالہ کو تحریر کیا ہی
لیکن ایسی بہت کم ہوتی ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جمع کرنے وپوشیدہ رکھنے خزانہ کا دستور ہے
کہ اوسکو پوشیدہ رکھا جاتا ہے جو پوشیدہ نرہے گا تو رایگان جاویگا جہانتک ممکن ہو پوشیدہ
رکھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جبتک دانہ غلہ وغیرہ زمین مین پوشیدہ نکیا جاوے نہ اوگے گا اور جو دانہ
کہ باہر زمین کے رہ جاویگا وہ ہرگز نہ اوگیگا پس جہانتک ہوسکے اس راز کو پوشیدہ کرے اور اس
راز کو وہ ظاہر کریگا کہ کچھہ سرمایہ نرکھتا ہو بلکہ اوسکو ایمان جانے کا خوف ہے ویا وہ شخص ظاہر کریگا
کہ خزانہ بی انتہا رکھتا ہو اوسکو کچھہ خوف نہین جو پوشیدہ کرے اور وہ پوشیدہ کرنا گناہ جانتے ہین
جاے غور ہے کہ جسکو شارع نے پوشیدہ کیا تو پھر پوشیدہ کرنا لازم آیا اور شے درویشی کیا ہے

فقط ظن کا پختہ کرنا یعنی خیالات کا جو کہ صحیح ہین اور ظاہر اونکا کہنا کفر عاید ہوتا ہے اوس ظن کو
اپنے خیال وذہن مین پختہ کرے کسی نوع دل کی اندر شک وشبہہ نہ رکھے غرضکہ یہ معاملہ تعلق
مقسوم سے ہین بدون مقسوم اور مرشد. کامل حاصل ہونا اونکا دشوار ہے مگر ہان ایسی تصنیفات
اور صحبت درویشون سے شوق بڑہتا رہے گا اگر اسکا عشق رہا تو مرشد رہنما بھی مل جاویگا
کیونکہ اللہ تعالیٰ کسیکی محنت رایگان نہین جانے دیتا ہے طالب لوگ اول اپنے کو کافر کہلا کر
مسلمان ہوتے ہین اسکا مزہ تو وہی خوب جانتے ہین جو کہ اس راز سے واقف ہین ہم جیسے
کیا جانی جو سہوا بھی اس راہ پر قدم نہ رکھا اور جسنے اپنی عمر مین جو کھانا کہ نکھایا ہو اور اوسکا ذایقہ
اوس سے پوچھا جاوے پھر بتا تو وہ کیا بیان کر سکتا ہے نہین ہرگز نہین کریگا بلکہ کوئی اوسکے
ذایقہ کی تعریف کریگا تو وہ ہنسی مذاق مین اوڑاوے گا بلکہ اوسکے کہنے کو لغو جانے گا بموجب شعر
شعر جسے عشق حق کا ہوتا عطا ہوا اوسے لوگ کہتے یون ہین باولا ذاکر کو لازم ہے کہ گوشہ تاریک مین
بیٹھکر بذکر حق مشغول ہو ہر وقت نماز آپکو گم کرے اور اللہ تعالیٰ کو قائم کرے یعنی کل شئی ہین اوسکی
موجودگی جانے اور اس حدیث شریف پر نگاہ رکھے قلوب المومنین عرش اللہ تعالے جبکہ
قلب مومنین کا عرش ہے تو خیال کرے کہ اسکے اندر بلا شبہہ اللہ تعالے ہے اوسوقت
اوسکو ظاہر کرکر آپ کو گم کرے یعنی ساجد ومسجود اوسی کو تصور کرے جو تجکو خطرات آوین اونکو
مت روک آنے دے اگر روکے گا تو تیرا نفس تجھسے ضد کریگا بروقت ضد کی وہ غالب آویگا کیونکہ
اگر کوئی اشد حجت کے ساتھ اسکو دباوے تو نہین دبتا ہے پس یہی مناسب ہے کہ آنے دیوے
اور اپنے مطلب سے کام رکھے کہ خطرات مذکورہ خود بخود رفع ہوجاوینگے جس طرح کہ تیرا اشتیاق بڑہتا
جاویگا اوسی طرح یہہ زیر ہوتا جاویگا جانب خطراب کے دلکو مطلق رجوع نکرے آنے دیوے
اونکا روکنا اچھا نہین ہے کیونکہ روکنے سے فتور زیادہ پیدا ہوگا اور بروقت نماز تہجد کی سجدہ گاہ
سے دو تین ہاتھ اونچی ایک مقام پر نگاہ رکھے بلکہ ہر نماز مین اسکا خیال رکھے انشاء اللہ تعالیٰ
بعد چند روز کے انوارات سرخ وزرد وسبز یعنی عیسائی وموسائی ومحمدی نظر پڑینگی دگاہ گریہ
دگاہ خندیدگی آویگی اب آگے اس سے مرشد سے راستہ ملیگا میرا منہ اس لائق نہین جو لعل اوگلی
یہہ تو ایسا منہ ہے کہ جس سے امورات خرافات ظہور مین آتے ہین یہ جو رقم ہوا سُنا سُنایا
بزرگون اور درویشون سے جو کچھ اسوقت یاد آیا اور مناسب معلوم ہوا تحریر کیا لیکن سبب عشق
سے تعلق رکھتا ہے عشق پیدا کرے تو سب حاصل ہوسکتا ہے اور بطفیل حضرت عشق کے

مرشد بھی مل جاتا ہے اور اللہ تعالی نے اس دنیا کی بنا عشق پر ہی رکھی ہے کوئی شے عشق سے خالی نہین ہے ہر ایک شے بین تعشق موجود ہے کسیکو کچھہ عشق اور کسیکو کچھہ عشق غرضکہ ماہ سے تا ماہی عشق معمور ہے یعنی ایک مخلوق اوسکے فرشتے نوری ہین اونکی بنا عبادت پر ہے بلکہ اونکی خوراک بھی یہی ہے اونکو عشق عبادت کا ہے لیکن جو عشق کہ آدم کو یعنی تڑپ و بیقراری مثل سیماب کے عطا کیا وہ فرشتونکو بھی نصیب نہین ہے اسکی ہی باعث آدمی کا رتبہ فرشتون سے زیادہ ہوا اللہ جل شانہ نے اگرچہ محبت اور عشق اکثر مخلوق کو عطا کیا لیکن جیساکہ عشق سوزش بشر کو عطا کیا ہے ویسا کسیکو نہین اور اسی باعث اپنا خلیفہ فرمایا یہہ خلیفہ کا لفظ بہت وسیع ہے شرح اسکی کثیر ہے اور بھید اسمین بہت ہے چنانچہ فرمایا کہ حملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا بقول حافظ آسمان بار امانت نتوانست کشید ❊ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند اسجگہہ ظلوما جہولا کا لفظ عجب اسرار ہے اور کمال پیار کا ارشاد ہوا ہے تو صاف جای غور ہے کہ جب وہ ایسا مالک الملک قدیم لایزال ذات منزہ بیچون وچرا وحدہٗ لاشریک ایسی عنایت فرماوے تو اس بشر ضعیف البنیاد سے اوسکا کیا بدلا ادا ہو سکے مگر صوفیہ کرام ایسا فرماتے چلے آئے ہین کہ اسکا بدلا کچھہ ہے تو قدرے قلیل جان اور روح ہے یعنی روح سے ذکر کرے اور جان کو تصدق کرے اور اپنے کو گم کرے اور حق کو ظاہر کرے بقول مولانا روم تو مباش اصلا کمال اینست وبس ❊ تو درو گم شو وصال اینست بس ❊ یعنی اپنی کو نفی کرے اور اوسکا اثبات کرے اور اپنا کام اور تمنای کچھہ نہ رہے بقول حافظ مرا کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر ❊ اور نفی اثبات کا یہہ سبق ہے کہ لا الٰہ یعنی نہین کوئی اللہ تو اللہ کی تو جبکہ یہہ مقصود اپنا اللہ کو کر چکا تو پھر غیر سے مدد کیا ضرور ہے خواہ اپنے دست بازو ہون چنانچہ قولہ تعالی ایاک نعبد وایاک نستعین تو یہہ اقرار چند بار ہر روز کرتا ہے اور توڑتا ہے تو اسلام کامل کہان درویشی تو چیز دیگر ہے بقول شخصے شعر وصال اوسکا عوض جان کے میسر ہو غنیمت ہے ❊ متاع حسن جانان جان دینے پر بھی سستی ہے ❊ مطابق اسکے جیساکہ مولانا محمد رمضان صاحب فرماتے ہین ؎

روٹی کارن احمدی تیم کومت تیاگ ❊ سر کے سانٹے رب ملے تو بھی دھن دھن بھاگ ❊

بقول حافظ ؎ حضوری گر ہمین خواہی ازو غافل مشو حافظ ❊ متی ما تلق من تہوا دع الدنیا واہملہا ❊ بقول شاہ بوعلی قلندر صاحب ؎ ہیچو پروانہ نسوزی بال وپر ❊ کے شوی ہمرنگ آتش سر بسر ❊ اور خدای عزوجل کی مخلوقات بہت ہین ازانجملہ ایک مخلوق اس دنیا کو بھی تصور کرکے

مجھسے ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالی کی بہت مخلوقات ہین مثل اس دنیا کی اور اللہ تعالے
ہر روز ایک قیامت برپا کرتا ہے جسمین حساب کتاب اپنی مخلوقات کا کرتا ہے جیسا کہ ایک روز
جن و بشر کے واسطے روز قیامت کا مقرر ہوگا اور ہونا اوسکا ضرور و برحق ہے اور اسی سبب ہمارے
دلونپر ہول و دہشت طاری ہے مگر اللہ تعالی کو اوس روز کی شرم ہے اپنا فضل و کرم صادر کریگا
بیت ہرگاہ کہ بودم در عدم گفتم نہی پیدا بکن ؛ از خود تو پیدا کردہ خود کردہ را داری جیا؛ اور ایک روز
یہ بھی ہوجاویگا اگر کوئی صاحب یہہ طنز کرین کہ یہہ امر بھلا کب قیاس مین آتا ہے کہ قیامت کے دن
تو بڑے ہونگے یعنی ایک دن ایک ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا روز مثال شش ماہ اور
کوئی ہفتہ کی مانند باقی برابر ہونگے یہہ اسمین ہر روز ایک قیامت کا ہوتا ہے پس کب گمان ہوسکتا ہے
اسکا یہہ جواب ہے کہ غور کرو کہ آنحضرت صلعم کو عروج معراج ہوا تو آسمانونکے عجایب و غرائب کی سیرین
کسقدر عرصہ گذرا تھا اور اس دنیا مین آپکو اسقدر عرصہ ہوا کہ بستر کی گرمی بھی موجود تھی او زنجیر حجرہ
بھی حرکت کر رہی تھی اسلئے یہہ مقام چون و چرا کا نہین ہے بجز خاموشی و سکوت کے اور حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ذکر ہے کہ ایک قطار شتران کی ایک سوزن کے ناکے مین سے
جاتے دیکھی آپ فرمانے لگے آمنّا و صدقنا اوسکی شان سے یہہ امر کچھہ بعید نہین ہے کیا تعجب
ہے ایسا ہی ہو کیونکہ ثابت ہوتا ہے کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نصیب
ہوئی اوسوقت آسمان پر نبی مقبول نے ایک قطار شتران کی مع بار صندوقہا جاری دیکھے کہ آنحضرت
صلعم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کب سے جاری ہے اور کہان جاتی ہی حضرت
جبرئیل عم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا علم مجکو بھی نہین ہے جسوقت سے حق تعالی نی اپنی
قدرت کاملہ سے مجکو پیدا کیا ہے جب سے اس قطار کو اسیطرح روان دیکھتا ہون اوسوقت حکم
والسجان باری ہوا کہ ہمکو اسکے جاری کرنے سے ایک بھید یہ بھی تھا کہ نبی آخر الزمان بتقریب معراج
آسمان پر تشریف لاوینگے اور کل آسمان ہا کی عجائب و غرائب کی سیر کرینگے از انجملہ ایک اسکی
بھی سیر ہوگی جب اسکا راز منکشف ہوگا پھر حکم رب الجلیل ہوا کہ انمین سے ایک شتر کو پکڑ لاؤ
اور اوسکو بٹھلاؤ اور جو دو صندوق گران اوسکی ہر دو جانب بار ہین اونمین سے ایک صندوق
کہ جسپر قفل ہے اور کلید اوسکی بسم اللہ ہے کھولو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حسب الحکم
رب العزت ایک شتر کو قطار مین سے لاکر بٹھلایا اور ایک صندوق کے قفل کو کنجی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سے کھولا تو اندر اوسکے ہزار ہا بیضہ مانند مرغ کی تھی اور ہر ایک بیضہ پر قفل تھا بموجب حکم کے اونمین سے

ایک بیضہ کا قفل بسم اللہ کہکر کھولا تو دیکھا اندر اوسکے دانہ خشخاش ہین اور ہر ایک دانہ پر قفل لگا ہے
اس ایکدانہ کے قفل کو بھی بموجب حکم کے حضرت جبرئیلؑ نے بسم اللہ کہکر کھولا تو ایک دروازہ نظر پڑا
اور اندر اوسکے ایک میدان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس دروازہ کے اندر تشریف لے گئے
تو بموجب آبادی اس دنیا کے آبادی دیکھی آپکا گذر ایک شہر کے اندر ہوا ایک جگہہ پر مجموعہ مردمان کا
نظر پڑا اوس طرف کو تشریف لے گئے وہان ایک عالم درس کہہ رہا تھا اوسوقت وہ عالم یہ
بیان کرتا تھا کہ اللہ تعالی کی قدرت کا بھید کسینے نہ پایا اور نہ پاویگا اللہ تعالی نے ایک دنیا کی بنا اسطور پر
رکھی ہے یعنی اول پانی ہے اور بالاے اوسکے ایک کلوخ گل ہے اور اوس گل پر اپنی ایک
مخلوق کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے اور وہان بھی نبی آخر الزمان پیدا ہوے ہین اور اونکی شان مین
خود خدا یتعالی فرماتا ہے کہ لولاک لما خلقت الافلاک غرضکہ آپکی تعریف بیان کرتا تھا کہ اہل مجامع نے
تکرار کرنا شروع کیا کہ حضرت یہ خیال مین نہین آتا ہے کہ پانی کے اوپر مٹی قایم رہے اور اوسپر آبادی ہو
اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو کہنا اسکا راست تصور کرو فی الحقیقت اوس مخلوق کی آبادی
کلوخ گل پر ہے اور اوس مخلوق کا نبی آخر الزمان مین ہون جب وہان کی اہل مجمع کو یقین واثق آیا اسلیے
اوپر انکا قول صادق آتا ہے البتہ بھید الہی کسی نے نہین پایا اور نہ پاویگا اسکا کچھہ انتہا نہین ہے
جسطرف بنظر تعمق دیکھو اوسکی قدرت موج زن ہے بشر کا کیا امکان جو چون وچرا کرے اب بحسب
فرمودۂ حضرت حافظ جی صاحب کے بیان کیا جاتا ہے ہدایت النبی قادری مرحوم باشندہ گوالیار
ولد سید چراغ الدین جد بزرگوار انکے محمد اسمعیل خان عرف نواب دلاور خان نامی بعہد سلطان بہلول
لودی ولایت سے ہند مین تشریف لائے اور وہ دادا بھی جد امجد راقم ہذا کے ہوتے ہین اوسوقت
ہمراہ اونکی قوم سید بھی تشریف لائی تھی اونمین سے چند خانہ اس قوم بزرگوار کے آجتک ہم لوگونکی
ہمراہ کرولی مین ہین والد انکے سید چراغ الدین مرحوم جبکہ قصبہ سنبل گڈہ واگذاشت ہوا یہہ صاحب
سنبل گڈہ سے گوالیار تشریف لیگئے تھے اوس جگہہ برہرۂ سواران بکہ نوکر ہو گیے اسواسطے بودوباش
اپنی گوالیار مین اختیار کی یہہ صاحب یعنی حافظ ہدایت النبی قادری درویش باکمال وخدا پرست
گذرے ہین انکو فیض حضرت جی گوالیری جو کہ حضرت جی سنگڑہی مشہور ومعروف ہین پہونچا اور انسے
طالب جناب عبد الوہاب خان صاحب ہین اب جو کہ تحریر ہوتا ہے یہ تصنیف سید حافظ جی صاحب کا
قول جاننا چاہیے حضرات صوفیہ نے تین ۳ مقام مقرر کیے ہین احدیت اور وحدت
اور واحدیت وہاہوت ولاہوت وجبروت وملکوت وناسوت بھی کہتے ہین اور

حقیقت الحقایق و معرفت و طریقت و شریعت بھی نام ہین اور یہہ اصطلاح ہندی سے کہ ہوا و آب
و خاک سے جانو کہ احدیت مرتبہ ہے کہ بے علمی و بیرنگی و نیستی و غیب و سہو و غفلت خود اپنی مین ہے
اور واسطے خود مراد اوس سے ہے اور وحدت مرتبہ علم کا ہے کہ پہچانتا و جانتا اور سمجھنا اپنا آپ مین ہے
وہ احدیت مرتبہ مراتب علم و روح و دل سے ہے اور جان کہ بیعلمی تیری بیچ تیرے مرتبہ ذات کا ہی
کہ اپنے بین آپ ہمیشہ محو و بیخود و غایب و فراموش و نسیان و سہو و غافل و نادان ہوتا ہی تو تجکو چاہیے
کہ ہر دم اس مرتبہ سے آپکو آگاہ رکھے اور جو اس مرتبہ کا شغل تو کرے تجکو تعلیم کرون مین کہ اول رات کو
با وضو قبلہ کی طرف منہ کرکے دو زانو بیٹھ کہ تیرے پاس کوئی نہ آوے یعنی دروازہ حجرہ کا بند کرکے آپکو
بہمہ وجوہ خاموش مثل بت ہوکر بموجب شعر حضرت مرشدی مولائی جناب حضرت صاحب قدس اللہ
سرہ شعر تو اوسکی بزم مین خاموش رہ جون بت کدہ مین بت تمام اے یار یہہ کھلتا نہین پیلا
حیرت کا ✤ بیٹھے تو اور آنکھ کو چندے بیچ مشاہدہ بیرنگی کے بند رکھے بشرطیکہ پلک برہم تمہارے
اس حالت مین آنکھ بند کرے جیساکہ بیچ آنکھ کھولنے کے آنکہ بیچ مشاہدہ ذات کا رکھتا ہو اور
باطن مین اوسی طریق بیچ ذات کے رکھے اور ذکر سوائے مشاہدہ تا نام اللہ زبان پر نہ لاوے خبر
خاموش رہے بموجب شعر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی شعر یا تو غیبت ہے یا ہے بی ادبی ✤ یار و
ست نام لیا کرو خدا کا ✤ بیچ اثر خاموشی کے ایسا مصروف ہوکہ سوائے خاموشی و انوار لطیف
آپ بین بیچ خیال و قیاس و وہم و گمان پیدا نہ ہو تجکو چاہیے کہ ایسے انوار لطیف اپنی مین قرار دے
تاکہ تو نرے ہے صرف انوار لطیف رہین جسوقت کہ تو کثرت اس شغل کی کرے مقام حیرت کا بیچ حیرت
کے کھلنے والا ہوا اور ہمیشہ صرف متحیر آپ مین رہے اوسوقت کہ تو آپ مین نرے ہے تمام عالم نظر مین
خواب و خیال کی مانند دکھلائی دے تو حق مین اور حق تجھمین ہو بموجب شعر حضرت مولوی معنوی
شعر تو در وگم شو وصال اینست و بس ✤ تو مباش اصلا کمال این ست و بس ✤ یہہ طریق شغل
پانچکا ہے اور صاحب اس شغل کا از فرا و رہتا ہے یہہ شغل منتہی کا ہے نہ مبتدی کا دوم شغل
مرتبہ وحدت کہ اوسکو مرتبہ علم کا کہتے ہین وہ صرف آتا ہے جو تو چاہتا ہے کہ بیچ شغل اس مرتبہ کے
مشغول ہو تو چاہیے کہ رات کو یا دن کو حجرہ تنہائی مین بدو زانو رو بقبلہ بیٹھے حواس ظاہری و باطنی اپنے کو
آپ مین جمع کرکے ہر طرف سے دروازہ بند کرے اور علم کو آپ مین رکھکر اور آپکو اپنے مین پہچان کر
معرفت کو آپ مین دیکھے اور آپکو حق بینی جانے اور کہے اسم ذات یعنی اللہ کو اپنے ساتھہ مخاطب
کرے یعنی آپ کو اللہ اللہ کہے تو اور اسم اپنے کا بھی اسم حق جانے جو آپکو حق جانے اسم اپنے کو

بھی حق جان کثرت اس شغل کی کرے انوار معرفت و شناسائی و لذت و حلاوت تجھمین پیدا ہو تجکو تمام
حق بینی و دانی کا چھپا ہوا پوشیدہ لذت و سرور پیدا ہوا اور تجکو محو و مستغرق کرے اور حیرت ساتھہ تیرے
منہ دکھلاوے بموجب شعر حضرت جی کے شعر علم کو اپنی طرف علم کو رکھہ اپنے رجوع ؛ تا حقیقت مین
تجھی روح کی حیرت ہوئی ؛ کیا کہون مین مذاق و حلاوت اوسکی بیان نہین ہو سکتی بموجب شعر حضرت جی
قدس اللہ سرہ کے شعر تجھسے ہرگز رکھون نہ پوشیدہ ؛ حال دل گر بیان مین آوے ؛ شغل سوم
مرتبہ واحدیت کہ اوسکو ذکر روحی و قلبی کا کہتے ہین اول تجکو طریق ذکر روحی کا یاد دلاؤن بعدہ ذکر قلبی کا
لکھونگا اگر ذکر روحی کرے تو حجرہ مین تنہا دو زانو رو بقبلہ بیٹھے اور پریشانی ہر طرف سے آپ کو اپنے مین
یکسو جمع کرکے اور ساتھہ اپنے مخاطب ہوکر کہے کہ رو حُہ رُوحُہ کلامُہ کلامُہ علمُہ علمُہ ذاتہ کی مجھمین اور تمام
عالم مین ذات حق کی محیط ہے اس خیال و تصور مین آپ مین متوجہ رکھے اور محو کرے جو اثر محویت
اور انوار لطیف و شکر کی تجھہ مین پیدا ہون آپکو اوسمین محو کرے اور ہمیشہ نظر جا بذات پر رکھے کیا انسان
سے اور کیا حیوان سے اور حرکات و سکنات ہر ایک کی پیش نظر تیرے آوے حرکات و سکنات
حق دیکھے اور جانے کی مانند کثرت اس ذکر کی کرے حرکات و سکنات تمام عالم کے بیچ نظر تیری حق آوے
چہارم ذکر قلبی اگر ذکر قلبی کری چاہیے کہ جگہہ تنہا مین بدو زانو رو طرف قبلہ بیٹھہ کر ہر طرف سے آپکو یکسو
کرکے خیال اپنے کو کہ مانند باد روان و اسپ دوان کی ہو بیچ مقام دل کہ دو انگشت زیر پستان رکھے اور
صورت دل کی خیال نکرے صرف متوجہ رہے اور زبان دل سے ہمیشہ ساتھہ اپنے گویا رہے بموجب
شعر حضرت جی قدس اللہ سرہ شعر برابر سو زبان کی یہہ حدیث النفس ہے گویا ؛ دلا دعوی
خموشی مین غلط ہے بی زبانی کا ؛ جان من ہزار ہزار خیال و خطرات پیش آتے ہین اور وہ زبان و
دل ہے تجکو چاہیے کہ روزن زبان و دل مین صرف اللہ اللہ کہتا رہے اور چشم و گوش کا مشاہدہ رکھے
مگر آنکھہ بند رکھے اور جب تک کہ حواس خمسہ ظاہری و باطنی سے متوجہ نہو فائدہ کامل نپاوے
مگر اول اندک آنکھہ کھول کر یہہ ذکر کرے جو اثر خاموشی و غشی و سرور تجھمین پیدا ہوا اوسوقت آنکھہ
بند کرکے ذاکر ہووے اور وقت آنکھہ بند کرنے کے خطرات و خیالات تیرے دلمین بہت پیدا ہون
تجکو چاہیے کہ علم اپنا دو قسم کرے ایک کو مایل ذکر رکھے اور دوسرے کو واسطے دفع کرنے خطرات کے
مقرر کرے جو کثرت اس ذکر کی کرے تیرے دلمین حیرت و ذوق و لذت و سرور و گریہ و انوار پیدا ہون
آپکو اوسمین مستغرق کرے بعد چند سے شورش و گریہ و قہقہہ وامن حال تیرے کا پکڑے اور تجکو
جوش مین لاوے جسوقت کہ تیرا یہہ حال ہوا اوسوقت جاننا چاہیے اور یہہ حال بغیر صحبت مرشد کامل

صاحب حال وقال و پشت پناہی جذبی متعدی مواحد تنہائی مین ہرگز ہرگز نکرے کیونکہ کچھ حاصل نہوگا
تجکو چاہیے کہ اول صحبت مرشد مین ذکر کرے اور حاضر حضور اوسکی ہو تو اور حال پیدا کرے تو بعدہ اگر
تنہا کرے فائدہ پاوے جانمن مشکل ہے کہ یہ حال تجکو بدون توجہ مرشد مواحد کی حاصل ہووے
بموجب شعر حضرت جی صاحب شعر تلاش اوسکی نہوویگی تمسے اے یارو ٭ تلاش اوسکی کرو جسنے
کی ہو اوسکی تلاش ٭ پس جسوقت کہ لطیفۂ قلبی وروحی وسری وخفی تیرے اوپر ظاہر ہون اوسوقت
تیری نظر مین انوار زرد وسرخ وسفید وسیاہ آوینگے اور خطرات ووسواس وخیالات ووہمات
جاوید وناقص وغیبت کے تجھہ مین آوینگے یہہ مقام نفس کا ہے اور خیالات نیک وتوفیق
وطاعت وعمل خیر تجھسے آوین یہ جگہہ تیرے قلب کی ہے وذوق ولذت وحلاوت ومعرفت
خودی کی خود تجھہ مین ہین اور یہہ جگہہ قلب اعلی تیرے کی ہے اور معرفت حق اور ایک ہونا
اور رہنا تجھمین یہہ مقام تیری روح کا ہے نفس وقلب وروح وعلم وبی علمی وخیال نیک وبد ذوق
وحلاوت وحجاب وبے حجابی سب تجھمین ہے لیکن جبکہ توہی ہے تمام تجلیات ظاہری و
باطنی کا حجاب تجھہ مین ہے جب تک کہ تو ایمان نہ لاوے مرتبہ تیرا ظاہر نہوگا چاہیئے کہ عادت
تصور کی ہمیشہ کرے کہ یار ہے اغیار نہین ہے آپکو اور سبکو یار جانے و دیکھے جو چیز کہ آگے
تیرے آوے کیا انسان اور کیا حیوان اور کیا شجر اور کیا حجر سے سبکو یار دیکھے اور جانے
بموجب شعر حضرت پیران پیر سید فتح علی قدس اللہ سرہ شعر آن حقیقت راکہ در دیر وحرم جویند
خلق ٭ آشکارا در دل بیدار می بینیم ما ٭

مشاہدات

دربیان مشاہدات یعنی روبرو ہونا کیا یعنی جاننا علم کو مانند صورت آئینہ کی

مشاہدہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دیکھے تمثیل بسم اللہ کیا مقصود واحد بصورت بسم
وبصورت اللہ وبصورت رحمن وبصورت رحیم ظاہر ہے اسی طور چار صورت عناصر اربع کی ساتھہ
پاک واحد کے جانے اور جو عقل قرار قبول کرے غلبہ شکر سے نعرہ مارے بیت ندیدم مطرب و
ساقی ہمہ اوست ٭ خیال آب وگل در رہ بہانہ ست ٭ مشاہدہ دوم بعبارت دیگر
ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم یعنی معلوم کرنا چاہیے کہ
اللہ تعالی نظر نہین کرتا ہے طرف صورت تمہاری اور نہ طرف عمل تمہاری کے ولیکن نظر کرتا ہے
طرف دل اور نیت تمہاری کے مگر طالب مشاہدہ کو لازم ہے کہ اشارہ معنی اس حدیث مذکورہ سے

اعمال اور صورت اپنی کو صور نیستی کا پھونکے اور جبکہ صور نیستی کا پھونکا ہستی آسمان و زمین ہین
پرواز شروع کی اور جبکہ ہستی و خودی پر پرواز کیا آئینہ دل کا صاف ہو جو حق تعالی منظر کرم آئینہ دل
اوسکا صاف کرے اوس وقت اوس پر نظر کرم عنایت الٰہی فرماوے جو نظر کرم و عنایت (اُڑنا ۱۲)
کی صفائی باطن سے آئینۂ دل اپنے کو مانند صورت آئینہ کی دیکھے جب ذوق بینائی سے نعرہ یکتائی
کا مارے اور کہے رَأَیْتُ رَبِّی بِرَبِّی وَمَنْ یَعْرِفُ اللّٰہَ بِغَیْرِ اللّٰہِ مشاہدہ سوم بعبارت دیگر
کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیّاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ خدا تعالی فرماتا ہے کہ تھا مین گنج پنہان مین
پھر چاہا کہ پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے خلق کو تحقیق پہچانا گیا مین لیکن طالب مشاہدہ کو
چاہیے کہ اینوہی لشکر معنی اس حدیث سلطانی سے آنکھہ نفسانی کو بند کرے تو غبار پریشانی کا
نہ بھرے جو غبار پریشانی کا نہ بھرا اوسوقت جمال سلطانی کا عیان ہوا اور آنکھہ کھولی اور جبکہ آنکھہ
کھلی مساوی ہو روحانی و نفسانی جو مساوی ہوئی روحانی و نفسانی پس بیٹھے اوپر تخت ربانی کے
اور جس وقت کہ تخت ربانی پر بیٹھا اوسوقت ذوق سلطانی سے کہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ
مشاہدہ چہارم بعبارت دیگر اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی خدا تعالی نے اپنے
صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اپنے جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے اور
بلکہ ہر ایک وجود کو اسیطرح پر دیکھے جیسا کہ اسمین محقق تمام اور ایک عارف مقام فرماتا ہے
بیت گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین ٭ از ذات خود شد آشکارا اندران خندان ببین ٭
ہر ولی سالک طالب کو کہ ایسا مشاہدہ تحقیق ہو دریاے تحقیق سے بعالم تفریق آگاہی پہونچاوے
التوحید اسقاط الاضافتہ و بقولی ضمیر طرف آدم کی ہے یعنی پیدا کیا خدا تعالی نے آدم کو بصورت
اوس آدم کے پس طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اس معنی سے بھی جمال اپنے کو مشاہدہ حق کا دیکھے
مانند خاتم کے اگرچہ بصورت خاتم کی ہین لیکن اوسکی اصل مین تغیر نہین ہے جیسی کہ تھی ویسی ہی ہے
بسبب صورت کے اضافت ظاہر ہوئی و لیکن اضافت بیانیہ ہے نہ کہ اضافت حقیقی فہم من فہم ٭
مشاہدہ پنجم بعبارت دیگر اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَیُحِبُّ الْجَمَالَ یعنی خدا تعالی نیک ہے اور
نیک خصلتون سے محبت رکھتا ہے نیک خصلت کیا یعنی سیرت و صورت خودی و خودنمائی اپنی کو
درمیان سے اوٹھاوے کہ آئینہ دل کا صاف ہو جبکہ آئینہ دل کا صاف (خصلت) ہوا مقصد اپنی کا عکس آپ دیکھے
اوسوقت دریاے مشاہدہ مین پیرے اوس حالت مین مراتب بی فی احسن کی صورت نرکھے اسکی معنی
مین مولانا روم فرماتے ہین بیت اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ٭ معشوق ہمین جاست بیائید بیائید

آنہا کہ طلبگار خدا ئید خدا ئید * حاجت بطلب نیست شما ئید شما ئید * مشاہدہ ششم بعبارت دیگر یا عبدی انا اقرب الیک منک خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے بندہ میرے مین نزدیک ہون طرف تمہاری تمسے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اشارہ معنی اس حدیث سلطانی سے وہم نفسانی کو حک کرے کہ مشاہدہ ربانی مین کچھہ نقاب نہ ہے مانند حرف سیاہی کے ہوجاوے یعنی خلقت حرف سیاہی سے ہے اگر حرف متاخمہ ہو تو بجز اپنے کسیکو معلوم نہووے اور جانے کہ تمام حروفہا کتاب مظہر بگذاشت سیاہی ہے اگرچہ ساتھہ لکھنے نقش کی ہر ایک کا نام علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے جو طالب مشاہدہ اس تمثیل کو پاوے اس عالم مین مجاز اپنا لیا دیکھی کہ دریا ہے جبکہ جانا دریا ہے پس موجہائے مشاہدہ کی خود بخود اوسمین مارے اور جو خود بخود موجہای مشاہدہ کی مارین جواہر الانسان سری وانا سرہ کا خدا تعالی فرماوے کہ انسان راز میرا ہے اور مین راز انسان کا ہون مگر طالب مشاہدہ کو لازم ہے کہ اشارت مولی نفی و اثبات کو تصور کرے کہ لا الہ ہے و لا الہ دوئی مین ہے اور اوس جگہہ دوئی نہین ہے مشاہدہ مشاہدہ مین ہے *

مشاہدہ ہفتم بعبارت دیگر لا الہ الا اللہ یعنی نہین ہے کسی چیز الہی مین بجز اللہ واحد کے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ معنی کلمہ طیب سے آپکو طیب کرے طیب کیا کہ برابر ایک بال کی عزیز ہے جو بجز ذات واحد کی رہے موحد ہوا اوسوقت جس طرف کہ نظر کرے اپنا مشاہدہ دیکھے بحسب اس بیت کے بیت وجود محض مطلق را ہمہ جا ہر زمان دیدم * بہر سوئے بہر کوئے بہر مظہر عیان دیدم * اے عزیز میری عبارت کی انتہا نہین ہے ہرچند کہ طویل کیا جاتا اسواسطے مختصر کیا گیا کسواسطے کہ جگہہ اوس کسی کی ہے جسکو ایک حرف بس ہے پس پیش پس راست و چپ تحت و فوق اور در و دیوار مین مشاہدہ در مشاہدہ مضمون اس بیت کے ہے بیت در و دیوار

من آئینہ شد از کثرت شوقم * ہرکجا می نگرم روے ترا می بینم

باب ہشتم دربیان مقالات

سنو کہ ایک ایک مقام ہے بیان اوسکا کیا جاتا ہے کہ جو یہہ ہمارے لایزالی بمکان لامکان سر مراقبہ مین رکھتا تھا جیسا کہ بجز اپنے نہ رکھتا تھا اوس مقام کا نام عارفون نے ہوت رکھا ہے اور جو بعلم اپنے آیا کہ خود بخود اس مقام کا نام لاہوت ہوا اور جو سر اوٹھایا اور نظر آپ مین پڑی اجزا سے وجود کو یک بیک مشاہدہ کرنے لگا جب نام اس مقام کا جبروت رکھا جو ساتھہ فنا اپنی کے آیا نام اوس مقام کا ملکوت ہوا جبکہ لذت وجود کی آئی نام اس مقام کا ناسوت ہوا اور جس مقام مین کہ کھڑا ہوا اسی نام سے ہین اگر

لذات فقط بین کھڑا ہوا اوسکا نام غفلت ہے اگر ہیچ وصف کی جاوے علم الیقین کہین اور جو مشاہدہ
بین جاوے علم الیقین کہین اور اگر بخود کھڑا ہو حق الیقین کہین اور جو خود بخود ہو حق الحق کہین یہہ
چارون مقام تفرج گاہ اوسکی ہین گواہ شاہد ہین حق الحق بالاخانہ کی مانند ہے اور حق الیقین مثل گھر کی ہے
اور عین الیقین مثل صحن خانہ ہے اور علم الیقین مثل دیوانخانہ ہے اور لذات وجودی مثل مطبخ خانہ و کارخانہ
کے ہے فہم من فہم اب بیان اس طرف کی مقامات کا سنو کہ جو ارواح پاک فی دریای
احدیت سے موج ارادت مین سر اوٹھایا ذات الف اپنی کو موج الف مین پایا ہر موج مین صورت
الف الف کی مانند پائی اور ہر صورت مین خوبی الف الف کی دیکھے اور خوبی مین لذات الف الف کی
چکھے جبکہ لذات الف الف کی چکھے شہر لذات مین متمکن ہوا اور جسوقت نغمہ حب الوطن من الایمان کا
اوسکی کان مین پہونچا دلمین اثر کیا مایل اصل وطن اپنی کیطرف ہوا اور کہا کہ کونسی راہ سے جاؤنگا
چنانچہ عارفون نے دو راہ کی ہین ایک راہ تقدیر اور دوسری تدبیر راہ تدبیر مین چار منزل ہین شریعت
طریقت حقیقت معرفت اگر چاہے کہ براہ چارون منزل کی تفرج کنان جاوے اول برزخ مرشد کو
راہبر کرے اور توشہ یقین کا اوپر کمر صبر کے باندہکر روان ہو جو منزل شریعت مین آوے
چاہیے کہ سینہ اپنے کو اوصاف ذمیمہ سے پاک کرے یعنی غفلت و خواب و طمع و خشم و کینہ و
خیانت و نادانگی و کاہلی و تکبر و بخیلی و پندار و غیبت و حسد کو دل سے ترک کرے اکل الحلال
وصدق المقال کا شیوہ اختیار کرے اور پانچ چیز پر استقامت کرے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ
و کلمہ طیب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خمسۃ اشیا چاہیے کہ اس منزل مین مقام نکرے مسافر
ہووے آگی منزل طریقت کی آوے جبکہ اوس منزل مین پہونچے تھوڑی کوشش مین بااختیار ہو
چنانچہ اس باب مین خواجہ حافظ فرماتے ہین مصرع تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست ؛
چاہیے کہ اوس منزل مین مقام نکرے روانہ ہو تو نظر اوپر توکل کے ہو آگے منزل حقیقت کی
آوے جو اوس منزل مین پہونچے تمام حق دیکھے اور شوق مستی دیکھنے حق سے نعرہ مارنے و کہے
ما رایت شیئاً الا رایت اللہ فیہ چاہیے کہ اس منزل مین قیام نکرے روانہ ہو جیسا کہ حکم ہے سکونا
علی قلوب الابرار حرام آگے منزل معرفت کی آوے جو اوس منزل مین آوے بخود دیکھے و بخود کہے و بخود
سنے قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام الشریعت اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفت وصالی
اور راہ دوم تقدیر ہے اوس جگہہ اختیار اپنا ترک ہی جس جگہہ ہوا وہی جگہہ وطن اصلی ہے کیونکہ
کاربار خدا کا ہے دوسرے کسی کا نہین کہ اختیار کرے قال النبی علیہ السلام الاختیار شوم فہم من فہم ؛

باب نہم دربیان رموزات

آغاز چہار منزل یعنی شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت جاننا چاہیے کہ شریعت بمعنی لغوی شروع کرنا یعنی حق کی طرف رجوع کرنا جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں ہیں اول کلمہ طیب کہنا دوم پنج وقتی نماز گزارنا سوم روزہ رکھنا چہارم زکوۃ دینا پنجم حج کو جانا اور ان پانچ چیز کے سوائے درد و رنج ہے خود سرور عالم نے فرمایا ہے کہ بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء جو ان پانچ چیز کو بجالاوے وہ اوپر ماہیت و حقیقت اوسکی مقید و محرم و واقف ہو اوسوقت مسلمان ہو اور ماہیت کا اوسکے بیان کیا جاتا ہے سنو۔ رموز اول کہنا کلمہ طیب کا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو طالب صادق ہو لا الہ الا اللہ کے کہنے سے ماہیت اور مقصد اوسکا پاوے اور ایسا پاوے کہ بدنہ بد کی مثال ہو بیت عجب بد بودنی ما بودنا بود۔ عجب شد مظہر ما ہست ہم نیست۔ جیسا کہ اس باب مین کسی بزرگ نے کہا ہے بیت فنا اندر فنا یعنی فنا است بقا اندر بقا یعنی بقا است۔ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی کی اوسپر ظاہر ہوں اور فنا سے مقام مین آوے رموز دوم نماز کی گزارنے مین جاننا چاہیے کہ نماز گزارنا فرض عین ہے اور گزارنا دل و جان سے فرض عین ہے اور اگر بے ریا نماز گزارے اسلام اسلام عین ہے اور گزارنا نماز بے ریا کا بھی دل و جان سے فرض عین ہے اور اگر با ریا نماز گزارے کفر عین ہے اور گزارنا اوسکا فرض عین ہے چاہئیکہ نماز بے ریا گزارے اور اسطرح گزارے کہ جیسا اس جگہہ کہا ہے من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم جو کوئی ایسی نماز گزارے اور ادا کرے معنی واعبد ربک حتی یاتیک الیقین کے اوسکو ظاہر ہوں اوسوقت مصلی مسلم ہو اور نماز اوسکی قبول ہووے اور جو قبول ہوئی اضافت اوسکو ہوئی معیت عبد و رب کی یانی مانند برف و آب کی اوسوقت برف گیا اور آب سالک ہوا سیراب یہان سے ہے کہ کہا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو سالک اس مقام پر پہونچے شراب لذت وحدت کی چکھے اوسوقت معنی لا الہ الا اللہ کے اوسپر ظاہر ہوں۔ رموز سوم روزہ رکھنا معلوم ہوا کہ روزہ بمعنی راز ہے یعنے منہ باندہنا راز ہے کہ کہا ہے صوموا برویتہ وعبت ہے وافطروا برویتہ جان کہ روزہ رکھنا فرض یعنی رکھنا خود عین فرض ہے تحقیق اسی طور ہے آمنا و صدقنا جس کسی نے آپکو عین درست پایا اوسوقت عین آپکو دیکھا کہ عین ہوا حدیث من رانی فقد رای الحق زبان سے کہے بیت جو او عین من

ومن عین اویم پا نا الحق خویشتن را چون نگویم جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رأیت ربی بربی
جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی اللہ نور السموات والارض کے اوسپر ظاہر ہون رموز چہارم
زکوٰۃ کے دینے مین جاننا چاہیے کہ زکوٰۃ دینا فرض ہی یعنی دینا اپنا فرض ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ان اللہ مع المتقین تحقیق اسی طور ہے جس کسی نے آپ کو کھویا خدا کو پایا کہ کہا ہے بنایا اپنا پاونا او سکا
ہے اور نہ دیکھنا اپنا دیکھنا اوسکا ہے یہانتک کہ سالک آپکو خودی سے نہ اوٹھا سکے اگر زاید ہو تو
مانند برہان کے ہو دنیا دار قارون کے مانند ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ جو سالک یہانتک سیر کرے
تو کلی تفرقہ اپنی کی سیر کرے اوسوقت معنی انما الٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمٰن الرحیم کے
اوسپر ظاہر ہون ٭ رموز پنجم حج کے جانے مین جاننا چاہیے کہ جانا حج کا فرض ہے
یعنی جانا اپنا فرض ہے تحقیق اسی طور ہے اپنے جانے مین خدا ہی ہے اور اوسکے جانے مین خودائی
ہے اور جس جگہہ کہ خودائی ہے خودنمائی ہے اور جس جگہہ کہ خودنمائی ہے جدائی ہے اور جہان کہ
جدائی ہے بےنمائی ہے اور جس جگہ بےنمائی ہے یہ آیت اوسپر نازل ہوئی ہے ومن کان
فی ہذہ اعمیٰ فہو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا چاہیے کہ وہ کام کرے کہ کوئی نکرے اور وہ یاری کرے
کہ کوئی نکرے اوسوقت حج درست آوے اور مقصد راست دکھلائی دیوے جب کہ سالک یہانتک
سیر کرے اوسوقت معنی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کی اوسپر ظاہر ہون رموز ششم طریقت
ہونے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ طریقت کے معنی اصطلاحی مجاہدہ کرنا اپنے نفس مین
یعنی سہو کرنا نفس کو نفس مین سالک یہانتک سیر کرے کہ معنی والذین جاہدوا فینا لنہدینہم
سبلنا کی اوسپر ظاہر ہون اور طریقت بمعنی لغوی راہ چلنا یعنی آپ مین جانا ہین تحقیق اسیطور ہے
خدا کو پاونا آپ مین ہے نہ آسمان اور نہ زمین مین جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ القلوب بیت اللہ
جس نے گھر کو پایا صاحب گھر کو پایا جسنے صاحب کو پایا آپ کو پہچانا اور جس نے آپکو پہچانا خودی
اپنی کو اپنے عالم مین پائی اوسوقت معنی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق
کی پائی ٭ رموز ہفتم حقیقت ہونے کے بیان مین جان کہ حقیقت کے معنی لغوی
حق ہونا اور اضافت لیجانا اور معیت پھاڑنا اور آرزو کرنا ہے جیسا کہ کہا ہے الفقر لا یحتاج الا اللہ
جو سالک اس جگہ تک سیر کرے اوسوقت معنی قل ہو اللہ احد کی آخر تک اوسکو ظاہر ہون ٭
رموز ہشتم معرفت کی ہونے مین جاننا چاہیے کہ معرفت اسم ظرف ہے معنی اسکے

پہچاننا یعنی تمام جگہہ پاک ذات واحد کی پانا اور اسمین ظہور کونین طرح طرح غیر مکرر پانا حق دل
کی ہے اگرچہ صورتین مختلف دہشت ناک یا پاک پیش آوین خوف و ذوق بچاہیے احدیث مین
محکم اس جگہ تک ہے کہ کہا ہے الایمان بین الخوف والرجاء جو سالک اس جگہ تک پہونچے
معنی الحمد للہ رب العالمین آخر تک اوسکو ظاہر ہون ؛ بیان چار منزل کا دوسری طرح سُنو
ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت ؛ رموز نہم لاہوت مین ہونے کی
جان معنی لفظ لاہوت یعنی نہین ہے وہ سواے تیرے اگر کہین کہ سبیر کیونکر اوسکی ہوئی کلام رب
العالمین سُنو کہ حضرت پیران محی الدین سے کہا یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسہ وقلبہ وروحہ
وسمعہ وبصرہ ویدہ ورجلہ وکل ذالک اظہرت لہ بنفسی لا ہو الا انا ولا انا غیرہ جو سالک اس جگہ
تک سیر کرے کیا بیت لوح محفوظ انی انا اللہ لا الہ الا انا کا اوسکے اوپر پوشیدہ نرہے ؛ رموز
دہم جبروت مین ہونے کی یعنی مشاہدہ ہونا رب کا اس جگہ کہا ہے یا ارأیت شیئا
الا رأیت اللہ فیہ جو سالک اسجگہ سیر کرے معنی ان اللہ علی کل شیء محیط کی اوسکو معلوم ہوین
رموز یازدہم لاہوت مین ہونے کی یعنی پاک صاف ہونا ماسوی اللہ سے ان اللہ
جمیل ویحب الجمال ہمہ حال اللہ اللہ اللہ کہنا اور ہو ہو جاننا جیسا کہ کہا ہے بیت خیال
غیر حق را در درون ؛ این ریاضت سالکان را فرض دان ؛ جو سالک اسجگہ تک سیر کرے اوسکو
معنی وہو معکم اینما کنتم کے دکھائی دیوین رموز دوازدہم ناسوت مین ہونا جان کہ
ناسوت کے معنی غافل ہونا اور غفلت بد اور معنی امد بمعنی بد اگر غفلت صفت کی گئی ہو اوصاف
ذمیمہ کے ساتھہ وہ بمعنی بد ہے ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات
اوسکے اوپر نازل ہوئی ہے اور اگر غفلت موصوف ہو باوصاف حمیدہ وہ بمعنی بد ہے یعنی جیسا کہ تھا
ویسا ہی ہے ایسا تھا کہ خبر وحدت وکثرت کی نہین رکھتا تھا اور شرک اور اضافت نرکھتا تھا
مطلق تھا بلکہ بے تعین تھا جیسا کہ ماسلف نے کہا ہے النہایۃ ہو الرجوع الی البدایت وہ مقام
ہاہوت ہے پس ہاہوت اور ناسوت دونو ایک جگہ ہوئی جیسی کہ تھی ظاہر ہوگی کہ کہا ہے من
عرف اللہ کل لسانہ جو سالک اس مقام پر پہونچے وہ تیس ہزار کلام کہ عوام الناس محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ تھے علم خود سے اوسپر ظاہر ہو وجہ دوسری نجانتے ناسوت
اور جانتے ملکوت کی اور جبروت دیکھنا اور لاہوت ہونا اور ناسوت و ہاہوت مین گذرنا پھر ناسوت
و ہاہوت ایک ہوئی وجہ دوسری نہونے ہاہوت اور لاہوت مین متفقی اور جبروت مین دیکھنا

اور ملکوت مین سُننا اور ناسوت مین نہونا پھر ناسوت و ہاہوت ایک ہوئی وجہ دوسری ناسوت مین
مانند خواب کے اور ملکوت مین بیداری کے مانند اور جبروت مین پایا اور لاہوت مین خود یار اور ہاہوت
مین بے یار پھر ناسوت و ہاہوت ایک ہوئے عارف باللہ ہر چہار منزل مین مرکب ہے مانند حلوے
کے اور چار چیز سے اوس سے کہ ہر چہار صفت موصوف ہین صفت موصوف سے جدا نہین ہوتا ہے
رموز سیزدہم [13] اے عزیز ہر وجود کو ایک دیکھتا ہے تو مانند لام کی ہے اور اوسمین جان الف کی مانند ہے
اور میم اوسکا گفتگوے محمدی ہے اندر اسکے حرف اشارت مقامات ہر طرف فہم مین فہم رموز چہاردہم [14]
جو کوئی حق تعالی سے جدائی رکھے اوسکے علم سے محروم ہے اور جو کہ جدائی سے محرم نہین اوسکے
بھید سے محروم ہے اے سالک جوانمردی چاہیے کہ نہ غیر ہو اور نہ عین کہ چلنے سے راہ کی رہائی پاوے
بیت ہجر تو مرا خوشتر از بودن وصلت ٭ عجز تو مرا بہتر از بودن قدرت ٭ جسنے کہ قدر عاجزی کی
پائی منہ قدرت سے پھیرا جوہر عاجزی ایک جوہر ہے کہ ساتھ نامرادی کے کھینچتا ہے اور علامت اسکی
قدرت کی مراد کو پہونچاتی ہے رموز پانزدہم [15] خداے کو ہمسے غیریت نہین ہے اگر ایکدم دم
آشنائی کا اوس سے مارین ہم شرک دور ہوتا ہے اور کاہنی تہون مین جب تک کہ یہ اور وہ وقت
ہے اوٹھے بیت زہے جائیکہ انفاس ہست جان را ٭ خوش آن وقت ست غربا سے جہان را ٭
کشتن از خودی ہم موبمو رو ٭ تمنا ہم بریدین عشق و جان را ٭ رموز شانزدہم [16] ہر مسافر کو کہ شیر جان
تک پہونچا اوسنے گھر کو گم کیا تھا اوسی گھر مین پہونچا لیکن وہ گھر نہ چاہیے کہ مسکن اپنا کرے بلکہ
منہدم کرے رموز ہفتدہم [17] جو کوئی کہ سر رکھے سر توحید سے محروم ہے رموز ہیزدہم [18]
اے عزیز ہرگز بعلم اپنے ساتھ خدائی کے نہ پہونچے اور جو کہ بعلم اپنے نہ پہونچے ہرگز ساتھ نہایت
کے نہ پہونچے ٭ رموز نوزدہم [19] جو کہ محجوب ہے خدا سے دور ہے اور جو کہ محجوب نہین ہے مغز معنی
سے دور ہے رموز بستم [20] جو کہ بے خدا ہے غافل ہے کہ بے خدا نہو ٭ رموز بست و یکم [21]
جو کہ قدم نیستی پر مارے مشرک ہو جبتک کہ نیست نہو عارف باللہ نہو ٭ رموز بست و [22]
دوم جو کہ اثبات پر ثابت ہے کافر ہے جبتک اثبات نکرے لذت ایمان سے محروم رہے
رموز بست و سوم [23] جو کہ آپ کو خدا جانے کافر ہے جبتک کہ آپ کو خدا نجانے کفر سے باہر
نہ آوے رموز بست و چہارم [24] جو کہ راہ سے گمراہ ہے ہرگز مقام پر نہ پہونچے جب تک کہ گمراہ
نہ ہو مقام پر نہ پہونچے ٭ رموز بست و پنجم [25] جو کہ دم آشنائی کا مارے غیر ہے جب تک
کہ غیر نہ ہو یار نہ ہو ٭ رموز بست و ششم [26] جو کہ حضوری رکھے مطلقاً دور ہے جب تک دو

نہو حضور نہ کہین رموز بست و ہفتم جوکہ خلق کو بے خالق دیکھے اوسکو محقق نہ کہین رموز بست و ہشتم جوکہ خدا تعالی کو اندر اپنے جانے مشرک ہی و اگر اپنے باہر جانے مردود ہی ❊ رموز بست و نہم جوکہ ساتھہ خدا کے مشغول ہے نفسانی رکھے جبتک کہ نفسانی نہ رہے ہرزہ کہین ❊ رموز سی ام جوکہ قدم واسطے تلاش کی رکھے واہم ہے جب تک اوپر مطلوب کی نہ پہونچی قایم نہ کہین رموز سی و یکم جوکہ مراد رکھے نامراد ہے جب تک نامراد نہو مراد کو نہ پہونچے ❊ رموز سی و دوم ایک مرد ایک مدت تک آپکو بیخود پہچانتا تھا جو خدا کو پہچانا کچھہ نپایا ❊ رموز سی و سوم طالب سالہا حق تعالی کی طلب مین تھا جب کہ حق تعالی کو شناخت کیا اوسکا نام لینا غیرت آیا ❊ رموز سی و چہارم جو آپ سے گیا مین کفر کیا مین اور جو آپ مین آیا شرک دیکھا مینے ❊ رموز سی و پنجم جو بینا تھا مین کچھہ ندیکھا مین نے اور جب کہ نابینا ہوا مین بینا ہوا مین ❊ رموز سی و ششم اے جان میری خواب سے جو کچھہ کہ یقین کرتا تہا مین احول تہا مین جو یقین سی ہوا مین اور گیا مین راست ہوا مین ❊ رموز سی و ہفتم جوکہ خدا کی ساتھہ ہستی رکھی اگرچہ گم نام ہی ہستی نہ رکھی ہمارا مست نہ ہو ہستی سی مست ہو ❊ رموز سی و ہشتم ایجان میری جوکہ خواب سی بیدار نہین ہے وہی یار ہے جوکہ رکھے اغیار ہی ❊ رموز سی و نہم وہ کوئی شخص کہ خانقاہ انا الحق مین بیٹھا ہی اوسکے اوپر انکشاف نامرادی کا سنت ہے ❊ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى کی مراد پاوے ❊ رموز چہلم اے عزیز سنو کہ شرک سہ نوع کا ہے شرک جلی و خفی و اخفا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ شرک جلی ہے و الا اللہ شرک خفی ہے و اللہ شرک اخفی ہے جوکہ جلی ہے شرک ناسوتی ہی اور جوکہ خفی ہے شرک ملکوتی ہے اور جوکہ اخفی ہے شرک جبروتی ہے اور مومن حقیقی لاہوت مین ہوتا ہے ❊ رموز چہل و یکم بندگی و بندہ ہونی مین بندہ وہ ہے کہ بندسی آپ توڑاوے ابیات نہ او در بند کسے باشد ❊ نہ کس در بندوی باشد ❊ ہمیشہ فرد خود باشد ❊ اگر او مرد خود باشد ❊ نخواہد از کسے چیزے بسوزاند تمنا را ❊ در انوقتی بود بندہ اگر راند تمنا را ❊ لیکن بندہ کو اپنی بندگی سی کام ہے نہ کہ چون و چرا درکار ہے جو کچھہ ہوتا ہے اوسکے اوپر گذرا ہے اور جو کچھہ ہوا اوسپر راضی ہوا و جو کچھہ ہوگا اوسپر نازی ہو و الا تمنا آزار ہے اور اوس مین سوزی و سازی ہوا اوس وقت بندگی بندہ کی درست آوے معنی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم کے اوسپر دکھلائی دین ❊ رموز چہل و دوم در بیان عشق جان کہ مراد عشق سے وہ ہے کہ عاشق و معشوق اوس کا ہے وجود درمیان بہانہ کی ہے بیت عشق ہمون عاشق و معشوق او ❊ عرف ہمون عارف و معروف او ❊ جو کیا ہے مظہر واسطے دیکھنے اوسکے خود آئینہ

ہوا ہے خود دیکھنے والا اوسکا جیسا کہ کہا ہے المؤمن مرآت المؤمن جسنے اس مقام کو پایا
و اللہ الغنی وانتم الفقراء اوسپر ظاہر ہوئی ٭ رموز چہل وسوم دربیان موحد
جان کہ موحد وہ ہے کہ بے نام ونشان ہے اور جو با نام ہے ہمیشہ الآن کما کان ہے اور
طفولیت اوسکی برہان ہے بیت نہ بیند خودی را نہ بیند خدا ٭ نباشند وصالش نباشند
جدا ٭ اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من عرف اللہ لا یقول اللہ
سالک نے جو اس مذکور کو معلوم کرلیا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار اوسپر ظاہر ہووے
رموز چہل وچہارم دربیان نفس جان کہ نفس کا دو وجہ پر نام رکھا ہو بوجہ نفس اور انفاس
ذمیمہ کو کہیں اور وہ یہ ہے شرک وبغض ونفاق وحسرت وحسد وحرص وہوا وپندار وجاہ
وخودنمائی وہستی اسی قیاس پر ہر صفت ہوئی ہو جیساکہ حدیث نبوی اقتلوا انفسکم
بسیوف المجاہدات والمخالفات کہ کہا ہے من قتل نفسہ عن فانا دیتہ ٭ سالک
جو اس مقام کو دریافت کرلے ٭ ونہی النفس عن الہوا فان الجنۃ ہی الماوی ٭ اوسکو دکہلائی دے
دوجہی نفسی نفس کو کہتے ہیں جیسا کہ نفس پیدا از نفس ہے پس جو کچھ کہ نفس سے آوے
نفس ہو مثلاً جیسے کہ نیشکر سے نیشکر آتا ہے نہ کہ دوسرے سے کہ گندم گندم سے آتا ہے
اور اسی طرح آدم آدم سے آتا ہے علی ہذا القیاس شئے شئے سے آتی ہے نہ کہ دوسرے سے
آتی ہے وہ کہ نفس پیدا از نفس ہے جو اس مذکور کو دریافت کرلیا ٭ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ
الا بالحق ذالکم وصکم بہ لعلکم تعقلون ٭ رموز چہل وپنجم دربیان قلب
اس وجہ سے قلب کو قلب کہتے ہیں جان کہ قلب جب تک قلب بین ہے قلب سے کبہی
حاجب ہے کبہی ناظر ہے اور کبہی عاجز ہے اور کبہی شاکر ہے اور کبہی خیر ہے اور کبہی شر ہے
اور کبہی جاہل اور کبہی عالم اور کبہی بے اوسکے اور کبہی ساتھہ اوسکے اور کبہی باہر دونوں
سے جیسا کہ کہا ہے یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً ٭ سالک جو اس مذکور کو دریافت کرلے
معنی والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی والبعث بعد الموت کے اوسپر ظاہر ہوں ٭ بوجہی
دوسرے قلب کو قلب کہیں یعنی قلب احدیت قدم کے مانند محکم بند ہا ہوا ہے کہ غیرت
احدیت اپنی سے کسیکو منہ نہیں دکہلاتا ہے لیکن آپ کو جیسا کہ کہا ہے لن ترانی ٭
ہیچ ہے کہاں ڈہونڈہے اور کہاں دیکھے چنانچہ واقع ہوا ہے کہ القلوب مواعید
سالک یہ مذکور معلوم کرے معنی لا تفکر وافی ذاتہ کے اوسپر ظاہر ہوں ٭ رموز چہل وششم

دربیان روح جان کہ روح بیچون وبیچگون وبی شبہہ وبے نمون ہے بعقلی ونقلی بعقلاً ۸
جیساکہ ہرچند فکر کرتے ہین کچھہ دریافت نہین ہوتا ہے اور نقلاً شریعت مین کہا ہے کہ
بیچون وبیچگون وبے شبہہ وبے نمون ہے پس یہ صفات ذات ہے جس جگہہ کہ صفات
ذات ہو وہ بہی ذات ہو کہ حق تعالے نے حضرت میران محی الدین کو فرمایا جعلت الانسان
سرّی وانا سرّہ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت فرمائی ہے کہ اگر عوام الناس مین
کوئی نیک فہم رکھے وہ یاد سے وہم قل الروح من امر ربی ۔ اور اپنے اصحابون کو ظاہر
کہا ہے کہ الروح ہو اللہ ۔ اور وجہ دوسری سنو کہ روح وقلب ونفس بیک زبان اسم
ذات ہین کہ شیخ عطار بموجب بیت کے فرماتا ہے بیت نفس روح وعقل ودل جملہ یکست
می ندانم تا اگر اینجا شکست ۔ اور حضرت نظامی فرماتے ہین بیت اے عالم نادانی چندین
بچہ میخوانی ۔ عالم کہ مقید ست دانم کہ نمے دانی ۔ سر موی تو شد برفے در علم نحو صرفے ۔
معلوم نشد حرفے وہ علم کہ ربانی العارف ہو الذی لا یعرف اللہ سواک ۔ جو سالک
اس مقام سے واقف ہو ان اللہ خلق آدم علی صورتہ اوسپر ظاہر ہو ۔ رموز چہل و
ہفتم دربیان بہشت جان کہ بہشت یگانگی مین ہے اوس سے کہ بیگانگی سے باہر ہے
جس جگہ کہ باہر بیگانگی سے ہے تمام حال بیگانگی ہے اور اس جگہہ کام ساتھہ ایک دیکھنے اور
ایک جاننے وایک سننے اور ایک کہنا کہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہے حدیث
لیس فی الجنۃ رسول اللہ ۔ سالک جو اس مقام سید مصطفی کو صیدکرے کہ لیس فی جنۃ حور
ولا قصور ولا لبن ولا عسل ضاحکا جو کہ اس مقام پر پہونچے اوسکو ابد الابد بہشت ہے
آخر کیا ہوگا اب بہشت مین ہے جو سالک اس مقام کو اپنی جگہہ کرے اوسوقت آپ کو
آئینہ کے مانند دیکھے اللہ ولی الذین آمنو یخرجہم من الظلمات الی النور جب معنی
ان الذین آمنو وعملو الصالحات لہم جنات تجری من تحتہا الانہار ذالک الفوز الکبیر
کے اوس پر منکشف ہون ۔ رموز چہل وہشتم دربیان دوزخ جان کہ دوزخ
بیچ بیگانگی کے ہے اوس سے بیگانگی اور جس جگہ کہ بیگانگی ہے بیگانگی ہے کہ حق تعالے نے فرمایا ہی
انی بری مما تشرکون جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے انی بری مما تشرکون ۔ جس
کسی سے کہ اللہ تعالی بیزار ہوا اوسکو ابداً آبد دوزخ ہے آخر کیا ہوگا نعوذ باللہ منہا اب
دوزخ سے اور آگ بیگانگی جلاتی ہے کسواسطے کہ حدیث یگانگی کی نہین دیتا اس سبب سے

سیاہی آگ بیگانگی نے فراموش کیا یگانگی آگ دوزخ کو سیاہ کہتے ہین اور سیاہی آگ کی بیچ
اوسکے بیگانگی یا فتنہ ہوا پس بتحقیق معلوم کر کہ مراد بہشت سے یگانگی ہے اور مراد دوزخ
سے بیگانگی ہے قال اللہ تعالی والذین کفروا اولیٰؤھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی
الظلمات اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون **بیت** یگی را بہشت دان بیگانگی دوزخ بدان
چون شدی واقف زہر دو ہر دو را از خود بدان * اور بزرگون نے کہا ہے کہ گر کرنا اپنا اوپر اپنے
ہے جو سالک اپنی کجی سے واقف ہوا یہ نیت معلوم ہوا قال اللہ تعالی ولا تلقوا
بایدیکم الی التھلکۃ * رموز چہل و نہم ۴۹ دربیان قیامت جان کہ قیامت بمعنی اصطلاحی
ٹکڑا ہوتا ہے اور وہ ٹکڑا ہوتا کئی وجہ ہے ایک مردم ہے کہ فنا ہو جاتا ہے اور ٹکڑا ہوتا ہے
دوم ہر ساعت ہے اور وہ اوپر جاتے قلوب کے ہے کہ ہر ساعت اطراف مین قلب
قلب ہے * سوم ہر روز ہے اور وہ طلوع دن ہے کہ ہر روز طلوع کرتا ہے اور تمام
عالم کو کاروبار مین مشغول کرتا ہے چہارم ایک دن اور وہ خواہش وجود سے ہے ان چہار
وجہ سے اوپر تمام عالم کے مرکب ہے * وجہ پنجم ایک وقت ہے اور وہ جانا خودی کا ہے
جو آپ سے گیا آپکو خدا سے پایا اور پھر اپنی خودی کی طرف نہ دوڑا جیسا کہ سرور عالم نے
فرمایا ہے من مات فقد قامت قیامتہ * جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی کل من علیھا
فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اوسپر دکھلائی دین مقصود کلی بیچ وجہ پانچوین
کے ہے ماوراے اسکے جو کچھ ہے بے مقصود ہے اور قیامت بمعنی لغوی قائم ہوتا ہے
تحقیق جسوقت سے کہ حق تعالی ظاہر ہوا ہے اوسکی نہایت نہین ہے قیام اوسکا ابد الابد ہے
جیسا کہ کہا ہے **بیت** قیامت شدہ رفت آخر نخواہد آمد * باقی خیال عشق است ہر دم قیام
وارد * جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم تا آخر اوسپر ظاہر ہون
رموز پنجاہ ۵۰ دربیان دنیا جان کہ دنیا بمعنی دون ہے اور جو کہ کمینہ ہو وہ نجاست ہے
اور محبت اوسکی کثافت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب * سالک جو اس مذکور کو معلوم کرے معنی انما الحیوۃ الدنیا
لعب ولھو کی اوسکو معلوم ہون پس فرض ہے کہ اس مقام سے گذرے ایسا گذرے
کہ گذر جاوے اوسوقت معنی الصوفی ھو اللہ کی اوسکو روشن ہون * رموز پنجاہ و
یکم ۵۱ دربیان دین جان کہ دین بمعنی دین ہے اور دین بمعنی عین ہے اور ناظر ہو بعین ذی نظر ہیا

اپنے اوپر رکھے ✤ دین من نظر علی اللہ فھو محجوب عن حقیقتہ ✤ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طالب العقبی مؤنث ✤ پس طالب فرض ہے کہ اس مقام سے گذرے ایسا گذرے کہ عین گذر جاوے جو عین ہوا او سوقت الآن کما کان اوسوقت ظاہر ہو ✤

رموز پنجاہ و دوم در بیان ذکر جان کہ ذکر بمعنی یاد کرنا حق تعالی کا غفلت سے ہے کہ کہا ہے فاذکرونی اذکرکم ✤ اوسکا یاد کرنا دو نوع پر آیا ایک معنی دوم لفظ پس ذکر لفظی محروم سر سے ہے جیسا کہ کہا ہے من یقول اللہ الفاظ ذاکر لفظ ✤ معنی محروم اسرار سے ہے اور نا محروم سر سے ہے کہ کہا ہے ✤ من یقول اللہ ✤ معنی فھو محروم عن سرہ لا ھو مبشر ✤ جیسا کہ کہا ہے ✤ لو کان المذکر فھو مؤنث لا ھو مذکر و لو کان المذکر فھو مذکر ✤ پس معلوم ہوا کہ یاد کرنے سے یاد کرنا ہے نہ کہ دستار پیچ گردن ✤ بلکہ ہاتھ گردن سے تحقیق دور ہونا بیگانگی کا طالب نے جو اس مذکور کو دریافت کر لیا معنی اذکر ربک اذا نسیت کی اوسپر معلوم ہوں ✤

رموز پنجاہ و سوم در بیان فکر فکر بمعنی دریافت ہے دریافت کرنا اوس دریا وطن کا جو دریا وطن کا دریافت کر لیا موتی پایا مراد دُر سے وجود ہے اور مراد دریا سے موجود ہے طالب جسوقت دریا مین غوطہ مارے اوسوقت موتی پاوے **بیت** عجب دریا کہ در وے ہست دُر پنہان ✤ عجب دُرے کہ سبے دریا نہان شد ✤ جیسا کہ کہا ہے الانسان سری و انا سرہ ✤ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی الا نجدین والھدین اثنتین کی اوسپر ظاہر ہوں ✤

رموز پنجاہ و چہارم در بیان تلاوت کلام اللہ جان کہ تلاوت کلام اللہ کی سنت ہے اور دریافت کرنا اوسکا فرض ہے اور دریافت کرنا اوسکا کیا ہے یعنی تامل اوپر ظاہر کرنے اور اوس سے واقف ہونے کا تحقیق بیچ تامل کے ظہور اشارت کا ہے اور اوسکے پڑھنے مین عبارت ہے اور جس جگہ کہ عبارت ہے حجاب اشارت سے ہے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الحافظ کالاعمی جس جگہ کہ اشارت ہے بصارت ہے اور جس جگہ کہ بصارت ہے حاضر ہے و رو برو ناظر ہے چنانچہ قاسم انوار فرماتا ہے **بیت** درہمہ جا از ہمہ روے تو در جلوہ گریست ✤ مصحف روے ترا از ہمہ رو میخوانم ✤ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل العبادۃ تلاوۃ القرآن ✤ طالب جو اس مذکور کو دریافت کر لے گویا خزانہ غیب کا دریافت کیا اوسوقت معنی اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم کی اوسپر ظاہر ہوں ✤

رموز پنجاہ و پنجم اے عزیز بنا کلام اللہ

تیس حروف ہے اور شروع اوسکا الف اور آخر اوسکا یا اور کچھہ جانتا ہے تو کہ کون تھا اور
کون ہے تو اور کہان تھا اور کہان سے آیا یعنی آپ کو دیکھہ کہ احد و عشر ہے تو پاکہ اس سے
بھی گذر کہ دوئی نہ رہے ؛ رموز پنجاہ و ششم دربیان علم بمعنی جاننا مطلق جیسا کہ اس
باب مین ایک بزرگ کہتا ہے بیت آن شاہد لاہوتی در کسوت انسانی ہست ؛ انسان ہمان
شخص زان شان نظری کن ؛ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
نوم العالم افضل من عبادۃ الجاہل جو طالب کہ اس علم کو تحصیل کرے اوسکو عالم العلما
کہین العلم نقطہ اوسکو ہے اور کمال اوسکا وہ ہے کہ ذات اوسکی سے اور مطلق سے بی مطلق
ہو جیسا کہ حضرت میران محی الدین نے رب العالمین مین سوال کیا کہ یا رب ما علم العلم ؛
جواب آیا کہ یا غوث الاعظم علم العلم ہو الجہل عن العلم ؛ جو سالک اس مقام کو پاوے
اوسوقت معنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ اوسپر منکشف ہون ؛
وہ اللہ ہے ایسا اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ جاننے والا غیب کا اور حاضر کا ہے [12]
رموز پنجاہ و ہفتم دربیان حلم جان کہ حلم بمعنی سلیم ہونا ہے ایسا سلیم ہونا جیسا کہ
پانی بیچ پانی کے ایسا کہ تھوڑا اوس سے گرم کرین اور تھوڑا خشک پھر دونو کو ایک جگہہ
کرین نہ گرم خشک سے بھاگتا ہے اور نہ خشک گرم سے بھاگتا ہے اور دوسرے ہزار
کوچہ پاک و ناپاک سے آتا ہے اور کوچہ اسلام و کفر سے دریا مین جاتا ہے اور کچھہ تمیز نہین
ہو سکتا ہے کہ وہی ہے یا کہ دریا سے ہے جو کہ ایسا ہو وہ دریا ہوا اوسوقت معنے
ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیٔ علیم کے اوسکو معلوم ہووین ؛
رموز پنجاہ و ہشتم دربیان خلق و خالق جان کہ خلق خالق سے ہے جیسے کہ
موج دریا سے طالب جبکہ ان دونون کو تلاش کرے پانی پاوے کہ کہا ہے التنفوظیہ لامم
اللہ تعالی ؛ جسوقت کہ طالب اس مذکور کو دریافت کرے معنی تخلقو باخلاق اللہ
اوسوقت معلوم کرے ؛ رموز پنجاہ و نہم دربیان خلق یعنی علم سے خلق نہ کہ خلق
سے تمام انبیا و اولیا بیچ خلق کے ہوئے ہین جیسا کہ کہا ہے یا احمد آدم علی ذکری یا رب
کیف آدم علی ذکرک انماک من الناس ہر سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے اوسوقت
معنی انا الموجود فاطلبنی تجدنی سے واقف ہو ؛ رموز شصتم دربیان خاموش
جان کہ خاموش وہ ہے کہ کوئی دم بیفایدہ نگذارے اور آپ کو میانہ رکھے یعنی آپ سے
کچھہ نکہے اور جو کچھہ کہ کہے اوسی سے کہے کہ کہا ہے من سکت سلم ومن سلم نجا ومن نجا افلح

الجنتہ ؛ ہر سالک کہ اس مذکور سے وقفیت حاصل کرے خزانہ حق معلوم کرے اوسوقت معنی
ان اللہ علی کل شئی کلیم ؛ کے اوسپر منکشف ہوں ؛ رموز شصت و یکم[۶۱] دربیان
قناعت قناعت وہ ہے کہ بے وجود بیٹھے نہ کہ یاد وجود مین بیٹھے مراد بے وجود سے وہی
کہ آپ درمیان بہانہ کے ہے جو کچھ کہ ہے وہ ہے کہ کہا ہے القناعتہ کنز الایفنی ابداً ؛
جو کوئی اس مذکور کو معلوم کرے اوسوقت معنی ان اللہ یحب المتقین کی اوسپر ظاہر ہوں
رموز شصت و دوم[۶۲] دربیان حجرہ مین بیٹھنے کے جان کہ حجرہ مین بیٹھنا وہی ہے
کہ آپ سے ہجر کرے نہ کہ آپکو چہار دیواری مین حبس کرے جیسا کہ کہا ہے من حبس فی
اربعین معک کالطیر فی القفس ہر سالک کہ اس مذکور کو معلوم کرے معنی ونفخت فیہ
من روحی اوسپر ظاہر ہو ؛ رموز شصت و سوم[۶۳] دربیان تسبیح جان کہ تسبیح وہ ہے
کہ دانہ ہای چوب سے بنائی جاتی ہے باسم اللہ اللہ بلکہ تسبیح وہ ہے کہ تمام مظہر کو جانے
اللہ اللہ چنانچہ ایک چوب سے صد دانہ طالب اوسوقت ہو کہ بناوے جیسا کہ ایک
بزرگ نے کہا ہے بیت کہ بچشمان دل مبین جز دوست ؛ ہرچہ بینی بدانکہ مظہر اوست ؛
من تعلم حرفاً مولا ؛ جو طالب کہ اس مذکور کو یاوے اوسوقت معنی افلا ینظرون الی
الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض
کیف سطحت فذکر انما انت مذکر ؛ کی اوسکو ظاہر ہوں ؛ رموز شصت و چہارم[۶۴]
دربیان مراقبہ قرب ہوتا ہے کہ تمام حال مین وہی ہے نہ کہ سر مانند فکر زدون کے
ڈالے کہ کہا ہے من تقرب الی شبراً تقربت الیہ ذراعاً ؛ جب کہ سالک اس مقام پر
پہونچے اوس وقت معنی لی مع اللہ وقت لایسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل ؛
کے اوسکو معلوم ہوں ؛ رموز شصت و پنجم[۶۵] دربیان مجاہدہ یعنی جہد کرنا اپنے نفس
کے ساتھ جان کہ جہد وہ ہے کہ کچھ نکرے اور اگر کرتا ہے وہ جہد نہیں ہے فریب نفس
ہے جیسا کہ کہا ہے الاختیار شوم ؛ جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے اوسوقت معنی
ما صنع اللہ فہو اخیر ؛ کی اوسپر منکشف ہووین ؛ رموز شصت و ششم[۶۶] دربیان مشاہدہ
یعنی روبرو ہونا جان کہ روبرو ہونا وہ ہے کہ آپ درمیان بہانہ کے ہے اور تمام جہان
عین العیان ہے جیسا کہ کہا ہے الم ذالک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین
یؤمنون بالغیب کے اوسکو وقفیت ہو ؛ رموز شصت و ہفتم[۶۷] دربیان تقوے

یعنی پرہیز کرنا وہ ہی کہ اپنی خودی سے پرہیز کرے نہ کہ آب وطعام سے پرہیز کرنا تحقیق جو کہ آب وطعام سے پرہیز کرے وہ پرہیز ہے جیسا کہ کہا ہے من تزہد بغیر علم فقد مات کافرؐ او مجنونؐ ؛ جو کہ آپ سے پرہیز کرنیوالا ہی وہ پرہیز ہے کہ العلماء ورثة الانبیاء ؛ جبکہ سالک اس مقام پر پہونچے حقیقت اللہ کی صبید کرے اوسوقت معنی ان اللہ علیم بذات الصدور کی اوسکو معلوم ہو **رموز شصت و ہشتم ۶۸ دربیان صلاحیت** جان کہ صلاحیت وہ ہے کہ آپ سے روان ہی بے اضافت دوان ہے مانند پانی کی پانیمین بیچ دریائے وحدت کے روان ہے **بیت** صلاحیت ہمان باشد کہ باحق ہر زمان باشد ؛ نباشد بے خدا ہرگز ہمیشہ باخدا باشد ؛ اور کہا ہے من یقول الاضافت فی ذات المطلق فہو عاصی لا ہو صالح ؛ جو سالک اس مقام پر پہونچے خم وحدت سے شراب طہور اپیوے جب معنی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادة ربہ احداً ؛ اوسپر ظاہر ہوں **رموز شصت و نہم ۶۹ دربیان ہمت** جان کہ ہمت وہ کہ دونو جہان سے مستغنی ہووے تارک ایمان و بے ایمان کا ہے اور فارغ نفس شیطان سے ہے اور صابر سبحان سے ہے و رحمان **بیت** ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد ؛ ہمچو خورشید از بلندی فرد شد ؛ اور کہا ہے کہ صاحب الہمت مستغنی عن الکل سالک جو اس مقام پر پہونچے معنی اذا اتم الفقر افہو اللہ کے اوسکو معلوم ہوں ؛ **رموز ہفتادم ۷۰ دربیان مسکنت** مسکنت وہی کہ تمام مقامات و کرامات سے سکونت کرے کسی وقت اور کسی جگہہ کو رجوع نکرے **بیت** غیر صد بیچارگی گر دست آید مرد را ؛ آتش بان عشق را سوز و تمنا مرد را ؛ کہ کہا ہی اللہم احینی مسکیناً واتمنی مسکیناً واحشرنی فی زمرة المساکین جو سالک اس مقام پر پہونچے اور ہستی اپنی سے نیستی کو مارے اوسوقت معنی موتوا قبل ان تموتوا کی اوسپر ظاہر ہوں ؛ **رموز ہفتاد و یکم ۷۱ دربیان رضا** جان کہ رضا وہ ہے کہ بیچ تمام حال کے خدا سے راضی ہو یعنی ساتھہ خدا کے راضی ہو اور ساتھہ اپنی ناز کرے نیاز ہی ہو **بیت** ناز و نیاز سے باخودی کردن تماشا خوشتر ست ؛ ہر کہ داند او تماشا دیجا او خوشتر ست ؛ اور یہہ بھی کہا ہے کہ الاخلاص بناء الایمان جو سالک اس مقام پر پہونچے پھر ایمان جانے اوسوقت معنی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی اوسکو معلوم ہوں **رموز ہفتاد و دوم ۷۲ دربیان ایمان** جان کہ ایمان وہ ہی کہ آپ سے بی نشان ہے اور بیچ تمام حال کے ناظر ساتھہ سبحان کے ہے جیسا کہ کہا ہی سبحانی ما اعظم شانی جو طالب اس مقام پر پہونچے شراب طہور کی خم وحدت سے پیوے اوسوقت معنی سبحان الملک الذی لا ینام ولا یموت کی اوسپر ظاہر ہوں ؛ **رموز ہفتاد و سوم ۷۳ دربیان اخلاص** جاننا چاہیے کہ اخلاص وہ ہے کہ آپ سے

خلاص ہے جیسا کہ برف بیچ پانی کے بیت اگر مرد واقف بود بیرو جود ٭ نگوید خدا را نگوید وجود ٭
اور یہ بھی کہا ہے کہ سیر و اثق المفردون جو سالک اس مقام پر پہونچے اوس وقت معنی من عرف
اللہ کل لسانہ کی اوسپر ظاہر ہوئی ٭ رموز ہفتاد و چہارم در بیان استقامت بمعنی قرار
کرنے کہ اس باب مین کہا ہے الاستقامۃ فوق الکرامۃ جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے
اوسوقت سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فہدی والذی اخرج المرعی
فجعلہ غثاء احوی اوسپر ظاہر ہوئی ٭ رموز ہفتاد و پنجم در بیان توبہ جان کہ توبہ
وہ ہے کہ اپنے اختیار سے توبہ کرے بلکہ جو کچھہ گذرا اوسکے اوپر افسوس اور جو کہ کرتا ہے اوسپر کوشش
نکرے اندر اور باہر حق پوشش کا کرے جیسا کہ کہا ہے من ترک ذرۃ مما نہی اللہ تعالی خیر
من عبادۃ الثقلین جو کہ اس مقام پر پہونچے پھل درخت طوبی کا چکھے اوسوقت معنی ان للمتقین مفازا
حدائق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دہاقا لا یسمعون فیہا لغوا ولا کذابا جزاء من ربک عطاء
حسابا رب السموات والارض وما بینہما الرحمن لا یملکون منہ خطابا ٭ اوسپر ظاہر ہوئی رموز
ہفتاد و ششم در بیان شکر و شاکر ہونے کے جان کہ شکر وہ ہے کہ اوس سے
شکر کرے نہ شکر شکر سے یعنی دل مین ایک جاوے اور زبان سے ثنا پڑہے جانا ان ساتھہ جانان
کے جان ساتھہ جسم کے جانے ایسی ہی مقصود معنی ساتھہ لفظ کے پڑہے اور جو بغور تلاش کرے یہ کہ
ایک جانے اوسکو ثنا گر کہین جیسا کہ کہا ہے یا عبادی انا اقرب الیک منک ٭ جو شاکر اس جگہہ
شکر بجالا کر آپ کو بجالاوے اوس وقت معنی نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی اوسپر ظاہر ہوئی ٭
رموز ہفتاد و ہفتم در بیان صبر و صابر ہونے کے جان کہ صبر وہ ہے کہ اوس سے
صبر کرے نہ کہ دونون کو آپ مین دیکھے اور آپکو ایسی ہے بیچ وجود کے نزدیک جانکر رو برو بیٹھے
ایک اوسکی مرد یک مین رہتا ہے اور دوسرا بیچ مردہا لک نیکی والعالم مرات العارف جو کوئی
اس صبر کو بجالاوے اوسی کو صابر کہتے ہین کہ کہا ہے کل نفس واحد اوسوقت یا ایتہا النفس المطمئنۃ
ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے معنی اوسپر ظاہر ہوئی ٭
رموز ہفتاد و ہشتم در بیان توکل و متوکل ہونے کے جان کہ توکل وہ ہے کہ
مالک سے توکل کرے نہ کہ ملک و نصیب سے توکل کرے نہ کہ کسب سے جو کوئی کہ ملک و
ملک سے توکل کرے اوسکو متوکل کہین ورنہ متاکل و متاکل رعیت نفس ہے نہ کہ صاحب
نفس ہے اور کہا ہے کن فی الدنیا کانک غریب او کعابری سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور

جوکہ ایسا متوکل ہو وہ کلام کہ حق تعالے نے حضرت میران محی الدین سے کہا ہے اوسکو ظاہر ہوا وہ
کلام یہہ ہے قال لی عباد سوے النبیین والمرسلین لا یطلع علی ان ارجو الہم احد من اہل الدنیا
ولا احد من اہل الآخرۃ ولا احد من اہل النار ولا مالک ولا رضوان وما خلقتہم للجنۃ وللنار ولا للثواب
ولا للحور ولا القصور ولا لغلمان فطوبیٰ لمن آمن منہم ان لم یعرفہم ✤ رموز ہفتاد و نہم دربیان
تلقین یعنی ملاقی کرنا ساتھہ حق تعالے کے اوسکا ملاقی کرنا دو نوع پر آیا ایک یہ کہ طالب کو مشغول کرنا
ساتھہ الفاظ ملحوظ بصوم و صلواۃ و تہجد و اشراق و چاشت و فی الزوال و دوگانہ اور ہمیشہ با وضو رہنا
کہ مقصد پاوے اور طرح دوسری یہ ہے کہ طالب کو مشغول کرنا بعیان ثابتہ یعنی مقصد جیسا کہ
نہیں ہے کوئی آدمی سوائے مقصد کے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
من یرید ان یجلس مع اللہ فجعلہ مع الفقرا و من یرید ان یجلس مع الانبیاء فجلس مع العلماء
جو طالب تلقین ثانی کا فہم کرے اوسوقت معنی کان اللہ ولم یکن معہ شئی کے اوسپر ظاہر ہوں ✤
رموز ہشتادم دربیان تصوف بمعنی صاف ہونا جان کہ صاف ہونا کیا ہے کہ نہ خود رہے
نہ خدا اور نہ وصل نہ جدائی لی مع اللہ وقت لا فیہ عبد ولا رب لی مع اللہ ✤ جیسا کہ کہا ہے التصوف
حال ولا الٰہ بیان ✤ رموز ہشتاد و یکم دربیان تجرید تجرید الذی ناظر علی اللہ و حاضر
من اللہ ✤ جان کہ تجرید وہ ہوتا ہے کہ ہر طرف مولیٰ کو دیکھے اور دنیا کو نہ چاہے بس ہمیشہ مولیٰ
ناظر اوسکا ہووے کہ کہا ہے ما زاغ البصر وما طغی ✤ ہر سالک کہ اسکے معنی دریافت کرے لا الہ
الا اللہ اوسپر ظاہر ہو ✤ رموز ہشتاد و دوم دربیان تفرید جان کہ بے نام و نشان ہے
والآن کما کان ہے بیت تفرید آن باشد کہ سہو السہو خود باشد ✤ ولی چون نیک می بینید کہ
سہو السہو خود باشد ✤ اور کہا ہے التفرید الذی لا یکون ثانی الا ہو ✤ جو سالک اسکو دریافت کرے
اللہ اوسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد و سوم جس کسی کی نظر اوپر عرفان کے ہو عارفان سے نہ ہو ✤
رموز ہشتاد و چہارم جسکی نظر اوپر مراد کے ہو دریاے مراد سے جرعہ نہ چکہا ہو ✤ رموز
ہشتاد و پنجم جو کہ منظور ناظر ہو حقیقت اوسکی سے اندہا ہو ✤ رموز ہشتاد و ششم
جو کہ علم سے بی بہو نہو علم نہیں ✤ رموز ہشتاد و ہفتم ہر عاشق کی کہ نظر عشق پر ہوا ابھی
بکمالیت عشق نہ پہونچا ہو ✤ رموز ہشتاد و ہشتم واصل کو ساتھہ حقیقت کے کوئی گذر نہیں
ہے ✤ رموز ہشتاد و نہم یافت اسکی وہ ہے کہ بے یافت ہو ✤ رموز نود جس کسی کی نظر
اوپر رویت کے ہو اندہا ہے اور بینا اوسوقت ہو کہ نابینا ہو ✤ رموز نود و یکم جو کہ دیکھنے سے

آنکھہ بند رکھے آپکو کلفت سے باز رکھے ؛ رموز نود و دوم ۹۲ نفی و اثبات وجود یہی ہو وجود سے جاوی کچھہ نرہے ؛ رموز نود و سوم ۹۳ خلق کو ساتھہ خلق کے دیکھنا شرک ہے اور خالق جاننا شرک ہے اور خلاص وہ ہے کہ بے شرک ہووے ؛ رموز نود و چہارم ۹۴ جو کہ ڈہونڈے بناوے ؛ رموز نود و پنجم ۹۵ جو کہ سکے بچانے ؛ رموز نود و ششم ۹۶ جو کوئی دوڑے نہ پہونچے ؛ رموز نود و ہفتم ۹۷ جو طالب مطلوب ہو مطلوب سے ہو ؛ رموز نود و ہشتم ۹۸ جو سالک منزل پہونچے منزل نہ دیکھے ؛ رموز نود و نہم ۹۹ جو یقین ساتھہ کمال کے پہونچے بے یقین ہو ؛ رموز صدم ۱۰۰ جو ایمان مسلم مضبوط ہو ایمان سے پھرے ؛ رموز صد و یکم ۱۰۱ ایک بزرگ نے ساتھہ سپاہی کے ملاقات کی اور پوچھا کہ اے سپاہی کہانسی کمان تک ہو گئی اور کہانتک پہونچی اوسنے جواب مین کہا کہ جو ملک عدم سے باہر آئی ہین بیچ ولایت لاکی پہونچی مین اور کتنی کچہری مین پھر بیچ ملک لاسکے آئی ہین

اختتام کتاب

یاالٰہی بطفیل اپنے حبیب نبی کریم کے اس رسالہ کو مقبول فرما کر مجکو اور اسکے ناظرین کو اس سی بہرہ مند فرما یا اللہ تو غفور رحیم ہے مین سرتاپا گنہگار ہون مجکو اور میرے فرزندان اور خویش و اقارب کو دنین مین باآبرو رکھیو اور بروز قیامت نامۂ اعمال دست راست مین دیجیو آمین یارب العالمین

منقبت بجناب حضرت رسول مقبول صلعم

محمد تو نور خدا ہی جہان ہے
گذر کر کے یکدم مین جنت آسمان کو
دلی جامہ تیری مین تقلید کی تھی
پیغمبر ہی او رسل بہت ہین
تو لیکن طہ حبیب الٰہ
یہہ ہی عرض میری نبی الکریم
نہین ہا خدا ہی نہ حامی کوئی ہی
مین امتی ہین تیری گنہگار ہونگا
ملادی خدا سی بچا آفتون سے

یہہ سب نور ہی تیرے کون و مکان ہے
عرش پر تو پہونچا جہان لامکان ہے
جہان تھا تو پہلے وہان کل وہان ہے
ولیکن یہہ رتبہ کسیکو کہان ہے
خدا کی خدائی مین یکتا نشان ہے
کہو یا تو امت کا پیارا سہا ہے
مگر مجھہ پہ مجھے کشادہ دہان ہے
بچالے تو لا آلہ تیری امان ہے
مجھے نفس ہر دم ستاوی یہان ہے

سراپا ہی تو نور اوس صمدیت کا
فرشتون کی جس جا پہ پر ہو سوختہ ان
یہہ اسرار مخفی اسے کون پہونچے
سبہی مشغر کو تکنے ہین تجھہ پار رو کے
لکھون نعت کیا مین کہ بیحد ہی تو
میری ناو ٹوٹی پڑی منجدہار
مین تنہا غریبا و طوفان ہین
لگا پار مجکو تو محبوب رب ہے
گنہگار امت کو اسطرح بیچلے

یہہ ظاہر عیان ہی کہ سایہ کہان ہے
بشر کی یہہ امکان طاقت کہان ہے
فنا ذات حق مین شہنشہ جہان ہے
تو محبوب رب ہے شفیع بیگمان ہے
زبان قلم مین یہہ طاقت کہان ہے
شب تیرہ ہی اور بہنور بیچ ہان ہے
یہہ دریا عمیق او کنارہ کہان ہے
سوا تیری میرا ٹہکانا کہان ہے
ہم بچون جا ہو شیر نگران ہے

پڑا در پے آ تیری گنہگار زردار | شرم با نہ کہی کی تجھی تو ہاں ہے

ناظرین پر تمکین سے التجا کرتا ہوں کہ اسمیں جسجگہ بھے قصور دیکھیں قلم اصلاح سے زینت بخشیں اور اس عاصی پر معاصی کو بدعای خیر یاد کریں تا کہ باعث میری مغفرت کا ہو

قطعہ تاریخ از نتایج افکار منشی سکھہ لال صاحب متخلص بآہ سکنہ رام پور رومیلکھنڈ

خان زردار خان چہ خوش مرد است
پیرو دین و حاجی حرمین
ہر کسی بہر او ثنا خوان است
رہبر و شاہراہ عرفان است
گفت سکھہ لال آہ تاریخش
خوب رہ بینیک خو نکو طلعت
رہبر حق چہ نسخۂ خوش ساخت
عابدان راسبیل عرفان است
نکتہ چین نکتہ دان سخندان است
بہر آن یک جہان خواہان است

١٢٩٣ھ

ایضا

رہبر حق چہ خوش مرتب ساخت
آہ راشد خیال تاریخش
خان زردار خان امیر زمان
بہر آن نسخۂ پسند جہان
رمز دان طریق عرفان است
ہاتفی گفت از رہ الہام
پیرو دین و رہبر و ایمان
قبلۂ فیض و کعبۂ ایقان

١٢٩٣ھ

ایضا

رہبر حق ساخت چون زردار خان
با کمال فکر از طبع رسا
ہاتفی گفت از سر کاخ برین
آہ شد آن نسخۂ مقبول خلق
آفرین زردار خان را مرحبا
بہر تاریخش خیال آمد مرا

١٢٩٣ھ

تمام شد رہبر راہ حق

بعونِ صانعِ مکین و مکان و فضلِ خلاقِ زمین و زمان

مثنوی نادر الوجود محتوی بر مطالب اہل تصوف ارباب عرفان و یقین مسمی بہ

تحفۃ العاشقین

از انکشاف طبع روشن صاحب کرامات حضرت محمد عبدالصمد معروف بہ شاہ زیست خان مرحوم مغفور

در مطبع نامی منشی نول کشور بطبع مزین و مقبول جہان شد

بسم الله الرحمن الرحیم

حمدِ نامحدود و درود نامعدود معبودی را سزا است که جان عارفان را گلزار عرفان ساخت و شجرهٔ طیبهٔ
شریعت و طریقت را بمودای اصلها فی الارض و فرعها فی السماء سر باوج کمال افراخت دردمندانش
بترنم این رباعی پرداخته رباعی عشق ست که آن مغز دل و جان من ست ٭ برگ من و عیش من و سامان منست
رمزیکه توانم بستایش گفتن ٭ این ست که دردمن و درمان من ست ٭ و روح عاشقانش باین ترانه درساخته
رباعی نی جاه و جلال کبریا میخواهیم ٭ نی درد ترا هیچ دوا میخواهیم ٭ هرکس زدر تو مطلبی میخواهد ٭ ما خسته
دلان ز تو ترا میخواهیم ٭ جمالکش را در هر ذره جلوهٔ دیگر ست و نور ذاتش را همه اشیاء مظهر بیت
ناقص و کامل مبین اندر جهان ٭ مظهرش هر جزو هر کل میشود ٭ و تحیات وافیات و صلوات زاکیات
محمودی را که ذات کامل الصفاتش نور الانوار ست و بهترین مظاهر پروردگار ٭ سینهٔ پاکان از تربیت
هدایتش معدنِ نور الهی و دل سالکان بتائید ارشادش مخزن اسرار کماهی ٭ و رحمت رضوان حضرت
ایزد منان بر آل و اصحاب والا شانش که پروانهٔ جمال با کمال اویند و متادب بآداب خصال او اما بعد
می گوید پشت بدیوار زاویهٔ خمول ضراعت و خاکساری مجمع نقصهای بیحد و عد محمد عبد الصمد عفا عنه
الاحد که من شکسته بال سرگشته بال مدتی مدید و زمانی بعید بمقتضای این بیت ؎ شو همدم پروانه تا
سوختن آموزی ٭ با سوختگان بنشین شاید که تو هم سوزی ٭ پروانهٔ شمع دلان و سوختهٔ وادی طلب

صحبت کیمیا خاصیت سیماب حاصلان بودم و مبدم سینہ بریان و دیدہ گریان در صحرای طلب پویان و صحبت کیمیا خاصیت سیماب
حاصلان بودم دمبدم سینہ بریان و دیدہ گریان در صحرای طلب پویان ، تا اینکہ بگوش دلم خبر رسید
دلان جویان نہ دل را ازین کار صبرے نہ از سمای فیض صاحبدلی بارش ابرے ، تا اینکہ بگوش دلم خبر رسید
کہ مطلوب تو حاصل نتواند شد الّا از افادات و افاضات رہنمای سالکین قدوۃ العارفین مخزن اسرار کماہی
مطلع انوار الٰہی ہادی منازل طریقت بدرقۂ مراحل حقیقت شاہباز اوج تجرید عنقای قاف تفرید برگزیدۂ
اہل دل امام رہروان بمنزل واصل سر حلقۂ عاشقان دلفگار حضرت شاہ نامدار کہ اکسیر سیماب دلان
ہمگی اضطراب اند و رونق بخش سرزمین پنجاب بمجرد شنیدن اینخبر شوق اثر حالم برنگی دیگر و شوقم بیشتر از بیشتر
گردید و دلم بر عزم جازم شد و در غایت شوق باین قطعۂ مترنم قطعہ آتش عشق گو کہ از اثرش
عقل آتش بدفتر اندازد

گو عقاب جنون کہ از شہپرش
مرغ ادراک شہپر اندازد
دلم از زہد درگذشت و کنون
طرح طور قلندر اندازد
لشکر آراست نفس کافرکیش
تا بمشکلم لنگر اندازد
مستی عشق گو کہ از اثرش
عقل دستار از سر اندازد
نفسی گر بہ جسم مردہ زند
نعرہ اش قصر قیصر اندازد
وقت آن شد کہ از کرم نظری
بر دل و جان مضطر اندازد
واصف این رہ است کہ در قدمش
تحفہ دلبس محقر اندازد

مستی شور گو کہ نعرۂ من
واعظان را ز منبر اندازد
عمر می گو کہ داد روح دہد
سر نفس ستمگر اندازد
گو علی تا بقتل این کفار
شور اللہ اکبر اندازد
یارب آن شاہ نامداری ہست
کہ دمش جان بہ پیکر اندازد
نعرۂ ہو اگر زند در دل
گنبد چرخ اخضر اندازد
وقت آن شد کہ بر دل مردہ
نفس روح پرور اندازد
یعنی این تنگ ہست در پایش
از تہی مایگی سر اندازد

در راہ آن مطلوب عاشقان دویدم و از حصول خدمت سعادت آیتش بمقصود دل رسیدم از انجا
کہ طبع من بر شیوۂ از خود رمیدگان مستانہ و متوحش از خویش و بیگانہ بود و از صحبت خلق تجرد و از بار
و اغیار تفرد میجستم تعلیم و ارشاد را با من کاری و اندیشۂ اخذ بیعت را در دلم باری نبود آنجناب بوجہی
از وجوہ در دلم ریختند کہ بہ تعلیم آنچہ درست چرا نمی کوشی و از طالبان صداقت کیش ارادت اندیش
چشم التفات چرا میپوشی در اشاعت این امر مجد باش و بر فیض مبدء فیاض معتمد بمقتضای
وجوب اطاعت امر خود را بکار اہل ارادت مصروف ساختم و طور قلندری و شیوۂ آزادی برانداختم
و خواستم کہ برای یاران و محبان چیزے از آداب طریقت بر زبان آرم و بطرز مثنوی بیان نمایم و
بہ تبئین آنچہ از ضروریات ست گرایم تا دوستان را یادگار و اہل شوق را معین و دستیار باشد و این مثنوی
را تحفۃ العاشقین نام نہادم و برای قبول دست دعا گشادم و امید کہ صاحبدلان معنی بین و
بزرگان کرم آئین چشم بر الفاظ و قوافی نگشایند و نظر عنایت مظہر معنی نمایند باللہ التوفیق
وبیدہ ازمۃ التحقیق

آغاز مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستگیری کیجیو میرے خدا / ناکوئی دم ہوں میں تجہ سے جدا
ہو زبان پر فکر دل میں ہو حضور / ماسوی تیری نہ ہو سب سے نفور
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور / بی جہت بی کیف مجھکو ای غفور
نور وحدت کر دی مجھپر آشکار / بس یہی ہی یہ دعا پروردگار
دمبدم ہوتا رہوں تجہ پر فدا / آرزو تجہ سی یہی ہی ای خدا
بی حضور دل نلوں میں تیرا نام / جبکہ لوں میں ہو حضور دل تمام
التجا کس سی کروں تیری سوا / کون برلادیگا میرا مدعا
یہہ دعا عاجز کی ہی کیجو قبول / از برای آل و اصحاب رسول

بیان وحدت و گفتن انا در ولولۂ اول سلوک

ماسوی تیری ہوں فانی سب خیال / یان تلک ہستی کا رہنا ہی محال
جس پہ ظاہر راز لاہو ای عزیز / پھر کہان اثبات کا اوسکو تمیز
لا و الا سی یہی ہے نیز دیگر [?] / پر نہیں تجھکو خبر ای بیخبر
کیونکہ ہی یہ خود پسندی عشق کی / یہ نہیں ہی بات وانکی جوش کی
جسکو ہو کچہ وہم ہستی کا گمان / وہ نہیں عارف ہی ہرگز ای جوان
وہم ہستی کا ہی بس ایسا حجاب / یہ نہ ٹوٹی دار بن عالی جناب
وہم کی کیا بات ہی ای بیخبر / مولوی کی قول پر کر ٹک نظر
معرفت کا جوش ہی منصور را / پر نہ نکلے لفظ انا کا زینہار
بیشک اظہار یکی ہی ہی دوئی / مدعی یا نہیں ہوتا کوئی
جسنے کی گفتار اسمیں انا الحبیب / وہ ہوا دونو جہاں سے بی نصیب
گر نہیں ہی وہم ہستی ای پسر / پھر انا سی کیا وہ تو ہی بیخبر
بلکہ اسمیں وہم ہی شرک خدا / عین جانی وہم سے ہو کر جدا
مولوی نی بلکہ اسمیں یوں لکھا / راز مخفی کل دیا سب کو بتا
جملہ معشوقست عاشق پردۂ / زندہ معشوقست عاشق مردۂ
چاہیے کرنا تجھے یان پر سکوت / یہ حدیث مصطفی سی ہی ثبوت

حدیث شریف مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا

من سکت کو دلسے پڑھ تو ای عزیز / تجہ کو تا رمز خفی پر ہو تمیز
دیکھ کیا فرماتی ہیں عالیجناب / یعنی حضرت مصطفی افصح الفصحا [?]
یعنی جسنے بند کی اپنی زبان / پاگیا اند ہونگی ہاتو نسیان [?]

حدیث شریف کَلِّمُوا النَّاسَ بِمَا یَعْرِفُوْنَ وَدَعُوْا مَا یُنْکِرُوْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّکَذَّبَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

قول اوسکی عقل پر کر ای جوان / تانہو وہ راز حق سی بدگمان
دوسرا فرمان حسن اور پاک کا / مرتبہ ہی جسکی باعث خاک کا

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ

جس پہ کھل جاتا ہی راز حق نہاں / بند ہو جاتی ہی اوسکی بس زبان
یاد رکھ اس بات کو ای جان من / خاموشی اس جا پہ ہی گویا سخن
یعنی جسپر راز حق کا ہو حضور / گفتگو سی وہ بشر از بس ہی دور
یوں کہو یا تو نکو اپنی تم [illegible] / ماسوی اپنی تو مولی سب مٹا

سر بسر ہر شی میں دیکھوں نور او
بس زیادہ تو نہ کیجو کچھ کلام
دیکھ فرماتی ہیں دانائی علوم

دیکھ اوسکو جو خستہ ہوں مثل طور
نیست تو باقی خدا ہو والسلام
مثنوی میں یعنی مولانای روم
راز حق کا گر ہی طالب ای پسر

نیست تیری رہبرو ہوں سنئے اللہ
بھید یہ ہی فہم انسانی سی دور
علم حق در علم صوفی گم شود
نیست کر ہستی کو جب ہی با خبر

جیسے پیش شمس ہوتا ہی قمر
چاہیے خاموش رہنا وہی شعور
این سخن کی باور مردم بود

دربیان انتشار دل و وسوسہ شیطان و بازداشتن از و

غیر کا دل میں نہ آنی دی خیال
یاد رکھ اس بات کو ای ہوشیار
دیکھ فرماتی ہیں یوں اہل عمل
کاشکی ہرگز نہ ہو دی نام من
نفس شیطان نے کیا ہمکو اسیر
جسکو ہم جانیں کہ ہی بیشک بلا
دام سے اسکی نہیں کوئی بچا
گر تو آگہ اس سے ہمکو ای کریم
جسکا دشمن سخت ایسا ہو لعین
گنج وحدت کا یہ مانع ہی لعین
اس سبب سے نور وحدت ہی چھپا
غور سے اس قول پر کر تو نظر

تا کہ ہووی نفس کافر پائمال
جب تلک ہی غیر کب ہو وصل یار
نفس نے ڈالا ہی دلمیں کیا خلل
تا نہ ہووی جنبش و آرام من
تو چھوڑا ہمکو ہماری دستگیر
اسمیں کرتا ہی ہمیں پھر مبتلا
ہووی گر وہ لاکھ دانا پر پھنسا
تا سمجھ لیں مکر شیطان رجیم
ماسوی تیری پناہ ہمکو نہیں
بند رکھتا ہی یہی چشم یقین
ورنہ دیکھو تو وہی ہی جا بجا
مولوی فرماتی ہیں کیا یا اخی

غیریت ہی سد انوار خدا
بہر ہی کافر بلکہ الکفر دی شعور
کاشکی ہرگز نزادی مادرم
یوں کرو مرقت حق سی تم دعا
سخت تر دشمن ہے شیطان لعین
یہ ہوا ہی انبیا سے دو بدو
کیونکہ بیٹھے مکر شیطان کو دقیق
گر کرین نیکی تو بد دیوی بلا
یا الہ العالمین بہر رسول
خود نمائی سے یہ پر ہی بد گہر
کونسا دل ہی کہ جسمیں وہ نہیں
آنچہ تو گم کردہ رہ اکثر کردہ

دور کر اسکو شتاب ای با صفا
روز و شب کہتا ہی حق سی تجکو دور
تا نکردی کشتہ نفس کافرم
تا کہ حاصل دل کا ہووی مدعا
مکر سی ہم اوسکے کچھ واقف نہیں
کیا بھلا پھر ہم ہیں اسکی روبرو
کب بچیں جبتک نہو توفیق
تا کرین کچھ بد تو کر دیوی بھلا
اس دعا کو کیجیو میری قبول
ماسوا اپنی نہیں کرتا نظر
پر نہیں ہی چشم تیری نور بین
ہست اندر تو تو خود را دیدہ

دربیان آیت نحن اقرب

پاسبانی دل کی کر تو اسقدر
عارفان حق کی یہ ہی گفتگو
سن یہ فرماتی ہیں شاہ بو علی
جب تلک تو ہی نشان و سکان
ہی یہ پردہ تجھ سے ای محبوب من
کیوں پڑا ہی دور ہو نزدیک تو
کیونکہ رہ اسکی ہی دلمیں آشکار

ماسوی حق کی نہ آوی کچھ نظر
جب تلک تو ہی نہیں ہے تو ہو
محرم راز خفی و ہم جلی
نیست کر ہستی کو تو پاوی نشان
دور کر خود کو تو دیکھی او ملتی
دل میں اسکی کر ذرا تو جستجو
دیکھ تو دلمیں ذرا ای ہوشیار

غرق بحر وحدت ایسا ہو ہمیشہ
اسکو کہتے معرفت ہیں عارفان
تا توئی کے یار گردد یار تو
کر تو پروانہ کی ہمت پر نظر
وہ تو ہو نزدیک تیرا دوش سے
گرچہ ڈھونڈا ہی عرش سے تا زمین
دیکھ لی کیا لکھتے ہیں مولوی

تا نہو پھر اپنی آن کی کچھ تمیز
وہ عیاں ہو تو تو تھا اپنی حجاب
چون نباشی یار باشد یار تو
وصل جانان ہی چلکر سر بسر
یہ عجب ہی حال نیز ای شعور
راہ حق دل کی سوا یاد نہیں
واقف ہر رمز و اسرار خفی

	ای کمان از تیرہا پرساختہ	صید نزدیکست و دورش ساختہ	

قولہ تعالی نحن اقرب الیہ من حبل الورید

نحن اقرب کو نہیں سمجھا اگر	اسلیے اس بھید سے ہی بیخبر	عقل ظاہر بین کو گر تو دیکھے دور	دیکھہ تو پھر ہر طرف اسکا ظہور
عقل جزوی عقل ظاہر ایجوان	عقل کلی عقل باطن بیگمان	عقل کلی تھی نبی ہین بس تمام	دیکھہ فرماتی ہین کیا خیر الانام

دربیان حدیث قدسی سمعہ الذی یسمع بہ

بعد فرض و واجبات ای الاقام	نفل پر جو لوگ کرتی ہین مدام	حدیث قدسی ماتقرب الی عبدی بشیء	

اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِی یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِی یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِی یَمْشِی بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِی لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِی عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رواہ البخاری

حق نی فرمایا کہ اسکے دست و پا	کان اور چشم و زبان ہوتی ہین ملا	یہ مجرد معنی لفظ حدیث	کچھ نہیں تاویل اسمین ای خبیث
یہ حدیث مصطفی ہی تیغ لا	نیست کرتی ہی دوئی کو ای فتا	یون لکہا خاصان حق نی اسکا حال	فہم کر دلمین نکر کچھ قیل و قال
بحر وحدت بین یہ سب جو ہین عیان	یہ وہ لا ئی در وحدت بیگمان	لام مین جیسے الف ای بیخبر	اسطرح کثرت مین ہی وحدت بسر
یعنی کثرت نیست ہی فی حد بقا	ہی الف جیسے نہیں ملتو تا ہی لا	لام لا الا الف ہی ایجوان	لا ہی کثرت وحدت الا بیگمان
لا فنا الا بقا ای رشت خو	ہو گی لا پھر دیکھہ جانان ہو سبو	پیر دہ الا ہی لا ای بیخبر	تو ڑا اسکو دیکھہ الا سر بسر
عین کثرت مین ہی وحدت یون نہان	جسطرح ہوتی ہی گل مین بو نہان	بس ضمیر لا ہی لا معبود غیر	ہو گئی حق بین تو ذرا کر دل کی سیر
لا کی قائل مشرکین ای دو بین	ہین مقر الا کی مومن بالیقین	اسلیئے واقع ہوا لا ای پسر	تا کہ ہووی کفر انسی دورتر
لاکو الا جانتی وہ بی نصیب	یہ تھا باعث کفر کا انکی حبیب	یعنی الا کو کیا لا سی نہان	اسقدر رہتے محو لا وہ بدگمان
جو کرے الا کو لا ای بیخبر	وہ ہی کافر ہین حق مین بیبصر	جو کرین الا سی لا کو بس نہان	وہ ہین ذات حق کی عارف بیگمان
انکی ضد ہین جو ہوا کافر ہوا	انکی ضد ہین مومن طاہر ہوا	فرق حال کافر و مغفور کا	ہی یہی فرعون او منصور کا
تہا انا فرعون سے لا کا لقا	تہا انا منصور سی لا کا فنا	دیکھہ فرمائے ہین مع لا نا یہ راز	یعنی حضرت مولوی پاک باز
گفت فرعون انا الحق گشت پست	گفت منصور انا الحق او برست	این انا را رحمت اللہ ای محب	وان انا را لعنت اللہ در عقب
زانکہ او سنگ سیہ بود این عقیق	آن عدوی نور بود و این عشیق	این انا گفت و زخود آزاد شد	وان انا گفت و زخود برباد شد
جیسے ہین مشرکین الا نہان	ویسے نزد عارفان الا عیان	جیسے نزد مشرکین لا ہی عیان	ویسے نزد عارفان الا ہی نہان
لاکو لا جانین ہین مومن ای فتا	لیکہ الا سے ہو لا کا فنا	یعنی الا کا ہی اپنے یہہ اثر	غیر الا ہے نہیں انکو خبر

مولوی نے کیا تاسف سے کہا
سنگ سے بھی ہے ترا دل سخت تر

سننے گر پتھر ہو شق تو ہی بجا
پھر بھلا ہو تجھکو کیا پتھر اثر

از چہ مہجوری و دوری ہے فلان
چشم باطن ہین نہین تیری کھلی

آہ از دست تو دارم صد فغان
پھر بھلا ہو کسطرح تجھکو حضور

دربیان درست کردن دل بموجب حدیث

دلکو کر آراستہ ای مرد دین

ماسوی اسکے نہین رہ امتین
گر نہین دل پر تری دین کا اثر

جو عمل ہے دل سے بس بہتر ہے وہ
کیسے ہون اعمال ظاہر معتبر

گر نہین دل سے تو بس ابتر ہے وہ

حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

یون ہوا فرمان حق اے ہوشمند

ماسوا دل کی نہین ہمکو پسند

ہو عمل دل سے نہین بس ہے تکلف

لکھہ گئی ہین اسپہ ایسا ہین سب سلف

حدیث شریف اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ

بلکہ فرمایا نبی نے ای دغل
ما بروں را ننگریم و قال را
صاف دل کہتی ہین اسکو با کمال
پھر کرین جو کچھہ کہ وہ سب ہی درست

جسکے دلمین ہے خلل سمین خلل
ما دروں را بنگریم و حال را
ماسوا حق کی نہو جسمین خیال
عشق حق سے وہ ہوئے چالاک و چست

دیکھہ فرماتی ہین مولانا دین
دل نہین جبتک کہ ہوتا ہو صفا
یعنے جو کچھہ ہو وہ ہو بہر خدا
ہر عبادت مین ہے پھر رنگ دگر

مومنونکو جس سے ہوتا ہے یقین
سب عبادت ہے تری اے بلہوا
غیر سے دلمین نہو چون و چرا
رنگ وہ عالم ہو جس سے بیخبر

دربیان ترجیح نماز اہل باطن بر نماز اہل ظاہر

انکی دو رکعت ہون تیری صد ہزار
آتسے کیا نسبت ہے تجھکو او ذلیل
اونکا سونا تیری بیداری سے پر
گر ہون سو وہ تو ہون شاغل ہے رب
لاکھون کافر بیشتر اس سے ہوے
دیکھہ کر یہ انبیا کا معجزا
عشق حق سے منتشر ہو جسکا حال
اشقیا را دیدہ بینا نہ بود
آپ وہ خود پر انکی تہا اونکو خیال
مغز باطن پر نکی اونکی نظر

بلکہ بہتر اس سے بہی ای نابکار
تو انیس نفس وہ حق کے خلیل
روز و شب کا فرق ہے باہمدگر
ہو اگر تو سنگ ہو ای بی ادب
انبیا کو آپ سا جانا کیے
کہتے تھے یہ سحر ہے سب ملا
یہ کہین مجنون اوسکو بد خصال
دیدن ما نیک و بد یکسان نمود
بالباس ظاہری پر دی خصال
مثل سگ کی استخوان پر کی گذر
کیونکہ علم غیب ہے علم خدا

کیونکہ تو ہی اہم خوان فی البصر
تیرا ہمدم نفس و شیطان لعین
گرسنہ ہون وہ تو ہون جبریل وار
ہین تری ہمشکل لیکن وہ عزیز
انبیا اور اولیا کو ای بیسیر
ہو کرامت جب ولی سے الغرض
راست فرماتے ہین وہ عالیجناب
ہمسری انبیا سے یہ تھا
یعنی جیسے وہ ہین ویسے ہم ہین سب
یہ نہ سمجھے دلمین اپنی بی بصر
تھی خبر ہوتا نہین ہرگز یہ دا

وہ ہین بینا ای سمی بی بصر
اونکا ہمدم نور وحدت بالیقین
ہو اگر تو مثل سگ ہو بد شعار
بی ادب ایسے ہو تو بی تمیز
کہتے تھے مجنون وہ ساحر یہ تیر
سحر سب جانا کیے یہ بی تمیز
یعنی حضرت مولوی ای فیضیاب
ہو گئی درگاہ حق سے روسیاہ
پھر کہا اسنے یا او نہیں فضل رب
نسلم باطن سے نہین ہے کچھ خبر

قولہ تعالیٰ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ

لفظ فضلنا سے علم ظن ہے بعین — ہو گئے افضال جو سب بے یقین
باوجود اسکے شقی و مرتدین — مثل اپنے اونکو جانیں بالیقین
دیکھ کیا لکھتے ہیں وہ عالی مقام — یعنی حضرت مولوی اے نیکنام
یعنی صورت میں ہوں مثل ہمدگر — فرق ہے اخلاص میں لیکن بسر

عقل کی نزدیک ہے اے دل یہ خیال — گل کا ہونا ایک ایسا بس ہے محال
مثل اپنے جو او نہیں جانے جوان — یہ شقاوت کا نشان ہے بیگمان
کار پاکان را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر
نیکیاں جو حسنات ہیں بے ادب — سیئات اونکی ہیں بیشک سبب

قوله تعالى فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ

یعنی ظالم مقتصد تم اے پسر — سابق الخیرات وہ ہیں سر بسر
ہے شرف انسان کو از علم و ادب

بے ادب ہو نفس سے تم پر وبال — یعنی غالب نفس تم پر پائمال
بے ادب ہوتی ہیں کب عالی نصیب

حدیث شریف ظُنُّوا بِالْمُؤْمِنِينَ خَيْرًا

کیا نہیں ہے یہ حدیث مصطفا — ظن مومن کا مومن سے ہے بھلا
دوستی سے اونکی جنت ہو نصیب

نفس نے لیکن کیا تمکو خراب — حشر میں دیکھو گے تم اسکا عذاب
دشمنی سے اونکے دوزخ ہو نصیب

حدیث قدسی وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ

یوں ہے فرمان حق اے خوب رو — جو لڑے اوس سے وہ محجوب زشت خو

حدیث شریف حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

دوستی اونکی ہے جنت کی کلید — یہ حدیث مصطفی ہے اے سعید
بے ادب پر فضل حق ہوتا نہیں — یاد رکھ اس بات کو اے مرد دین
کیا لکھا ہے مولوی نے وعظ میں — بے ادب کیوں ہیں سن اے ہمنشین
از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم گشت از فضل رب
اب بیان کر فرق ان دونوں کا تو — بے ادب اور با ادب کا ہو بہو
کیونکہ وہ ہے بے ادب اسکے سبب — جانتا ہے میں ہی کرتا ہوں سب
یہ نہ سمجھی بے ادب وہ بے بصر — کام وہ ہم نہیں وہ لیتے بسر
لیک کھاوے تخم مرض میں اے پسر — ستم قاتل کھاوے ہوا اے بیخبر
تخم بویا باد محنت رایگان — پھر شجر کا ذکر کیا اے نیکدان

ہمنشین ہو ایکدم گر با ادب — دیکھ کیا ہو تجلی فضل رب
بے ادب تنہا نہ وہ بے ادب — باز رکھے خلق کو از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ختم کر عاجز ادب کی گفتگو — بے ادب سنتا ہے کب اے نیک خو
فعل دونوں ایک کرتے ہیں مدام — فرق ہے میں نے نکال اے نیکنام
یعنی یہ جو دین کا کرتے ہیں کام — میں بھی کرتا ہوں ادا اوسکو تمام
یعنی جیسے ہے مرض میں یہ طعام — کھاتے ہیں جسکے ہو قوت بس تمام
بلکہ جیسے تخم ہو اچھا بھلا — پر زمین سخت میں بویا گیا
بس ہیں دل ان کے پتھر سے سخت تر — دیکھ فرماتا ہے حق اے بے خبر

قوله تعالى ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

یعنی پتھر سے زیادہ سخت ہے — دل جو تیرا دیکھ یہ بدبخت ہے

یعنی ہنہین نہرین ہین اُسنو مدام
سبح بتا ہوتا ہی کچہہ دل اثر پر
کیونکہ وہ ہی خوف واحد پر اثر
سخت دل تیرا ہی یعنی کا لحجر

تو بہی ہی کچہہ چشم تر ای نیکنام
نام حق سنتا ہی جب ای بیخبر
پر نہین تجہپر اثر کیون ای خبر
پہر بہلا ہو کس طرح تجہپر اثر

شق ہو کر آب ہو اُنسے روان
دیکہہ تو کرتے ہین یہ کو عظیم
خوفِ حق مین کچہہ نہین گر تم تا
دیکہہ فرماتی ہین یہ حضرت رسول

خوفِ حق سی پہہ گرین وہ بیگمان
تو نہین کرتا ہی کیون ای مرد سلیم
لیکہ تیری دل مین ہی ای بیشعور
گوش دل سی سن فدا ای بو الفضول

حدیث شریف وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی (ترمذی)

قلب مین جسکی قساوت ہو ہیر
جب تلک قسوت ہی تجہہ مین ای جوان
صورت سنگ گذران کر نہ بیخ
لیکہ تو ہی چشم دل سی بی بصر
یعنی روشن دین ہی انسی ای جوان
آفتاب آسمان سی ای پسر
وہ کرے ہی دور ظلمات زمین
لیکہ تو خفاش ہی ای بد شعار
جانتا ہی کون ہی وہ آفتاب
فیض اوسکا خاص ہی اک عالم ہی
عام کی حامل ہین عالم ظاہری

وہ خدا سی دور از بس دور تر
گنج وحدت کا نہو تجہپر عیان
تا یہ بینی زیر او وحدت چو گنج
نور دل ونکی سی تو ہی بیخبر
لیکہ وہ ہین چشم شپر سی نہان
آفتاب معرفت ہی تیز تر
یہ منور دل کبہی ای نازنین
آفتاب معرفت سی تجہکو عار
جسکی یہ ہی گفتگو عالی جناب
فرق اسمین مثل صبح و شام ہی
خاک کی ارباب باطن ای نبی کی
عام کو چاہی تو پڑہ لی تو کتاب

قلب قاسی تو ڑا ای مرد خدا
مولوی کی یہہ ہدایت ای پسر
فرق تجہ مین اور انہین ہی عظیم
صاف دل روشن ہین وہ ای با صفا
ہو زمین کی جسقدر نا پاک خاک
اُس سی جلتی ہی نجاست ظاہری
اسکا پر تو گر تو لی از رشت خو
یعنی باطن کی نجاست یہ تمام
دیکہہ وہ ہی نور حق اور نور مبین
عام سی حاصل نجات تار ہے
جو کہ دونو وصف سی موصوف ہی
خاص گر چاہی وسیلہ اشتیاق

نور وحدت دیکہہ تو پہو نچا
سنکے اسکو کر عمل ای بیخبر
تو ہی با قسوت وہ ہین مرد حلیم
نور ایمان کی ہین گویا آفتاب
شمس کی پر تو سی ہو جاتی ہی پاک
اس سی خبث باطنی ای متقی
دین کا تو بہی ہو پہر ایک بار
اُسکے پر تو سے جلی ای نیک نام
یعنی وہ ہی رحمۃ للعالمین
خاص سی حاصل وصال یار ہے
عالم راسخ وہ بیت معرفت ہو

در بیان آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ

قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون

وابتغوا ہی حکم رب ای بیخبر

کیون ہی غافل اس سے تو غافل مگر
کیونکہ دل اسکے نہین مع دل درست

جسقدر گذری ہین ہین یہ مین باجہد
گرچہ ظاہر ہو مگر باطن مین سست

رکھے وسیلہ سی جدا کوئی بتا

حدیث شریف انما الاعمال بالنیات

ظاہری پر حق نہین کرتا نظر
اب حقیقت واسطی کی سن جوان

لیک نیت پر کری ای بیخبر
تا کہ اسکا بہید ہو تجہپر عیان

اسلیے ہی واسطہ تجہکو ضرور
یعنی رکھہ تو واسطہ اس سی ضرور

تا کہ ہو وی ہر عبادت مین حضور
عشق حق سی جو جلا ہو سر بسر

زاہد ونکے قال پر مت کر نظر	نور باطن کو تو حاصل کر پسر	ہی تو لائق واسطہ گر ایجوان	جہاں ہو وہی فائدہ پھر بیگمان
گر نہیں تو اسکے لائق ای پسر	واسطے سے کچھ نہو تجھ پر اثر	پیشتر ہو صاف دل ای مرد دین	مثل پنبہ کی سباب ہو بالیقین
یعنی ایسا ہو کہ ہو آتش پذیر	جب تو قابل فیض کی ہووی فقیر	بعد اسکے پیر کی کر صحبت وچہ	مثل شیشہ دل ہو جسکا ہو
شمس و حارت سی ہو جسکو واسطہ	کر چکا حاصل ہوس سی رابطہ	یعنی جب چاہی شعاع آفتاب	اور حرارت کر لی دلمیں اکتساب
منتقل کرنے پہ قادر ہو مگر	شعلہ زن ہو غیر پر تا سر بسر	جب ملی ایسا تجھی کوئی بشر	پنبہ دل کو تو اسکے نذر کر
دلمیں پھر کر وہ شعاع آفتاب	ڈالی تل دل پر سرے بالتہاب	یعنی دل پر جب پڑے پھر وہ تل پسر	تو جلے پھر مثل پنبہ سر بسر
	پیر کی نسبت کا جب ہووے اثر	رابطہ رکھ پیر سے ای ہی پسر	

دربیان آیت کونوا مع الصادقین

قولہ تعالی یاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین

لفظ کونوا دیکھ لی قرآن مین	حق نی فرمایا ہی اونکی شان مین	کثرت و قلت نہو لیکن ذرا	دین مین ناقص ہین وہ نوا ہی فنا
	رابطہ کیا ہی یہ عینک ہی پسر	نور وحدت صاف آتا ہی نظر	

قولہ تعالی ویتفکرون فی خلق السموات والارض

لفظ فی خلق السما کہتا ہی حق	عالم راسخ سی پڑھ اسکا سبق	رابطہ کیا ہی دوا ہی ای پسر	دی شفا دل کی مرض کو یہ مگر
مانع وسواس سے یہ رابطہ	ماسوا حق کی نہ دے یہ راستہ	دیکھ فرماتی ہین کیا وہ پاکباز	یعنی حضرت مولوی اہل راز
ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر	دامن آن نفس کش را سخت گیر	ہی غذا یہ باطنی کا یہ امام	نفس امارہ کو کر دے یہ تمام
ہی غذا یہ جان و دل سے اے پسر	وہ غذا ہی مال و تن سی سر بسر	یہ غذا فی الوحدت ہے ای مرد دین	رہ غذا ہی اجتماع مومنین
وہ غذا ہو خنجر و تلوار سے	یہ غذا ہو وحدت بی انتہا سے	وہ غذا ہو بر زمین و بر نشان	یہ غذا ہی بر مکان لامکان
ظاہری ساماں ہی ظاہر کا معین	باطنی کا باطنی ای مرد دین	علم اسکا اور ہی ای بیخبر	سن حدیث مصطفی یہ معتبر

حدیث شریف عن ابی ہریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدہما فبثثتہ فیکم واما الاخر فلو بثثتہ قطع ہذا الحلقوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری

بو ہریرہ کی روایت دیکھ تو	دیکھکر خاموش ہوئی شبہت خو	پا گئی ہین نبی علم دو حضرت سے یار	ایک اونمین سے کر دیا مین آشکار
یعنی وہ ہی علم ظاہر سر بسر	جو ہدایت تمکو کرتا ہوں بہر	دوسرے کا گر اونمین کچھ بیان	نیر خرا کاٹو میرا تم ایجوان
یعنی وہ ہی علم خاصان خدا	فہم مین کب غیر کی ہووی فنا	کیا ہوا گر پڑھ لئی حرف کتاب	بی وسیلے کے نہو تو فیضیاب
جسکا ظاہر ہوگا باطن نہ ہو	رہزن باطن ہی وہ ای نیکخو	یعنی فرماتی ہین مولانا روم	مثنوی مین دیکھ لی یہ ہی عموم
عالم رسمی رہزن ہر سالک است	این عقیدہ جنبل و ہم مالک است	ہر کہ او در بند قال و قیل شد	ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

لوح دل از فضلۂ شیطان بشوی — ای مدرس درس عشق ہم بگوی
چند چند از حکمت یونانیان — حکمت ایمانیان را ہم بخوان
دل منور کن بانوار جلی — چند باشی کاسہ لیس بو علی
علم باطن خاص ہی علم خدا — غیر کی شرکت نہین ہی اسمین ذرا
یہ ہی بس تعلیم حق ای بیخبر — مولوی کی قول پر کر تو نظر
این ہمہ علم ز تعلیم حق است — نی ز جد و جہد نی از بق بق است
علم حق وہ ہی کہ ہی حق پر فدا — ماسوا حق کی کرے سبکو فنا
علم جسکو یہ ہی حاصل ای جوان — یعنی مومن خالص ہی فی بیگمان
دیکھہ فرماتی ہین کیا وہ با خدا — مولوی معنوی با صفا
صاحب ایمان نہان باشد ہمان — کو نباشد غافل از وی یکزمان

دربیان نماز کامل کہ عاشقان حق ادا میکنند

دیکھہ یہ اونکی نماز ای ذی بصر — حق سی واصل غیر سی ہین بیخبر
جب کرین تکبیر اولی وہ تمام — نور وحدت دیکھہ لین اپنی مقام
بعد اسکے جب پڑہین ام الکتاب — جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب
دیکھکر انوار اسکے ذی بصیر — سوختہ ہوتی ہین عاشق سربسر
جب پڑہین اخلاص کو با صدق دل — نور وحدت سے وہین جاتی ہین مل
یعنی ہستی نسبت کرتی ہین نذر — ماسوا حق کی نہین رکھتے خبر
کیا لکھا ہی دیکھہ تو ای بی نصیب — مولوی نی جو کہ دین کا ہی طبیب
چونکہ با تکبیر ہا مقرون شوند — ہمچو قربان از جہان بیرون شوند
جسکی ہستی نیست ہو بس شد خدا — اسکو کہتے ہین بلا ریب [illegible] جدا
خوب پہچانا خدا کو ای بشر — ماسوا حق کی گیا سب سے گذر

حدیث شریف الصلوٰۃ معراج المؤمنین

یعنی یہ ہی صلوٰۃ ای ذی بصر — جو کہ ہی معراج مومن سربسر
اسکو کہتے ہین نماز با حضور — سعی کر اسمین اگر ہی ذی شعور
سعی جو کرتا نہین اسمین بشر — وہ ہی بدتر خر سی احمق بیخبر
دیکھہ فرماتے ہین یہ حضرت علی — گوش دل سی سن فدا انکو ای اخی
بارسے اسکے زمین و آسمان — کہنچتے ہین الامان و الامان
زرد ہو جاتا تہا رنگ مرتضیٰ — جبکہ فرض و نفل کرتی تھی ادا
خوف حق سی مو تن ہوتی تھی چاک — یعنی کپڑی پہاڑ کر ہوتی تھی پاک
یون ادا کرتے تھے وہ شیر خدا — پنجگانہ بس صلوٰۃ ای با صفا
ایکدن کا حال سن ای بیخبر — دل پہ تیر لگتا ہو جیسے اس سی اثر
تیر تن مین چبھہ گیا اونکی جوان — جا بدن مین جاکر ہو مطلق نہان
جب نکالین درد ہو انکی حبیب — دشمنوں کی بھی نہو ایسا نصیب
اس سبب سی دیر تک تہمین رہا — شاہ بھی اوس درد مین تھی مبتلا
درد تہا یا تہی بلائی دو جہان — رنگ حضرت کا تہا اس سے زعفران
دیکھہ کر عاشق ہوئی سب بیقرار — تیر اونکی تن مین انکی دلمین خار
فکر کی سب نی نکالین جلد تر — پر نہو حضرت کو اس سے کچھہ خبر
فکر مین تہی تا ہوی وہ با وفا — اور گئی سجدہ مین با عجز و نیاز
پیچھی سی اسکو لیا سینہ نکال — ہو گیا پہر سب مصلا خونسی لال
جب ہوئی فارغ وہ شاہ اولیا — یون کہا ہو ملتفت با اتقیا
غرق کیون خون سے مصلا ہی سبب — دوستو اسکا بتاؤ تم سبب
پہر حقیقت سب نی کی انکی بیان — جب ہوا اُس شاہ دین پر یہ عیان
دیکھہ لی یہ ہی صلوٰۃ با حضور — ہو مقلد ایسا گر ہی ذی شعور
ایکشب حضرت کو آیا یہ خیال — چاہیے دیکھون اپنی امت کا میں حال
کون سوتا کون اب بیدار ہی — سوز دل سی کون روتا زار ہی
جب گئی مسجد مین دیکھی تین یار — عشق حق سی ہو رہی ہین بیقرار
یعنی ہین صدیق بعد و انکی عمر — تیسری حضرت علی والا گہر
یہ کہڑی تینون اکابر با نیاز — کرتی تھی اپنی ادا اپنی نماز

اسقدر روتی تھی وہ صدیق پاک دیکھہ کر صدیق کا یہ جذ حال کچھہ طوالت پر نہیں ہمکو نظر یہ لکھا ہی دیکھہ تو ایجان من یہ وہ حاصل تجھکو ہوا ای بیخبر	تر ہوئی تھی اشک سی اسجاکی خاک خوش ہوا اور کہہ یہ کی ان افتیل قال ہی مگر اخلاص پر عالی گہر مولوی نی از برائی مرد و زن تاقیامت ہو وسیلی سی مگر سوختہ دل سی ہو حاصل یہ ادب	شمع ساں جلتی گھڑی پر تھی خموش یہ ندا آئی فلک سی ای رسول گرچہ ہی اخلاص سے کوئی صلوٰۃ پیش حق یک نعرہ از روی نیاز کیونکہ ہی یہ از دل اہل دین یاد رکھہ اس بات کو عالی نسب	دیگ ساں نکلی مگر سینہ سی جوش درد دل انکا ہوا ہمکو قبول ایک بہتر لاکھہ سی ای نیکذات یہ کہ عمر بی نیاز اندر نماز علم سینہ ہی سفینہ یہ نہیں
	دربیان صحبت اولیاء و فضیلت آنحضرت		
ایکساعت صحبت دل سوختہ صحبت مردان اگر یکساعت است	تجھکو کردی مثل گل افروختہ بہتر از صد خلوت و صد طاعت است	دیکھہ فرماتی ہیں یہ لاتا ہو پاک سوختہ دل کون یعنی اولیا	قدر جانی انکی کب ہر مشت خاک انکو حاصل ہی یہ وداد انبیا
	حدیث شریف تخلقوا باخلاق اللہ		
	ہی تخلق پر عمل انکا قوی	دین حق کی دیکھہ یہ ہیں متقی	
حدیث شریف مثلھم کمثل الانبیاء علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل			
	کانبیا کی لفظ سی موصوف ہیں	عارف باللہ یہ معروف ہیں	
حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم			
اقتدیتم سے مشرف یہ بشر	یہ میسر اور سب ہیں کور و کر	نفس ہی مغلوب شیطان سی دور	حق سی رکھتی دمبدم ہیں یہ حضور
قولہ تعالیٰ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا			
اسلیے فرماتا ہی رب جلیل انکی صحبت مردہ کو زندہ کری انکی صحبت میں ہو عالم جاہلان گر تو چاہی ہمنشینی باخدا مولوی نی مثنوی میں یہ سخن	نیک ہی انکی رفاقت ای خلیل زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے یعنی وہ ہوں بہتر از صد عالمان ہمنشین انکا تو ہو وی باصفا کیا لکھا ہی دیکھہ تو ایجان من	کیا رفاقت یعنی ہی ظل الٰہ انکی صحبت لوگو کو کردی ملک انکی صحبت میں نہیں آیا شقی دیکھہ یہ فرماتا ہی حق ای حبیب ہر کہ خواہد ہمنشینی باخدا	دور جو اس سی ہوا وہ ہی تباہ ہی اثر صحبت میں انکی اینتلک یہ خبر دی مصطفیٰ نے ای تقی جو شکستہ دل ہیں انکی ہو قریب او نشیند در حضور اولیا
	حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ		
شیخ کامل بایزید پارسا یہ ہوا فرمان حق ای بایزید	مانگتے حق سی بدل تھی یہ دعا گرچہ محنت تیری ہی از بس مزید	وصل اپنا دی مجھی پروردگار پر نہ ہوی وصل سی بہرہ تجھی	ہجر سی تیری ہوں میں اب بیقرار جب تلک لاوی نہ تو تحفہ مجھی

ت۱ خدا کی ہی رفاقت یا اقتدا اختیار کرو ۱۲

ت۲ مثل انبیا کے ہیں مثل اونکی میری امت کے علما بنی اسرائیل کے پیغمبروں جیسے ہیں ۱۲

ت۳ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں جسکی اقتدا کرو گے راہ پاؤ گے ۱۲

ت۴ جو اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی تو وہ اون لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر خدا نے انعام کیا یعنی نبیوں اور صدیقوں اور شہدا اور صلحا کے ساتھ اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں ۱۲

یعنی لا وہ چیز جو مجھہ مین نہو / دون تجھی وہ چیز جو تجھمین نہو
تجھسے سب شے جانتا ہون ایخدا / تجھسے کوئی شی نہین ہا تا جدا
علم تیری واسطے ہین نے پڑھا / وعظ و پند اُس سے سدا کہتا رہا
ہر بلا پہ صبر ہین کرتا رہا / شکر تیری نعمتون کا ہی کیا
یہ بھی ہی توفیق تجھہ سے ای الٰہ / ورنہ شیطان کر دی اکدم مین تباہ
یعنی یہ اعمال جو تونے کیے / حور و غلمان اوسکی بدلہ مین لیے
سنکے یہ الہام رویا وہ فقیر / اور کہا دی علم اسکا دستگیر
پھر ہوا یون حکم رب دوجہان / گوش دل سے سن ذرا ای بیدلان
درد کا ہی وصل کا پیغام ہے / عجز کیا ہی وصل کا انجام ہے
کیست فرعون انکہ او خود را ندید / کیست موسی آنکہ از خود وارہید
گر تو فریادی کنی یعقوب وار / تا بتو بوی رسد از نزد یار
تو ہی غافل نور حق سے بیبصر / پھر بھلا ہو کسطرح تجھپر اثر

سنکے یہ الہام روئے زار زار / پھر کہا ہون امی میرے پروردگار
روزہ رکھتا اور پڑھتا ہون صلوٰۃ / حج کرتا اور دیتا ہون زکواۃ
رات دن کرتا رہا ہین تیرا ذکر / اور آنی دی نہ دلمین کوئی فکر
مال و جان تجھپر کیا ہین نے فدا / پیروی سنت کی بھی کرتا رہا
کہہ چکی جب راز حق وہ باصفا / پھر ہوئی حق کی طرف سے یہ ندا
ای عبادا تون سے ای عالی گہر / یان تجھپر لا کہون خرابی سر بسر
مین نہین واقف ہون اس سے کچھہ ذرا / تو ہی مجھکو دے بتا ای رہنما
یعنی وہ ہی درد و سوز و انکسار / ہم منزہ جس سے ہین ای باوقار
وصف ان دونو کا سن ای باخدا / مولوی روم نے بھی ہی لکھا
دیدۂ یعقوب بیند روی او / خویش را قربان کنند بر بوی او
یوسف کنعان نہان در چاہ دل / تو ذرا جوئی ہمین در آب و گل
ہر عبادت مین ہی یہ نقص عظیم / پر نہین واقف ہی تو مرد سلیم

در بیان نماز بہ حضور

جب کھڑا ہوتا ہے تو بہر نماز / سچ بتا ہوتا ہی کچھہ دلمین نیاز
عشق حق سے دل جلی جیسے کباب / یا کہ جیسے برف پیش آفتاب
مولوی نے مثنوی مین یون لکھا / پڑھ اسی کو رہے تجھے فہم و ذکا
ماسوا حق کی جو دلمین ہو خیال / بت سے وہ کچھہ کم نہین صاحب کمال
بی حضور دل اگر ہووے صلوٰۃ / وہ نہین ہرگز صلوٰۃ ای نیکذات

چاہیے وقت نماز ایسا نیاز / جس سے حاصل دل کو ہو سوز و گداز
گر نہین کچھہ خوف حق دلمین ذرا / پھر کہان تیری نماز ای بیحیا
بر زبان تسبیح و در دل گاو و خر / این چنین تسبیح کی دارد اثر
جب تلک اسکو نہ توڑی ای پسر / نور وحدت سے رہی تو بیخبر

حدیث شریف لا صلوٰۃ الا بحضور القلب

کیونکہ یہ ہی بس حدیث مصطفے / بیحضور دل نہین ہوتی ادا
فکر باطل نے کیا تجھکو تباہ / ہو گیا درگاہ حق سے روسیاہ
روز و شب کرتا ہی جسکی جستجو / تیرا تو اوسمین ضرر ہے مو بمو
فخر دنیا پر کیا تو نے خیال / یہ نسمجھا دین مین یہ ہی وبال
علم وہ سیکھا کہ جسمین کچھہ نہو علوم / اور جانین مولوی مجھکو عموم
جو ملا ہم سے ملا وہ بار سول / فخر کر کہنے لگا مرد فضول

کر ذرا تو فکر باطل دل سے دور / تا کہ ہو وے یہ نماز با حضور
کیا ہی باطل فکر ای مرد خدا / یعنے ہو وے غیر حق جو مدعا
گفتگو مین عمر ضائع تو نے کی / راہ عقبی کی نہ تو نے دل سے لی
طالب شہرت رہا تو روز و شب / واسطے کچھہ چاہا نہ تو نے فضل رب
پردۂ دین مین ہوا رونق پذیر / عالموں سی جا کی دی اپنی نظیر
یعنی وہ سیکھا کہ جسمین کچھہ نہو نام / اور نکلی ہو طرح کا اس سے کام

دربیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہو وا
وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق آلہ
وہ نہ سیکھا جس سے ہو با خدا
وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور
وہ نہ سیکھا جس سے ہووی چشم تر
اصل وحدت کی شی ہی جسنے نہ سیکھا
علم تو بیشک پڑھا تونی حبیب
یعنی جیسے ہی وضو شرط صلوات
صد کتاب و صد ورق در نار کن
عمر را ضایع مکن در گفتگو
جہد کن تا تو بچشم دل عیان
مولوی گشتی واگہ نیستی

تا قیامت کو نہ اعمی ہوں بھلا
ما سوا اپنی و دیوی سبکو بھلا
تا کہ ہو یہ نفس امارہ تباہ
تا رہوں میں دم بدم حق پر فدا
تا کہ ہووے یہ نماز با حضور
تا پڑے پھر روی جانان پر نظر
یا نکھائی نفس کا فرکی کتاب
علت غائی سی ہی کیون بی نصیب
بی نماز ہی کا وضو کیا نیک ذات
جان و دل را جانب دلدار کن
گفتگو چون پردہ ہای تو بتو
بی دلیل و بی اشارت بی بیان
خود کجا از کجا و کیستی
علم سے تجھکو جہالت ہو گئی

وہ نہ سیکھا خلق سی جو ہو نہان
وہ نہ سیکھا جس سے دنیا ہو ذلیل
وہ نہ سیکھا ہو رہا جس سے یہ دو رنگ
وہ نہ سیکھا عیب ہین جس سی عیان
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجز و نیاز
جسکے دلمین ہوں خصایل سبہی نہان
پیر جی ہوں یا کہ عالم بی بدل
علم ظاہر شرط باطن ای پسر
مولوی کی یہ نصیحت لی شتاب
بی نشان اکس نیابد از فصوص
پردہ ہای تو بتو در وہم بسوز
ہر کہ روی یار در دنیا ندید
از خود آگہ چون نئی ای بی شعور
عقل جو تھی نور بین وہ کہو گئی

قرب حق لیکن ہوا ہی بی گمان
دین کی تا لوگ ہوں تجھکو خلیل
تا کہ ہو خلاص سی دل کو سرور
یعنی وہ جو اپنی دلمین ہین نہان
تا تکبر دور ہو ای حیلہ ساز
نور وحدت وہ ندیکھی بیگمان
تف ہی دونوں پہ کہ ہین بی عمل
شرط بی مشروط باطل سر بسر
تا کہ ہووی دین کا تو آفتاب
ہم نیابد از فتوحات و نصوص
تا بہ بینی روز آن فیروزہ روز
ہم نہ بیند رہ بعقبی ای مرید
پس نیابد بر چنین علمت غرور

دربیان حقیقت جہل

جہل کیا ہی یعنی مس آنچ سے
جہل کو دی علم سی اپنی شکست
اسم اعظم کی تو دی بوٹی بلا
علم جسنے اسطرح روشن کیا
جو ملا اس سے ملایا مصطفی
جسکو دیکھے اس سے کچھ بہی خلاف
اینکہ می بینی خلاف آدم اند
گر نہیں ہی شرط دنیا بی ادب

تو مہوس ہی مگر ہی بی خبر
جب یہ بوٹی ہی تو دی اسکو شکست
عشق کی آتش سے دی تو پہر جلا
ظلمت باطن کو اوسنی کہو دیا
جو لڑا اس سی لڑا با مصطفی
وہ نہ عالم پر ہی عالم کا خلاف
نیستند آدم غلاف آدم اند
کیوں نہیں کرتا بہلا ہی کی طلب
کیونکہ اس سی ہر عبادت ہو لقا

اسکو زر خالص بنا پھر کر جوان
ہو تہ اخلاق مین عالی گہر
جل کی جب خاک ہون سب ای پسر
دین کی حد کا ہی بیشک طبیب
کیونکہ ہی نایب نبی کا مرد دین
مولوی نی بہی لکھا ہی ای عزیز
علم اسکا شرط دیتا ہی عزیز
جسطرح اس شرط کو لایا بجا
گر نہیں ہی یہ تو گویا ہی قضا

یہ تو نسخہ یاد رکھ ای مہربان
کر تو گل حکمت سخاوت کی مگر
تب یہ ہوں اکسیر اعظم سر بسر
جو پھر اس سی ہو وہ بی نصیب
اسکی صحبت مین ہی رحمت بالیقین
مثنوی مین اسطرح کر تمیز
اسلیے دین سی رہا یہ بی تمیز
اوسطرح مشروط کو بہی کر ادا

دربیان نماز بی حضور

بلکہ فرمایا نبی نی ای دغل — جسکے دلمیں ہے خلل سب ہیں خلل
گر پڑھے بھی کوئی نماز بیحضور — نور وحدت سے وہ ہوجاتا ہی دور

حدیث اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّہٗ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ لَہُ الرَّبُّ اِلٰی مَنْ تَلْتَفِتُ اِلٰی مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکَ مِنِّیْ ابْنَ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَیَّ فَاَنَا خَیْرٌ لَّکَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَیْہِ الحدیث

یہ ندا اوسوقت کرتا ہی خدا — کیوں نہیں ہوتا ہی تو مجھپر فدا
کون بہتر مجھسے ہی ای بی بصر — جسکے خاطر مجھسے ہی تو بیخبر

کر ذرا انصاف دلسے بی نصیب — مجھسے بہتر کون تیرا ہی حبیب
جب نہیں سنتا یہ بندہ وہ ندا — حکم حق ہوتا ہی پھر یہ برملا

یعنی دلمیں جسکا رکھتا ہی خیال — وہ ہی ہی معبود تیرا بدخصال
اسکو کردو نور وحدت سی جدا — یہ نہیں قابل ابھی اسکے ہوا

پھر فرشتے کہتے ہیں عالی نسب — کیوں رہا آداب حق سی بی ادب
یعنی ہوا آداب حق ایسا بسیر — جز خدا دل پر نہو جس سی اثر

حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ امْرِءٍ لَا یَشْھَدُ فِیْھَا قَلْبُہٗ کَمَا یَشْھَدُ بَدَنُہٗ وَاِنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوتِہٖ دَائِمٌ وَلَا یُکْتَبُ لَہٗ عُشْرُھَا اِذَا کَانَ قَلْبُہٗ سَاھِیًا لَاھِیًا

دیکھہ فرماتی ہیں یہ خیر الورا — جسم و دل دونوں ہوں حاضر باخدا
یعنی جیسے تن کیا ہی قبلہ رو — دل بھی ایسی کر خدا کی روبرو

کیونکہ وہ ہی بی حجاب و جلوہ گر — اس مان ای بیخبر ای بی بصر

حدیث شریف فی الخبر اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْحِجَابَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ وَوَاجَھَہٗ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ

وہ قریب اور بیحجاب اور تو بھی — پھر بہلا کیا ہو نماز ای بی شعور
غور کر انصاف کر دلمیں ذرا — کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نی بہلا

جلوہ گر تو دیکھہ وہ محبوب ہے — تو خودی سی اپنی پر محجوب ہے
نور افشانی کریں ساری ملک — آفرین یوں زمیں نہ فلک

سو جلوی خود کری وہ باکرم — پھر بھی تو دیکھی نہ اسکو ایکدم
عیب وہ فرماتا ہی تجھکو بت پرست — یعنی تو ہی بت پرست خود پرست

یہ ہوا القاب پھر بھی بی خبر — نفس نی غارت کیا تجھکو بسیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ذبح اسکو کر یہ تکبیر خدا — معنی تکبیر یہ ہیں ای فتا
تن کو قربان کر تو ای عبد جلیل — مثل اسمٰعیل کے تا ہو خلیل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہو تو بسم اللہ سی بسمل شتاب — تا شہادت کا ملی حق سی خطاب

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

پھر کھڑا ہو کر تو پڑھ حمد و ثنا — یہ دعا کر حق سی پھر با التجا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میرا دشمن سخت بد کردار ہے — یعنی شیطان مانع انوار ہے
گر نظر مجھپر ذرا میرے اللہ — تا نکر دے یہ نمازوں کو تباہ

جب کری رحمت سی وہ تجھپر نظر

ماسوا حق کی نہو پھر کچھہ اثر
حمد مین حامد فنا ہوا یجوان

حمد حامد محو یا محمود ہون
حمد ہو محمود مین پھر بیگمان

عرض و جوہر یعنی با مقصود ہون

دربیان نماز کامل کہ حاصل نمیشود مگر بتوجہ مرشد کامل

لیکہ شرط اسمین ہے یہ ای نیکنام
دیکھہ فرماتی ہین کیا وہ مولوی
این نماز آمد سلوک معنوی
گرچہ حافظ باشد وچست فقیہہ
او پلیدی رانہ بیند در عیوب
کور ظاہر کا سنا تونے بیان
کیونکہ اسمین تو مکلف ہی عزیز
کیونکہ وہ تو کور اور معذور ہے

چشم روشن ہو مگر کوئی امام
یعنی جو ہین مولوی معنوی
بی دلیلی در نماز ت چون رومی
چشم روشن بہ اگر باشد سفیہ
ہیچ مومن را مبادا چشم کور
کور باطن کا بہی سن لی ایجوان
اس حدیث مصطفے سی کر تمیز
دیدہ ودانستہ تو تو کور ہے

جب یہ تیری ہو نماز با ادب
چون امام چشم روشن در صلوٰہ
در شریعت ہست مکروہ ای کیا
کور را پرہیز نبود از قذر
کور ظاہر در نجاست ظاہر است
وہ تو ہی معذور از طرف خدا
جب تلک تیرا نہین اسپر عمل
یہ حدیث مصطفے ہے معتبر

یاد رکھہ اس بات کو عالی نسب
چشم روشن باید اندر پیش راہ
در امامت پیش کردن کور را
چشم باشد اصل و پرہیز حذر
کور باطن در نجاست اندرست
تو نہین معذور اس سی ای فتا
کور بہتر تجھسے ہے ای مرد دغل
اس سے کیون غافل ہی تو ای بیخبر

بغیر ارکان صلوات ظاہری و اخلاص دل نماز کامل نمی شود

حدیث شریف اَلعِلمُ فَرِیضَۃٌ عَلیٰ کُلِّ مُسلِمٍ وَّ مُسلِمَۃٍ

دو طرح کا علم ہے تجھپر ضرور
ایک بھی ہو ترک انمین سے اگر
کیونکہ ہی جسکے عقاید مین قصور
امر حق کر عشق سے ایسا ادا
بلکہ زائد اس سے ہو تو ای حبیب

حاصل اسکو کر اگر ہی ذی شعور
پھر کہان تیری نماز ای بیخبر
دین حق سی وہ بشر از بس ہی دور
جیسے ہو معشوق پر عاشق فدا
کیونکہ ایمان سی کری یہ حق نصیب
سب سے بدتر ہی دشمن ہی تو ہی

ایک تو ہی علم ارکان صلوٰات
پیشتر کر تو عقاید کو درست
کر چکے کامل عقاید جب جوان
پیر حذر رہ تو نہی سے تو اسقدر
دشمن جان شیر گرچہ ایجوان
یاد رکھہ اس بات کو ای متقی

دوسرا اخلاص دل ای نیک ذات
بعد اسکے دین ہین سب اچھا لاک حسنات
بعد اسکے یاد رکھہ ای نیکدان
جیسے ہو وسے شیر سے بکری کو ڈر
دشمن ایمان نہین وہ بیگمان

دربیان علم دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و علم تصوف کہ ہمہ لازم و ملزوم اند

آے ہیں ہم اسپر کرین تجھسی بیان
علم ظاہر کو تو کر دل کا رفیق

یعنی جس سے راز مخفی ہو عیان
روح کا کر علم باطن کو شفیق

ایک تو ہی علم ظاہر مرد دین
جب کھلے یہ سر حق تجھپر یسیر

دوسرا ہی علم باطن بالیقین
علم باطن سی ذرا ہو باخبر

قال مالک مَن تَصَوَّفَ وَلَم یَتَفَقَّہ فَقَد تَزَندَقَ وَمَن تَفَقَّہَ وَلَم یَتَصَوَّف فَقَد تَفَسَّقَ وَمَن جَمَعَ بَینَہُمَا فَقَد تَحَقَّقَ

گرچہ ظاہر علم حاصل ہو عزیز
جان بغیر از جسم کب پکڑی قرار

پر نہو جب علم باطن کچھہ تمیز
جسم ہو بیجان خراب ای دلفگار

یہ ہین دونون علم مثل جان و تن
جو نجانی اسکو حق ہی حق سے دور

ایک بن دونون ہون ناقص جانمن
یہ ہی تمثیل شریعت ذی شعور

علم ظاہر اور باطن سی پسر / شرع احمد ہی مرکب سربسر
شرع دونون سی مرکب ای فتا / ماسوا اسکے نہین مرد خدا
ایک بہی گر ترک ہو تجھہ سی پسر / دین حق سی کچھہ نہو تجھکو خبر
علم ظاہر ہی سبب باطن کا دوست / علم باطن مغز اسکا وہ ہی پوست
علم ظاہر فخر دے انسان کو / علم باطن فخر دے ایمان کو
علم ظاہر سی گرے تو خاک پر / علم باطن سی اوڑے افلاک پر
علم ظاہر مبداء کبر و حسد / علم باطن معدن نور احد
علم ظاہر موجب کبر و ریا / علم باطن دافع انکا ای فتا
دیکھہ فرماتے ہین کیا ای بیخبر / یعنی حضرت مولوی روم الاگہر
علم باطن کیا ہی بس اخلاص دل / جس سے جاتا ہی خدا ملیک سی مل
وہ ہی ہی علم خدا علم نبی / جس سی ہو مغلوب شیطان دنی
دیکھہ فرماتی ہین حضرت معنوی / مثنوی مین اسطرح پر ای اخی
ماسوا اسکے نہ پڑھہ تو ای پسر / تا کہ آوے نور حق تجھکو نظر
قصہ کردے بند تیری گفتگو / تا عیان ہو خیر و شر تیرے مو بمو

یک جان ہی ایک تن ای نصیب / جان و تن بن بسبب کب ہو دو حبیب
جو کہ منکر ایک سی ہی ہی حبیب / وہ ہوا دونون سی منکر بے نصیب
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو / اُسنے اپنی عمر دی ناحق مین کھو
علم ظاہر سے ہو بس ظاہر درست / علم باطن سی ہو دل چالاک و چست
علم ظاہر نفس کو کردے بقا / علم باطن نفس کو کردے فنا
علم ظاہر سی ہو حاصل قیل و قال / علم باطن سی ہو حاصل وجد و حال
علم ظاہر علت دنیا و دین / علم باطن علت حق الیقین
علم ظاہر تجھکو کردے بس تباہ / گر نہ رکھی نور باطن سی نگاہ
علم گر بر تن زنی ماری بود / علم گر بر دل زنی یاری بود
جلتا ہی اخلاص سے نفس لعین / بھاگتا شیطان ہی اوس سے خدا کی قسم
ماسوا اسکے نہین علم و عمل / جو پڑھے اسکے سوا وہ ہی دغل
علم دین فقہ ست و تفسیر و حدیث / ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث
صاف ہو تفسیر کی پڑہنے سے جان / دے جلا دل کو حدیث ای نیک ان

دربیان اخلاص دل

لیک ہی اخلاص دل شرط ای پسر / کچھ نہو اخلاص بن ہرگز اثر
دور کرتا ہی اسی عشق خدا / ماسوا اسکے نہین اسکی دوا
عشق ہی آب حیات ای بیخبر / گر نہو یہ موت ہی پھر سربسر
عشق ڈالی ذرہ پر گر ایک تاب / دیکھکر بیتاب ہووی آفتاب
عشق حق سی سب مرض ہوتے ہین دور / یاد رکھہ اس بات کو ای بی شعور
ہر کرا جامہ ز عشقش چاک شد / او ز حرص و عیب کلی پاک شد
جسم خاک از عشق بر افلاک شد / کوہ در رقص آمد و چالاک شد
ہر دلی کز عشق یزدان زندہ شد / از حیات معنوی پایندہ شد

کیونکہ دشمن تیرے اندر ہی قوی / یہ بچاوینے خلوص ای متقی
عشق افلاطون و جالینوس ہے / یہ دوائے نخوت و ناموس ہے
جسنے اسکا ایک بہی قطرہ پیا / وہ مسیحا کی طرح جیتا رہا
عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر / خاک وہ اٹہتی ہی پھر افلاک پر
مولوی کی گفتگو پر کر نظر / تا کہ ہو وے عشق سی تجھکو خبر
شاد باش ای عشق خوش سوداے ما / ای طبیب جملہ علتہای ما
عشق جان طور آمد عاشقا / طور مست و خر موسی صاعقا

دربیان سوز دل

عشق کیا ہی سوز دل ای بیخبر / نفس کو دیوی جلا یہ سربسر
دیکھہ ابراہیم کا تو سوز دل / رو برو جسکے تھی آتش آب و گل

سوز داؤد ونبی کا سن کبیر
ما سوا مطلوب کے ای مرد دین
جب تلک یہ نفس بچہپر ہی قوی
جو پڑی انوار کی تجہپر جہلک
جانتا ہی کیوں ہی غافل ای کبیر
گر نہیں و لمیت تجہپر خوف و رجا

جس سی آہن موم تہا ای بحجیر
سو خنہ کر دی ہیبت کو یا لیقین
راہ حق ہر گز نپاوی ای اخی
یہ نہ آنی دی اُسی بس تجہہ تلک
روز محشر پر نہیں تجہکو نظر
نور ایمان پہر کہان تو نے بچہپا

سوز دل رکہتی تہی وہ خیر الانام
اسکو حاصل کر ذرا مرد خدا
دمبدم رکہتا ہی وہ تجہپر نظر
تو ہی غافل اسقدر اُس سے عزیز
خوف حق سی گر ہو کچہہ تجہپر اثر
حق نی دی ہی اُسکی خبر ای نابکار

کفر کی ظلمت جلی جس سی تمام
تا جلی یہ نفس کافر جی جہپا
تا نہو وے دین سی تو باخبر
اُسکی بدبوں سے نہیں تجہکو تمیز
نفس کیا تو خود نہوا نبی سمیر
با وجود اُسکی نہیں تو ہوشیار

قولہ تعالی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا جزاء بما کانوا یکسبون

خندہ کم کر گریہ زیادہ ای پسر
دیکہہ کیا وہ مولوی عالیجناب
بانفرع باش تا شادان شوی
زابر گریان باغ سبز و تر شود
طفل یکروزہ ہمیداند طریق

تا کہ لطف حق سی ہو تجہپر اثر
مثنوی میں لکہہ گئی یا سو و تاب
گریہ کن تا بی دہان خندان شوی
زانکہ شمع از گریہ روشن تر شود
گر بگرید تا شود دایہ شفیق
گر تو حاصل خوف حق عالیجناب

خندہ سے مردہ ہو دل ای با تمیز
تا نگرید ابر کی خندد چمن
کی برابر می نہد شاہ مجید
در پئی ہر گریہ آخر خندہ ایست
تو ہی نادان طفل سی زیادہ پسر
تا کہ ہو وے نور حق سی فیضیاب

یہ حدیث مصطفی ہی ای عزیز
تا نگرید طفل کی جوشد لبن
اشک را در وزن با خون شہید
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
گریہ کی تاثیر سی ہی بی خبر

دربیان پنجگانہ حضور کہ مومن را میسر شود

پنجگانہ تو جو پڑہتا ہی نماز
یعنی وہ دربار ہی قہار کا

مومنوں کا حشر یہ ای پاک باز
سامنا ہی دیکہہ وان جبار کا
ہی بجای پرسش حق یہ خطاب

جب ادا کرتی ہیں وہ اپنی صلوۃ
صبح سی لی تا عشا و تا سحر
یعنی ہی عمر با صواب یا جواب

حشر برپا اونپہ ہوا ای نیک ذات
حشر کا میدان ہی یہ ای بیخبر

قولہ تعالی الرحمن الرحیم ملک یوم الدین

دیکہہ فرماتا ہی یہ رب جہان
عمر اپنی صرف کی کس کام میں
عقل جو دی تہی تجہی بہر خدا

تیرا ہوں ہر وقت محسن بیگمان
اور رہا پابند تو کس دام میں
وہ تلف کس شی پہ کی ای بیحیا
جسکا دل ہو وے تا حق سی کچہہ رجوع

اسکے بدلہ میں تو کیا لایا مجہے
چشم روشن دی تہی تجہکو نور بین
حس دی تہیں ہمنی تجہکو پانچ و چار
جب وہ کرتا ہی رکوع با خشوع

ہمین نی مہلت دی تہی دنیا میں تجہے
وہ گنوائی کس جگہہ ای خوردہ بین
صرف کیں کس کام میں ای نابکار

سبحان ربی العظیم

سر کو اپنی شرم سی وان پر جہکا
یوں لگا کہنے کہ تو سب سے بڑا
پہر ہوا فرمان حق ای محترم
سر اوٹہا کر دیکہہ تو میر اکرم

سمع اللہ لمن حمدہ

سر اوٹھاتا ہی یہ ٹڑہ گروہ شر	یعنی سنتا ہی خدا تو سبر	حمد تیری وال سی کی جسنے ادا	نفس و شیطان سی لیا اوسکو بچا
	سر اوٹھا کر دیکھتا کیا ہی جو ان	نور وحدت جنہان ہی عیان	

اللّٰہ اکبر

	ٹڑہ کی پھیر تکبیر بسمل ہو گیا	ہو گی بسمل جان سی اپنی گھو گیا	

سبحان ربی الاعلیٰ

پھر کہا سجدہ مین اوسنے ای خلیل	تو جلیلوں کا جلیل ہی ای جلیل	ہو چکا اسکا تذلل جب تمام	پھر ہوا حق کیطرف سی یہ پیام
یعنی ہو کر ہمنشین تجھ دیدکر	غرق ہو پھیر نور مین تو سربسر	دیکھ کر انوار یہ عالی نسب	یون لگا کہنے زبان سے باادب

التحیات للہ والصلوٰت والطیبٰت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین

یعنی ہین سب بندگی تجھکو الہ	مال کی ہون یا بدن کی یا شاہ	پھر گیا اوسنی نبی پر یون سلام	پھر بانی حق کی ہو تم پر تمام
	یعنی تم پر اور امت پر سدا	رحمت حق ہو سدا تم پر فدا	

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

ہو گیا پھر اکیا حق کی سوا	جب ہوا اثبات حق ای مجتبیٰ خدا	یعنی روشن چشم دل اسکی ہوئی	مٹ گئی پھیر مین و تو کی ون دوئی

قولہ تعالیٰ حٰفظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قٰنتین

یہ ہی آداب صلوٰۃ ای بیخبر	جسکے باعث ہی مشرف یہ بشر	علم اسکا سیکھ ای عالی نسب	ہی شرف انسان کو از علم و ادب
علم یہ اور دہ ادب ای ذی شہیر	فرض یہ دونون ہین تجھ پیر کبیر	ایک بھی گر ترک ہو تجھ سی حبیب	تو اٹھی محشر مین اعمیٰ ای نصیب
	کیونکہ یہ صلوٰۃ ہی جای وصال	گر نہو یان پھر کہان ہی اید خصال	

قولہ تعالیٰ ومن کان فی ہٰذہ اعمیٰ فہو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا

دیکھ یہ فرمان حق ای مرد دین	یا جو اعمیٰ وان ہی اعمیٰ یا یقین	جانتا کیا ہی نماز ای بیخبر	ہی یہ معراج مومن سربسر
شرط یہ مشروط اسکا وصل حق	پڑہ کسی عاشق سی جا اسکا سبق	لفظ ہی معراج کا وسپر دال	یعنی ہووے وصل حق اس سی کمال
گر نہین ہے وصل حق اس سی کبھی	پھر کہان معراج یہ ہی بیخبر	یہ تو ہی معراج پر تو بے بصر	اسلیے تجھکو نہین آتا نظر
اسم خوان ہی پر مسمیٰ ہی دور	پھر بھلا ہو کسطرح تجھکو حضور	یہ لکھا ہی یعنی علی نبی ای حبیب	دیکھکر ہو با نصیب ای بے نصیب
اسم گر خوانی مسمیٰ را بجو	بی مسمیٰ اسم کی باشد نکو	گر خدا خواہی خدا جوئی بکن	ورنہ میجوئی مخوان اسم کہن
رو بقبلہ دل بنا ای مرید	پھر کہان تیری نماز ای نا سعید	گر نہین حق کی طلب ای بے حیا	دین مین اسکو ہی کہتی ہین ریا
ای مصلی گر ہی غافل از خدا	پھیر یہ سجدہ کسکا ہی سچ تو بتا	خشت ہی یا سنگ ہی یا خاک و آب	وہی جواب اسکا مجھی یعنی باصواب
	جو پڑھے کوئی بغیر حق صلوات	وہ ہی بیشک بت پرست ای نیکذات	

قول سن یہ عارف باللہ کا / نور دیکھا جسنے تھا اللہ کا
زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر / تا فریبد مرغ را زان مرغ گیر

بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش / از ہوا آید بیابد دام پیش
تو نہوا انکا مقید ذی بصر / یہ ہیں شیطان شکل انسان بسر

کیا ہوا گر ریش کی انہی بلند / ڈالی ہی اسنے ریا کی یہ کمند
پھانس لے اس سے سلیمون [illegible] / مولوی نی اسلئے دی یہ خبر

حرف درویشان بدزدد مرد دون / تا بخواند بر سلیمی آن فسون
آنکسا ابلیس آدم روی ہست / پس بہر دستی نباید داد دست

چو ہوا انکا مقید ای حبیب / نور وحدت سی ہوا وہ بی نصیب
یہ لکھا عطار نی ای باصفا / گوش دلسے سن فرا یہ بیرطا

ہر کہ با او گردد آن مکر و دروغ / ماند از نور ولایت بیفروغ
گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد / در بیابان ہلاکت زار مرد

اشقیا از اولیا نشناختی / وین دنیا را از آن در باختی
رہزنان چون ہمنشیند آشتی / احمد و بوجہل چون ہم داشتی

ساختی دجال را مہدی پیر / خیز عیسی را چون بندانی فقیر
خود نہ پیرست او کہ شیطان آن ہست / از طریق رہروان گم گشتہ است

غول را کردی تصور رہنما / تا کہ گشتی منکر اہل خدا
تو نہ پہنچا تو دیگ انکے ای عزیز / تا کہ پاوی نور ایمان سی تمیز

انکی صحبت زہر سے بھی ہی بتر / یون لکھا ہی مولوی نی ای پسر
حق ذات پاک اللہ الصمد / کہ بود بہ مار بد از یار بد

مار بد جانت ستاند ای سلیم / یار بد آرد سوئی نار جحیم
زہر قاتل ہست صحبت لعام / ہست صحبت اشقیا ہی تمام

جیسے قرب اولیا سے ہو اثر / ویسے قرب اشقیا سی ہو ضرر
دیکھ فرماتی ہیں کیا وہ باخدا / یعنی حضرت مولوی ای باصفا

صحبت صالح ترا صالح کند / صحبت طالح ترا طالح کند

حدیث شریف الصحبۃ تاثیر

اس حدیث پاک پر کر تو نظر / تا کہ بد صحبت سے ہو تجھکو حذر
انکی صحبت سے ہو حق تو نصیب / انکی صحبت سے ہو حق کا تو حبیب

در بیان اقسام سالک

جستجو کر سالکون کی ای پسر / تا کہ ہووے ین حق سی باخبر
چار ہیں اقسام سالک ای خواجگان / یاد رکھ اسبات کو ای نیکدان

پیشتر مجذوب سالک ای حبیب / سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب
حق نی بہیجا ہی انہیں پس زودتر / تا کہ ہووے مخلوق کو یہ باخبر

لیک مشکل سی میسر ہی پسر / یہ لکھا عطار نے سن ای فقیر
اولین مجذوب سالک شدہ است / گو ز اول با خدا واصل شدہ است

حق فرستادش بسوی خلق زود / تا کہ خلقان جہان را رہ نمود
سالہا باید فلک بر سر رود / تا کہ پیری اینچنین پیدا شود

اسکو حاصل کر اگر ہی باخبر / دیکھ وہ ہم ہین کیا ہو پیر اثر
سالک مجذوب ثانی ای حبیب / محنتون سے جذب اسکو ہو نصیب

سالہا محنت کری جب وہ جوان / تب ہو قابل جذب کے ای نیکدان
یہ لکھا عطار نی ای ہی پسر / چشم دل سے کر ذرا اسپر نظر

وان دوم را سالک مجذوب دان / کو سلوکے کردہ باشد رہروان
در ریاضت و عبادت سالہا / کرد سعی و گشتہ قابل جذبہا

چون دل او قابل انوار شد / جان پاکش قابل اسرار شد
شاہباز جذبہ اورا در ربود / جان او شد محرم بزم شہود

تیسرا مجذوب مطلق ای پسر / نور حق کی ماسوا وہ بیخبر
وا کشا جان از عشق خدا / عقل و دانش سی وہ ہی انسی جدا

وہ ہوا ہی عشق حق سی بیخبر — غیر کا پھر کیا بھلا ہووے وہ بر
یہ لکھا عطار نی ای ہوشمند — ہوشمندون نی کیا اسکو پسند
پس سوم مجذوب مطلق می شمر — تو ز تاب نور حق شد بی خبر
او ز مستی گشت از خود بیخبر — دیگران را چون بود او راہبر
او چو مست و بیخود و لا یعقل است — کردن تکلیف با وی باطل است
رہبری ناید ز مجذوبان یقین — اتفاق کاملان این ست این
رہ ز مجذوبان مجو ای پر ہنر — اندرین رہ ہیچ نبود جز خطر
گرچہ آن مجذوب از حق آگہ است — تابع مجذوب بیشک گمرہ است
چار مین بی جذب سالک ای حبیب — عشق حق سی وہ ہوا ہی بی نصیب
عقل مطلق سی وہ کرتا ہی طلب — اسلیئے واصل نہین وہ بی ادب
جو کہ تابع اسکا ہی ای مرد دین — وہ ہی منکر عشق حق سی بالیقین
درد حق سی کچھ نہو اسکو خبر — بلکہ ہو اس راہ حق سی دور تر
عام انسے بلکہ بہتر ای جوان — یہ ہی بدتر عام سی ابہی بیگمان
یہ لکھا عطار نے ای متقی — جو کہ پیرو اسکا ہی وہ ہی غبی
چار مین سالک کہ او بی جذبہ نیست — کو سلوکے کرد از ہستی پرست
سالک بی جذب چون واصل نشد — در طریقت لاجرم کامل نشد
سالک بیجذب خود آگاہ نیست — واقف این منزل و این راہ نیست
از رہ و منزل چو واقف نیست او — رہنمائی چون کند آخر بگو
چون نشد واصل نباشد رہنما — ز و مجو چیزے چو ہست او بینوا
اینچنین گستاخ گر تابع شوی — رہ نیابی عاقبت گردی غوی
انسی بچنا فرض ہی تجھکو جوان — تا نہو تو عشق حق سی بدگمان
کیونکہ یہ ہین درد حق سی بی نصیب — بی نصیبون کو نہین ملتا حبیب

در بیان اطاعت پیر کامل

گر تو چاہی وصل حق ای بیخبر — کاملونکا خاک پا ہو سر بسر
اس صفت کا گر ملی تجھکو گدا — اسکے اوپر جان و دل سے ہو فدا
سب سے آزاد انکا ہو غلام — جب ملی دین کا مزا تجھکو تمام
جب تلک انکا نہووے خاکپا — راز حق ہرگز نہووی تجھپہ وا
یہ لکھا عطار نے ای بی شعور — پڑہ کے کر دل سے تکبر اپنے دور
منکہ دامن از جہان برچیدہ ام — عشق اہل دل ز جان بگزیدہ ام
منکہ دارم از ہمہ عالم فراغ — مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ
من کہ از سیر دو عالم رستہ ام — سر بر در اہل دلان خاک درم
من کہ بر فرق سلاطین افسرم — پیش ایشان از گدایان کمترم
من کہ عرش و فرش بردم زیر پا — میکنم از خاک ایشان توتیا
من کہ آزادم ز قید ہر چہ ہست — پیش ایشان گشتہ ام چون خاک پست
من کہ از دنیا و عقبی فارغم — در سپہر وصل حق مہ پارہ ام
روی می مالم ز عجز و افتقار — دائما بر آستان این کبار
خوشہ چین خرمن اہل دلم — خاک راہ کاملان منزلم
انکے ظاہر پر نکر ہرگز نظر — نور باطن انسے حاصل کر پسر
یعنی ظاہر سے بری ہی انکی چال — پر نہین واقف ہی تو ای خوشخصال
انکے ظاہر مین اگر ہو کچھ خلل — تو نکر یاد اسپہ کچھ ہرگز عمل
دیکھہ فرماتے ہین کیا وہ العزیز — یعنی حضرت مولوی پر تمیز
ملت عشق از ہمہ دینہا جدا است — عاشقان را ملت و مذہب خدا است
وسوسہ بد دی جو شیطان لعین — دل مین تیری اسکا کچھہ ای مرد دین
خضر و موسیٰ علیہ کا تو قصہ پڑہ عزیز — تا کہ ہو اس راز سے تجھکو تمیز

قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا

تیری نیکی ہی بدی انکی حبیب — فرق یہ ہی یاد رکھہ ای بی نصیب
دیکھہ تو یہ مولوی نی کیا لکھا — پڑہ ذرا اسکو تو ای مرد خدا

طاعت عامه گناه خاصگان / وصلت عامه حجاب خاصه دان
عام را باشد نظر بر فعل و اسم / پیش خاصه نحو گردد وصف و اسم

عام را با شیشه و نقش و نگار / خاص را با روشنی گردد قرار
گر نظر در شیشه داری گم شوی / زانکه در شیشه ست اعداد دوی

مولوی کی سن نصیحت ای پسر / اولیا کا جب ہو منظور نظر
خاک شو در پیش شیخ با صفا / تا ز خاک تو بروید کیمیا

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر / دامن آن نفس کش را سخت گیر
چون بگیری سخت آن توفیق ہوست / در تو ہر قوت که آید جذب اوست

در بیان صفت مجذوب سالک

اب سنو مجذوب سالک کا بیان / تاکہ تجھ پر نیک و بد سب ہو عیان
یعنی وہ مجذوب سالک ہی سہی / جسکی صحبت سے ہو جذب اے پسر

بعد اسکے ہو سلوک ایسا جوان / ماسوا حق کی ہو سب پردہ نہان
یان تلک پوشیدہ ہووے آدمی / قدسیوں کو بھی نہو اصلا خبر

منتہی کا یہ ہی جذب اے نیکبخت / یہ طریقہ سب طریقوں سے ہی سخت
حکم اسکو ہی کہ رہ سب سے بہم / پیر نہووے عشق سے با سر قدم

یعنی ہو مخلوق مین چھپ جان و تن / جان ہو حق کیطرف پیراہن
جسکا یہ ہی حال ای عالی گہر / صحبت بد سے نہیں اسکو ضرر

حق نے بھیجا اسلیئے اسکو شتاب / تاکہ ہووے خلق اس سے فیضیاب
جسکو ایسا ہو سلوک ای مرد دین / وہ گدا ہی عشق کا نشہ بالیقین

اسکی صحبت سے ہو جذب ای باخدا / پیر ارادت تیری صادق ہو ذرا

قوله تعالی اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

بی ارادت کی نہیں ہو گا اثر / انبیا کی گر ہدایت پر نظر
یعنی ہو اخلاص مرشد سی تمام / جب تجھی ہو جذب حق ای نیکنام

در بیان اقسام جذب

دو طرح کا جذب ہی ای نیکمرد / جسکو یہ حاصل ہی وہ عالم میں فرد
ایک تو ہی خاص دیگر عام ہے / خاص یہ بس عام کا انجام ہے

عام کہتے ہین اسی عالی گہر / جسکو نسبت پیر سے ہو بیشتر
خاص یہ ہی یاد رکھ عالیجناب / نسبت احمد سے جو ہو فیضیاب

نسبت پیر اسکی ہی لیکن غلاف / یعنی نسبت احمدی کی بیخلاف
جسکو نسبت پیر کی ہو بوالفضول / ہی وہ عین نسبت ذات رسول

نسبت احمد احد کی ہی پسر / عرض یہ جو ہر وہ ہی ای بیخبر
مخزن نسبت ہی مرشد ای حبیب / اسکو حاصل کر اگر ہی با نصیب

جس سے نسبت تجھکو ہووے نیکدان / یاد رکھ وہ ہی ہی نسبت بیگمان
اس مثل کو سن ذرا ای خوشخصال / اسمین لکھتا ہون میں اک عابد کا حال

در بیان زاہد خشک و زن فاسق که آخر کار ہر دو کامل شدند

اک گدا پڑہتا تہا صحرا مین صلوٰۃ / وقت مغرب کے سنو ای نیک ذات
زن وہان آئی چلی ایک ای سعید / پاؤں رکھا اسنے مصلے پر پلید

دیکھ یہ زاہد ہوا زن سے خفا / اور کہا زن سے کہ سن ای بیحیا
مین ادا کرتا تہا یان فرض رب / تو نے پاؤں رکھا یہان کیوں بے ادب

سن کی یہ زاہد سے زن نے کہینچ آہ / یہ کہا کہتے ہو کیا ہادی راہ
فسق کی نسبت سے جاتی تہی چلے / تجھکو دیکہا نہ مصلّی ای تقی

فسق نے دل پر کیا تہا یہ اثر / تن بدن کی کچھ نتہی مجھکو خبر
حیف ہی صد حیف تجھ پر ای گدا / تو نماز حق مین دیکہی جز خدا

سنکے زن سے یہ نصیحت پر اثر / گر پڑا زاہد زمین پر بیخبر
بیخبر تہا پر یہ کہتا کردگار / نور وحدت زن پہ کردے آشکار

یہی مرشد ہین ہمیں بس اسکا مرید / تو دکھا اسکو خدا راہ سعید
التجا زاہد کی حق نی کی قبول / زن گئی افعال بد سب اپنی بھول
جب ہوا زن کا یہ رتبہ ایسی / دیکھکر زاہد کو زن نی آہ بھر
اسکے باعث سی کہا مجھکو قبول / کر قبول اسکو خدا بہر رسول
حق پسندی سی حق کو ہی ایسی پسند / یاد رکھ ابیات کو ای ہوشمند
حق پسندی سی نہ غافل ہو عزیز / مثل زاہد تا کہ ہو تو باتمیز
خود پسندی شیوۂ شیطان ہے / کذب گوئی غارت ایمان ہے
تو نگہبان اسکا رہ ہر روز و شب / مثل شیطان تا نہ ہو تو بی ادب
یعنی اپنا عشق دی اسکو خدا / دمبدم جس سے ہو تجھپر یہ فدا
عارف حق وہ ہوے ایسی عزیز / ماسوا حق کی نہ تھا اسکو تمیز
یون کہا ای خالق کون و مکان / ظاہر و باطن ہی سب تجھپر عیان
یہ ہوا زن کی دعا کا پھر اثر / ہو گیا زاہد بھی عارف باخبر
راست گوئی سی یہ رتبہ ای سلیم / زنکو حاصل ہو گیا از بس عظیم
یہ پسند حق ہین دونوا حبیب / جو کہ خالی انسی ہی وہ بی نصیب
یہ ہین دونو فعل بد ابلیس پلید / کر دیا لاکھون کو غارت ای سعید
زن نمط تجھکو ہو نسبت مین فنا / جب یہ تیری ہو نماز ای با خدا

در بیان صلوٰۃ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

دیکھ سفیان کو کہ پڑھتی ہی صلوٰۃ / شام کی مسجد میں سن انکی یہ بات
جبکہ فارغ وہ ہوئی ای صحاب / آگئی پوچھا ایک نی ای قرۃ بیتاب
پھر یہ سفیان نی کہا ای بیخبر / رو برو حق کی نہ ٹوٹی کیون جگر
گر یہ فریادی خدا ای کذب گو / پھر امیرون سے گری کیون جستجو
یہ تو مشہور ولی ہین جب آیا امیر / شرم سے اسکے گرا ہی خاک پر
جب حضور دل ہی حاصل ای پسر / ورنہ کیا ہی نان و حلوا کی خبر
تا نہ ہی سازی خود دل را وضو / کے نماز عاشقان آید نکو
جبکہ پہونچے نستعین پر ای سعید / گر پڑی بیتاب ہو کر بیخبر
کیون گرے بیتاب تم ای باصفا / بھید اسکا دو ذرا مجھکو بتا
وان کھڑا کہتا ہو حق سے با ادب / بس مدد مانگون میں تجھسے روز و شب
کیونکہ تو پابند ہی تدبیر کا / کیون نہ تو شاکر رہا تقدیر کا
سن چکا غافل یہ اب تو گفتگو / ترک کر حق کی سوا سب شی کو تو
دیکھ تو یہ کیا لکھا ہی آشکار / مولوی روم نی ای نابکار
ای کہ ترک تن بود اصل نماز / ترک خویش و ترک فرزندان و آز
آنکہ با اغیار دارد دل گرو / می نبرد آن نماز او دو جو

قولہ تعالیٰ اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ

ہر گھڑی ہر لحظہ رکھ حق سے نیاز / جب ادا ہو پنجگانہ یہ نماز
کیونکہ غفلت میں گنوا روز و شب / پھر خیال رب بھلا آتا ہی کب
دیکھ فرماتی ہین حضرت یہ نبی / گوش دل سی سن فرا تو ای اخی
تیری بیداری ہی سونے سے بتر / خواب کا کیا ذکر ہی ای بیخبر
جب نماز پنجگانہ ہو ادا / پیشتر اسکو ادا کر یا خدا
صاحب ایمان ہمان باشد ہمان / گر نباشد غافل از وی یکزمان
ہر سرے کو سجدۂ سبحان نکرد / حق مرا و را صاحب ایمان نکرد
دمبدم جسکو نہو حق کا حضور / پھر کہان اسکی نماز ای بی شعور
اسلیے لازم ہی تجھکو ای پسر / حق سے کوئی دم نہو تو بیخبر
چشم میری بند دل بیدار ہے / یعنی دل ہی خواب میں ہشیار ہے
اس حدیث مصطفےٰ سی ای زبون / صاف ثابت ہی صلوٰۃ دائمون
مولوی روم نی ای بیخبر / کیا لکھا ہی دیکھ تو یہ پر اثر
پس ترا باید کنی ہر دم سجود / عارف از وی یکزمان غافل نبود
جب تلک ایسی نہیں پڑھتا نماز / پھر کہان تیری نماز ای حیلہ ساز

در بیان مذمت خیال الفت ماسوای حق

دلمیں تیری یہ مرض ایسا پلید	حشر تک چھوڑے نہ تجھکو ای سعید	دلمیں تیرے جسکی نسبت ہے کمال	حشر اسکے ساتھ ہو ای خوش خصال

حدیث شریف یُحشر النّاسُ یومَ القیمۃِ علی نیاتہم

یہ حدیث مصطفے ہی ای جوان	حشر ہو نیت پہ سب کا بیگمان	مولوی روم نے بھی ای پسر	کیا لکھا ہے دیکھکر ہو باخبر
ہرچہ در دنیا خیال آن بود	تا ابد راہ وصال آن بود	جز خدا کچھ فکر مت رکھنا ای پسر	یہ کریگی خوار تجھکو سر بسر

در بیان کشت آخرت

دل ترا ہی کشت مرشد کا	جو وہ بووے وہی نکلے ہو شتاب	عشق ہی اس کشت کا جو ہے آب	ہل ہی اکا فکر حق ای سیر
بیل ہیں اس کشت کی انکے پیدان	یعنی تنہائی و بیداری جوان	ہے بجای چاہ چشم اشکریز	ہے بجائی شاہ شاہ رستخیز
ہے بجائے تخم نام ذوالجلال	کشت دلمیں سبکو ہوی کمال	ہیں بجائی پاسبان ظاہر عمل	گر نہوں یہ کشت بیدن او خلل
جب یہ کامل تیری ہووی کشت ہاں	عجز کی آلہ سے کاٹا فی شعار	لا کے میدان ہین تو رکھ خرمن سبیر	وہ ہی ہوا اثبات کی پھر سر بسر
برق سے خرمن کو رکھنا تو بچا	برق یعنی شرک ہے ای با خدا	جب نکالی خوشہ سے دانہ عزیز	پھر نگہبان اسکا رہ ای باتمیز
کیونکہ دشمن اسکے ہیں لاکھوں جوان	بی نگہبانی چھٹو ہیں بیگمان	بند کر غلہ کو اسیجا ہوشمند	جس جگہہ پہونچے نہ موشونکا گزند
جب تلک انکی نہیں کرتا دوا	کشت تیرا سب خراب ہی با خدا	دیکھہ فرماتے ہیں کیا وہ باصواب	یعنی حضرت مولوی عالیجناب
اول ایجان دفع شر موش کن	بعد ازان در جمع گندم کوشش کن	جانتا ہی وہ مکان ای بیخبر	جس جگہہ پہونچے نہ موشونسے ضرر
یعنی وہ دل جو ہے جان ایجوان	وان نہیں موشون کا ہرگز کچھ نشان	موش کیا ہی جانتا ہی ای حبیب	یعنی شیطان لعین بی نصیب
یہ بہری ہر رگ میں تیری مثل خون	پر نہیں دلمیں گذر ای ذوفنون	کیونکہ اسمیں نور حق ہے آشکار	ہو گریزان دیکھہ شیطان نابکار
	دیکھہ فرماتے ہیں عطار ولی	گوش دل سے سن فرا اسکو جلی	

در بیان اوصاف دل

دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ	آنکہ از حق یافت بر ہی بارقہ	دل ہے یعنی جوہر روحانی ثبت	دل نہ از جسم است نہ جسمانی ست
کس نہ داند قدر دل جز اہل دل	نیست دل را نسبتی با آب و گل	اہل دل را شو اہل دل شو اہل دل	ورنہ ہمچون خر فرومانی بہ گل
مقصد مقصود خلوت این است	ہرچہ میخواہی از این دل حاصل است	ہرچہ عارف داند از دل خواندہ است	از کتاب و درس دست افشاندہ است
اینچنین دل را تو از عارف طلب	دل مجو زین مست جام بی ادب	بی تعلم حق دہد او را علوم	علمہائی برتر از درک و فہوم
دل یہ کیا ہی شاہد مقصود ہے	دل یہ کیا ہی ساجد مسجود ہے	دل یہ کیا ہی مخزن الاسرار ہے	دل یہ کیا ہی مطلع الانوار ہے
دل یہ کیا ہی مرات اہل دلان	دیکھتے ہیں نور حق اسمیں عیان	دل یہ کیا ہی جام جم ای بی بصر	نیک و بد آتا ہی اسمیں سب نظر

حدیث شریف قلوبُ المؤمنینَ عرشُ اللہِ تعالی

دل کو فرمایا کہ ہی عرش خدا — صاحب لولاک نبی ای باصفا
دل ہوا ہی خاک از عشق خدا — آئینہ رو لیتے ہین اس سی جلا

دل نہین ہی ہی یہ بحر بیکنار — در وحدت اسمین رخشان بیشمار
عرش و کرسی ہفت اقلیم گر — اسکے اندر دیکھ لی ای بیخبر

دل نہین ہے لحم و شحم و گوشت پوست — دل ہی وہ حاصل ہوے جس سے لوی دوست
دو صفت خاص ہے موعود دل — کیجیو اسن جا تمیز ای اہل دل

یا کہ ناظر یا کہ وہ منظور ہے — وہ نہین دل جو کہ اس سے دور ہے
کیا لکھون اوصاف دل ای مشت خاک — گوش دل سے گر سنی ہو سینہ چاک

یعنی فرماتے ہین کیا وہ با خدا — مثنوی مین مولوی باصفا
دل گذرگاہ جلیل اکبر است — کعبہ بنگاہ خلیل آزر است

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
سن فرید عطار کی یہ گفتگو — تا کہ واقف اس سے ہو ای زشت خو

دل چو شد برباد غیر او حرام — گر بدانی او بود بیت الحرام
درد حق ہی جان دل ای اہل دل — پر نہین واقف جو خود ہی آب و گل

در بیان درد حق کہ از قرآن مجید ثابت ہست

یون کہیں ہاتھون کو تم کرکے دراز — از طفیل مصطفے ای کارساز
ایسی آتش کر مری دل مین نہان — ہو اگر ظاہر جلی کون و مکان

آہ جب نکلے تو ہو سینے اثر — کو وہ تڑپے اگر پڑے میری نظر
بیقراری سے مجھی بس ہو قرار — فصل سی ہو وصل ای پروردگار

سوز و درد خاص ہو افسردگی — زندگی عاشق کی ہو پژمردگی
اسقدر دی سوز دل پروردگار — چشم دل سے خون بہی لیل و نہار

کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہے — دو جہان مین وہ بلا شک فرد ہے
باعث ایجاد عالم ہی یہ درد — سر فرازی بخش آدم ہی یہ درد

جسکا دل با درد ہو عالی نسب — اس سے ملتے ہین فرشتے با ادب
جو کہ دل وابستہ ہی اسکی کلید — درد ہی یہ درد ای مرد سعید

جسکو درد حق نہو عالی گہر — وہ نہین ہرگز بشر ای با خبر
جو کہ ہی بیدرد وہ حیوان ہے — گرچہ ظاہر شکل مین انسان ہے

درد ہے اخلاص حق اے بس لطیف — تو نہین واقف ہی اس سے ای کثیف
یہ سخن با درد سن عطار کے — عاشق صادق نہی وہ سنا کے

ذرۂ درد خدا حاصل ترا — بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا
ذرۂ عشق از ہمہ آفاق بہ — ذرۂ درد از ہمہ عشاق بہ

درد حاصل کن کہ درمان درد تست — در دو عالم دارو جان درد تست
درگذر از زاہدی و سادگی — درد باید درد کار افتادگی

ہر کرا دردیست درمانش مباد — وانکہ درمان خواہد او جانش مباد
مولوی فرماتی ہین ای بیخبر — اس کلام آتشین پر کر نظر

آتش است این بانگ نای و نیست باد — ہر کہ این آتش ندارد نیست باد
درد سے انکار جسکو ہی وہ خر — بلکہ بدتر اس سے ہی وہ بد گہر

یہ لکہا عطار نے کیا ہی عجب — دیکھکر انسان کو گر ہو تاب و تب
حق ہمین گوید کہ انسان فی المثل — ہمچو گاو ست و چو خر بل ہم اضل

رو باسفل دارد او چون گاو و خر — نیستش کاری بغیر از خواب و خور
بی نصیب از ہر کمالست آن گروہ — غافل از ارباب حال است آن گروہ

مولوی کی سن تو یہ طرز کلام — دیکھیہ ہوتا ہی ثابت نیکنام
بر محمد چون ابوبکر نکو — دید صدقش گفت ہذا صادقو

چون نبود بوجہل از اصحاب درد — دید صد شق القمر باور نکرد
نقص سے تہا بوجہل مین ای بے بصیر — اسلیئے دین سے رہا وہ بی خبر

یعنی تہا بیدرد وہ زشت و پلید — کسطرح ہوتا بہلا پاک و سعید
سن حقیقت درد کی ای انجمن — تا نہو بادرد پر تو طعنہ زن

یہ کلام پاک رب دو جہان — گوش دل سے تم سنو ای مومنان

قوله تعالى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

جب کہ سنتے ذکر حق ہین مؤمنین	خوف حق ہوتا ہی اُن پر جانشین

قوله تعالى اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ

یا کہ کرتے ذکر حق ہین با حضور	دلکو اُس سے ہوتا ہی انس و سرور	یعنی ہستی نیست ہوتی ہی عزیز	ماسوا حق کی نہین رکھتے تمیز
	جانتا ہی نیستی کیا ہے بسیر	غیر حق یعنی نہو دل پر اثر	

در بیان سبب جذب اہل حق

جسکہ گھری ہو اس اثر کا کچھہ ظہور	نفس عاجز روح ہونی دی شعور	ایک تن سی جانکو نسبت ہی کہان	اس سبب سی وہ ہی عاجز سخت تر
یعنی جان ہی پاک چاہی پاک کو	تن نجس ہی خاک چاہی خاک کو	تن کی خواہش ہے کہ ہو جان خاک کی	جان کی خواہش ہی ملون اصل پاک
تن یہ کہتا ہی نجاؤن عرش پر	جان یہ کہتی ہی رہون کیون فرش پر	جان او تن مین ہی نزاع و شور ہی	مقتضا ہر ایک کا دائم اور ہی

قوله تعالى قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

جان یہ کہتی ہی کہ ہین ہون امر رب	ہین مقید آب گل کی ہونگی	تن یہ کہتا ہی کہ مین ہون آب و خاک	تو کہان اور مین کہان ای اصل پاک
پر نچھوڑونگا تجھے ای نیک نام	تجھہ سے روشن ہے مرا خانہ تمام	قید تن سی جان نہین ہوتی رہا	تا کہ حاصل ہووی اسکو مدعا
کھینچتا ہی اُسکو تن اپنی طرف	اس سبب سے جان کو ہوتا ہی شغف	اس تخالف کی سبب سے عاشقین	دست و پا کو مارتے ہین بر زمین
مولوی کا یہ کلام ای اہل دل	ہی اسی مضمون پہ بیشک مشتمل	ح می بردت سوی چرخ برین	سوی آب و گل شدی در اسفلین
اسقدر ہین سست پا زین خاک پر	شور و غل پڑ جاتا ہی افلاک پر	مولوی فرماتے ہین ای کور و کر	مثنوی مین اسطرح پر کر نظر
جسم بر خاکست و جان بر لامکان	لامکان فوق وہم سالکان	لامکانی نہ کہ در وہم آیدت	ہر دمی در وی خیالی زایدت
از نیستان تا مرا ببریدہ اند	از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند	درد سے ترپین جو انسان خاک پر	رشک سی رو وین ملک افلاک پر
یہ لکھا عطار نے سُن ای حبیب	قدسیونکو یہ نہین رتبہ نصیب	قدسیان را عشق ہست و درد نیست	درد را جز آدمی در خورد نیست
درد اسکو کہتے ہین اہل عقول	ماسوا اسکے نہین سُن ای جہول	جاہلون کی قول پر مت کر نظر	حاصل اسکو کر اگر ہی باخبر
سُن امام اولیا عطار سے	مانگتے تجھے یہ سدا ستار سے	کفر کافر را و دین دیندار را	ذرۂ دردی دل عطار را
دیکھہ فرماتے ہین مولانا ی روم	قدر کب جانی ہی اسکی چغد و بوم	ای خنک چشمی کہ آن گریان او ست	وی ہمایون دل کہ آن بریان او ست

در بیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

ہو مگر جو شرع احمد کا نثار	درد اُسکا راست ہی ای باوقار	جو خلاف انجناب پاک ہے	درد اسکا سربسر خاک ہے

قولہ تعالیٰ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

جو فدا اونکا و مولا کا فدا — پڑھ اطاع اللہ فرمان خدا
جس مین ہین نقش ہوں اُنکی قدم — اُسکو جو ہین سب ملائک ہمدم
جب احمدؐ سے ہی بس وصل خدا — کیون نہین ہوتا دلا اُنپر فدا
جسکو حب مصطفے حاصل نہین — بالیقین وہ ہی لعین وہ ہی لعین

جسنے کی اُنسی محبت اے حبیب — نور وحدت ہو گیا اوسکی نصیب
ہو وہی جس جا پہ لکھا حضرتؐ کا نام — اولیا انکہین ملین ہین صبح شام
مصقلہ ہی دل کا حب مصطفے — بی محبت کی نہو دل پر جلا
گرچہ وحدت کا کرے سو سو قرار — بی محبت کے نہین ہوتا شمار

حدیث شریف لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ متفق علیہ[۹۲]

حب اُنکی شرط ایمان ہی بسیر — ہی یہ مضمون حدیث معتبر

حدیث شریف مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ[۹۳]

من رانی کو تو پڑھ دل سے عزیز — جب تجھی ہو شان احمد سی تمیز
یہ خطور دل نجائین اے حبیب — جب تلک کامل نہو نسبت نصیب
ایک ہی گر ترک تجھسے ہو حبیب — نور وحدت سی ہی تو بی نصیب
ما سوا اسکے نہین ہوتا حصول — جو کری اسکے سوا وہ ہی فضول

ہر نبی نسبت کی ہو بس ہی شعور — کیونکہ حایل ہین تیرے دلکی خطور
لیک نسبت تین ہین اے یار بین — جسکو حاصل ہین وہ ہی مرد دین
انکو لاوی جب بجا جی جان سے — پھر تو پاوی کچھہ مزا ایمان سے
چوب کو تھی دیکھہ نسبت با رسول — ہجر سی رویا وہ مثل ذی عقول

دربیان ستون چوب حنانہ

تھا ستون چوب حنانہ بنام — اُس سے لگ کی بیٹھتے خیر الانام
سسکیان بھر بھر کی لیتا مین فدا — یا نبی اللہ نہو مجھسے جدا
چوب مین تاثیر ہی اتنک بسیر — مولوی کی قول پر کر تو نظر
وای بدتر چوب سے ہم ہین بشر — جنس سی اپنی نہین ہمکو خبر
باوجود اسکے نہین ہم مین اثر — جیسے رکھتی چوب ہی عالی گہر
تب کہا اُسنے کہ ہون سب سی جدا — اور بقا ہون با بقای مصطفےؐ
گر نہین نسبت تجھے با مصطفےؐ — تو ہی بدتر چوب سے ای بی حیا
یعنی طاعت اور محبت اور ہے — گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی طور ہے
یہ محبت کی ہی صورت اے حبیب — جانسے لیکن یہ صورت نے نصیب
اسکو پیدا اگر کرے ہی شعور — جب تجھی ہو نور وحدت سے حضور
دیکھہ تھا یعقوب کو یوسف کی ساتھ — رو کی روئی ہو گئی بینائی سی ہاتھ
دیکھہ تھی عاشق عمرؓ عالی وقار — کر دیا بیٹے کو سنت پر نثار

ہجر سے حضرتؐ کی رویا اسقدر — جیسے روی طفل بی مادر پدر
جب ستون چوب کو یہ درد ہو — حیف ہی انسان اگر تو سرد ہو
بشنو از نی چون حکایت میکند — وز جدائی ہا شکایت میکند
خاص نسبت ہی ہمین اُنسے سلیم — بحر وحدت کی جو ہین در یتیم
کیونکہ جب پوچھا نبی نی اشتہون — چاہتا کیا ہی بتا ای ذوفنون
دیکھہ ہمت چوب کی ای بی بصر — ہو گئی طالب بقا کی سر بسر
لیک اسمین نکتہ ہی باریک تر — یاد رکھہ اسبات کو عالی گہر
یا کہ قولی یا کہ فعلی ای بسیر — بی محبت ذات کی سب بے اثر
یہ ہین دونون تربیت بیمغز ای فتا — گر نہین نسبت تجھے با مصطفاؐ
دیکھہ حنانہ کو تھا عاشق رسولؐ — ہجر سے رویا وہ مثل ذی عقول
دیکھہ تھا صدیقؓ کو با مصطفاؐ — جان و مال اپنا کیا اونپر فدا
دیکھہ تھے عثمانؓ با حلم و حیا — قتل تک وہ عاشق احمدؐ رہا

دیکھے تھے حضرت علیؓ والا گہر ۔ جان جانے پر نکی کچھ بھی نظر
دیکھ تھے حضرت بلالؓ ذی عقول ۔ جان دیکر کی قدمبوسی حصول

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

گوش دل سے یہ حکایت ہے عجیب ۔ تاکہ ہووے درد دل سے با نصیب
ایک صحابی تھے والا تبار ۔ نام تھا انکا بلال با وقار

عاشق احمدؐ وہ والا شان تھے ۔ جان و دل سے اُنپہ وہ قربان تھے
کوئی دم حضرت سے ہوتے گر جدا ۔ سر زمین پر مارتے وہ جا بجا

اسقدر نسبت تھی انکو با رسولؐ ۔ گوش دلسے سُن ائے بو الفضول
بعد وصل رحمة للعالمین ۔ آئے زیارت کی لیے وہ مرد دین

جب پڑی انکی مدینہ پر نظر ۔ گر پڑے بیتاب دلسے آہ بھر
خاک میں غلطان مگر با درد و غم ۔ یہ ندا کرتے تھے ای شاہ امم

ہیں تری نعلین میری نور عین ۔ دیکھنے سے جنکے عشاقوں کو چین
دی دکھا مجھکو ذرا میرے حبیب ۔ آنکھہ کو اُس سے ملو نہیں ہے نصیب

یعنی دو اپنے کف پا تم دکھا ۔ تا کروں میں جان و دل اوس پر فدا
کہہ کے یہ پھر روا اوٹھا وہ بھر کے آہ ۔ کسطرح حاصل ہو ای امت پناہ

میری قسمت ہے کہاں ایسی بھلا ۔ تیری نعلینو نپہ ہوں جانسے فدا
گفتگو یہ کرکے با سمت قرار ۔ بس وہاں سے ہلو با چشم زار

جبکہ پہونچا وہ مزار پاک پر ۔ گر پڑا بیتاب ہو کر خاک پر
آب بن ماہی ہو جیسے بیقرار ۔ اسطرح پر وہ تڑپتا دل فگار

دیکھکر یہ حال اصحابی تمام ۔ گرد و پیش اُسکی ہوئے سب خاص و عام
کوئی کہتا ای بلالؓ دردمند ۔ صبر کر اسجا یہ تو ای ہوشمند

کوئی کہتا ای بلالؓ ذی شعور ۔ کیا چلا تو بھی پیمبر کی حضور
کوئی کہتا ای بلال پر اثر ۔ حال سے اپنے ذرا ہو تو خبر

تب لگا کہنے یہ وہ اندوہگین ۔ کچھہ نپوچھو حال ای اہل یقین
کیونکہ جلجاوے زمین و آسمان ۔ اگر کروں میں سوز دل کا کچھہ بیان

تین دن تک وہ رہا با وجد و حال ۔ پھر گیا مسجد کو وانسے با کمال
پیشتر تھا وہ موذن نامور ۔ بانگ پر جسکے ملک تھے جان نثار

جب گئی مسجد میں یاروں نے کہا ۔ بانگ اب پھر دیجیے بہر خدا
وہ زمانہ پاک جسمیں تھے رسولؐ ۔ آج پھر ہمکو سنوا ہو حصول

کہکے یہ سب وہ اوٹھے ای مصطفا ۔ وصل اپنا دیجیے بہر خدا
زندگی ایسی ہے اب تم بن خراب ۔ ماریوں کو بھی نہوگا یہ عذاب

جب سے تم پوشیدہ ہو شمس جمال ۔ ماہ کے مانند اپنا ہے زوال
کوئی پرسان ہی نہیں اس درد کا ۔ کوئی پرسان ہی نہیں اس وجد کا

گفتگو کرتے تھے یہ جب ہمد گر ۔ شق ہوتی تھی جگر اُنکے بسر
یہ شکایت جانسے کرتے تھے بلال ۔ دوست بن آتی ہے کیسی قیل و قال

جانسے کہتے کیوں ہے تو بیخبر ۔ چشم ایمان کا گیا نور البصر
یہ کیا تونے غضب ای بی نصیب ۔ کسطرح یاں پر رہی تو بی حبیب

کیا کروں میں حکم حضرت کا نہیں ۔ ورنہ کرتا ذبح تجھکو میں یہیں
تو نے کی مجھسے دغا کیا بیوفا ۔ حشر میں پاویگی تو اسکی سزا

نور احمدؐ پر فدا ہوتی اگر ۔ زندہ ہوتی با بقا ای بیخبر
سخت حیران ہو کہا پھر ای اِلٰہ ۔ تو دکھا دے مجھکو جو ہے امت پناہ

کیجیو تو عفو کی مجھپر نظر ۔ رو سیہ مجھسا نہیں کوئی بشر
یا الٰہ العالمین میں ہوں غلام ۔ جان نکلے میری یا خیر الانام

جب کہا یہ عاشق معبود نے ۔ رو کہا یا شاہد مقصود نے
غیب سے آئی ندا سن ای بلال ۔ یہ مقام قرب ہے مت کر ملال

کوئی دم باقی ہے تیری فصل کا ۔ ورنہیں ہے یہ زمانہ وصل کا
آخر شب میں بانگ با درد و حزن ۔ رو پڑے سارے ہے بانگ موذن

ٹرہ کی لا کو یوں کہا پروردگار ۔ تجھ سوا کوئی نہیں ہے کردگار
پھر کیا الا کا ظاہر جب بیان ۔ نور وحدت ہوگیا سب پر عیاں

جب کہ پہونچے نام احمدؐ پاک پر
عرش کی ساکن یہ دیتی تھی ندا
یون لگی کرنی دعا انی و اجلال

شمع سان جا لگری چھٹرکر یہ
قالوا انا تم پڑھو سب یہ ملا
دردھمکو کر عطا مثل بلالؓ
درد سے انکار جسکو آئے کر گیا

دیکھکر تھرا گیا عرش بریں
دیکھکر یہ حال اصحاب کبار
اب نہ لکھہ عاجزو یاں کا سوز و درد
وہ ہی شیطان شکل انسان ہو گیا

عاشق صادق گرا جب بین
گر پڑے فرش زمین پہ بیقرار
رقص میں جا کہین زاہد نہ سرد

دربیان سوز و درد خلیفہ برحق حضرت ابوبکر صدیقؓ

سوز دل صدیقؓ کا سن ای سعید

تا کہ ہووی درد دل سی با خبر
زاہدان خشک پر بہت کر زیان

اسقدر تہا درد و سوز و اضطراب
درد دل حاصل ہو کر انی دیکھیں

دلسے آتی تھی سند ابوی کباب

دربیان سوز و درد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

دیکھہ کیا یا درد تھی حضرت علیؓ
رفت مردی باز آمد با شتاب
گفت پندارم ز درد کار خویش

یہ لکھا عطار نی سن ای اخی
گفت پر خون ست چاہ و نیست آب
مرتضےٰؓ با چاہ گفت اسرار خویش

مصطفےٰؐ جا کی فرود آمد براہ
مصطفےٰؐ چون این سخن از وی شنید
چاہ چون بشنو زان تابش نبود

گفت آب آرید لشکر را ز چاہ
آنزمان انگشت با دندان گزید
لاجرم پر خون شد آبش نبود

دربیان سوز و درد خلیفہ برحق حضرت عمرؓ

درد سے موصوف تھی ایسے عمرؓ
تہا یہی ابن عمرؓ کا حال زار
ہی نخعی کی روایت جان من
پڑھ چکے جب وہ نماز کبریا
جب سنایا مینے قرآن مجید
اسمین ہے تفصیل سب نکالی
کیونکہ یہ ہی معجزہ قرآن کا
منحرف اسکا جو ہی شیطان ہے

سن کو واقع کر پڑی وہ اسپہر
پڑھ کے یوم کر پڑی وہ آہ زار
قریہ کوفہ میں تھی اک پیرزن
عجز سے مین نی سلام اسکو کیا
آہ بھر کر گر پڑی ہو کر شہید
دیکر اسمین نکر کچھ قیل و قال
ہو شکستہ سنکے دل انسان کا
کیونکہ منکر عظمت رحمان ہے
وہ نہیں مومن حقیقت مین ہے

خشیت حق کا ہوا پیدا اثر
اک صحابی تھی زرارہ با وقار
وہ کھڑی پڑہتی تھی ان خلکی صلوٰۃ
مجھسے پوچھا تجھکو قرآن یاد ہے
اس نمط کی دیکھہ اصحاب رسولؐ
تو نہیں قائل ہی اسکا نابکار
بلکہ تاثیرات قرآن بالیقین
بلکہ بدتر کافرون سی وہ لعین
عظمت حق سی جو خالی ہو بشر

اک مہینے تک رہی وہ بیخبر
پڑھ کے قرآن ہو گئی حق پر نثار
عشق حق سی وہ سنو دیکھنا
پڑھ ذرا اس سے مرا دل شاد ہے
جا کی آ جیا مین نہ امی فضول
روبرو حق کی تو ہوگا شرمسار
سنکے بیخود ہوتی کفار لعین
سخت دل اتنی زیادہ بالیقین

ہیں

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

انما ہی مومنوں کی شان مین

آیا نجھر حصر ہی قرآن مین
جستجو کر دیکھہ کیا ہی سوز و ساز

عاجزا کر تو دعا بھر خدا
یہ کھلے ہی راز کب نی اہل راز

تا کہ حاصل درد ہو مجھکو ذرا

حکایت حضرت موسیٰؑ و درویش عاشق

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّ ... الشہید احقیق ... ہم اسے ہی ... کہ ہین اور ... روحی سے کیطرف ... جمیع ... کہ بیچے ... انما تو عدون ... الصادق و ان ... الدین لو اقع ... بیشک جو ... وعدہ دیے جاتی ہو ... مقرر سچا ہے ... اور تحقیق دن ... قیامت کا آنیوالا ... ہے ... کل یعامر ... فی شان ... ہر دن وہ ہی ... کھرمین ہے ... متقر ایمان ... والے وہی ہوں ... مین کہ جب ... یاد کیا جاتا ہی اللہ ... ڈر جاتی ہین دل انکے ... اور جب پڑہی جاتی ہین ... انپر آیات اسکی ... زیادہ کرتی ہین ایمان انکا

ایکدن موسی نے کی حق سے دعا | خاص بندے اپنے مجھکو دکھا
تب ندا آئی کہ موسی کر سفر | جا طلانے کوہ پر کر تو نظر

جب گئے موسی تو دیکھا ایکمرد | تن برہنہ کوہ پر آلودہ گرد
تھا زبان پر اسکے ذکر ہو | شور تھا ہو کا وہاں پر سو بسو

دیکھ کہ موسی نے کیا اسکو سلام | کچھ نہ پایا ہو سوا اسسے کلام
پھر کہا موسی نے اے مست خدا | ہو سے ہے دیدار تیرا ابتدا

یا کہ آئین راز ہے کچھ انجان | راستی سے کر ذرا ہمپر عیان
ہم کرینگے تیرے لئے حق سے دعا | تا کہ حاصل ہووے تیرا مدعا

نام حق سن عاشق حیران نے | جان سے ہو بیٹھا ہاتھ اسی آن نے
آہ بھر کر گر پڑا وہ خاک پر | روح نے پرواز کی افلاک پر

دیکھ کر یہ عاشق صادق کا حال | پھر کیا موسی نے حق سے یہ سوال
ایسا عاشق اور بھی ہے اے خدا | نام سن تجھپر کرے جانکو فدا

حکم آیا ہین بہت اے باوقار | نام پر کر دین تیرے جو جان نثار
جو کہ ہین دیدار کے مشتاق تر | درد انکی ہے غذا اے باخبر

درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے | درد کیا ہے وصل کا انجام ہے
یا الہی درد کر مجھکو عطا | جیسے رکھتا درد یہ تیرا گدا

کیونکہ جسکے دلمین ہو اسکا اثر | اس سے بھاگین سب جہنم کے شرر

حکایت حضرت خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام

یہ حکایت گوش دل سے سن اگر | جب تجلی ہو درد حق کے کچھ اثر
جب خلیل اللہ کے عاشق ہو | عشق بازی مین بڑے صادق ہو

آگ مین نمرود نے پھینکا انہین | آتش سے نہین ڈر کر کہا انہین
آگ پر جس دم معلق تھے خلیل | آئے انکے پاس اسدم جبرئیل

یوں کہا انسے کہ کچھ فرمائیے | آپکو حاجت ہو جو بتلائیے
ہم کرین رب سے تمہارے لئے دعا | تا کہ تم کو نار سے وہ لے بچا

یوں سنا پھر عاشق حق نے جواب | حضرت جبرئیل سے کر کے خطاب
میرے دلمین شعلہ زن ہے نار عشق | آتش نمرود کیا مردار ہے

ایکدم اسکا اگر پہونچے کبھی | عرش سے تا فرش جل جاوے کبھی
ما سوا حق کی نہین کچھ تا امید | جب مرا سب جانتا ہے دل کا بھید

قولہ تعالی قلنا یانار کونی بردا وسلما علی ابراھیم واراد وا بہ کیدا فجعلنھم الاخسرین

آخرش کو جب وہ پہونچا نار پر | جا کے دیکھے تختہ گلزار پر

در صفت درد

درد کیا ہے مایہ پیغمبران | درد کیا ہے بادشہ جاویدان
درد کیا ہے رہبر ایمان ہے | درد کیا ہے قاتل شیطان ہے

درد کیا ہے سلیمان جہان | سب پری و دیو کا شہ بیگمان
درد کیا ہے قاصد دلدار ہے | درد کیا ہے رازدار یار ہے

درد کیا ہے مخفیونکی شان ہے | درد کیا ہے عاشقونکی جان ہے
درد کیا ہے بحر وحدت کا ہی در | آسمان معرفت کا ہے یہ خور

درد کیا ہے نور ایمان ایعزیز | اسکو حاصل کر اگر ہے باتمیز
درد کا کیا وصف ہو مجھ سے بیان | ہے کہان امکان بھلا اسکا بیان

یہ لکھا عطار نے عالی سخن | گوش دل سے سن تو اے اہل سخن
ہر کجا این آتش آید کارگر | آتش دوزخ کجا ماند اثر

درد حاصل کر اگر ہے ہوشمند | معرفت کی بام کا ہے یہ کمند
زاہدونکی قال ہے مت کر خیال | انکو تکبر انفس نے باجملہ ضلال

انکی دل پر زنگ ہے ایسی عزیز | حق و باطل کا نہین انکو تمیز

قولہ تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون

دیکھہ تو بل ران کو قرآن مین   حق نے فرمایا ہے انکی شان مین

در بیان مذمت زاہد خشک

دیکھہ زاہد یہ حدیث مصطفیٰ   سخت دل ہین دور از قرب خدا
زاہدا انصاف سے دیکھو اگر   مکر ہین دعوی تمہاری سر بسر
کیونکہ تم اخلاص سے ازبس ہو دور   جان و دل سے بلکہ ہو اس سے نفور
تم فقط ایک نقشۂ تصویر ہو   سادہ دل ہو اور بڑے بے پیر ہو
درد کی لذت سے ہو نا آشنا   ہیچ ہے خر کو زعفر انکی قدر کیا
کیا ہوا گر ریش کی تو نے دراز   خود پسندی سے نہین آتا ہے باز
کیا ہوا اگر عابد و زاہد ہے تو   پر نہین اخلاص دل اے زشت خو
کیا ہوا گر حافظ قرآن ہے   خلق مین تیری بڑی کچھ شان ہے
کیا ہوا اگر حج کر حاجی ہوا   شہر کا یا مفتی و قاضی ہوا
کیا ہوا اگر تو ہوا پیر و مرید   اور کہتے ہین تجھے سب بایزید
کیا ہوا اگر تو ہے عالی خاندان   مثل شیطان فخر کیا اے بد گمان
گر مطیع نفس ہے اے بے خبر   سب یہ حاصل تیرا غارت سر بسر
نفس نے اعمیٰ کیا تجھکو نہان   ضد حق تکبیر کیا اسنے عیان
جو شکستہ دل ہین یا بھر رسول   آنپہ خندہ زن ہے کیون اے بو الفضول
یہ نسمجھا دل مین تو اے بے بصر   درد سے خالی نہین کوئی بشر
سن لے سعدی کا کلام پر اثر   ہو وہی قدر درد سے تجھکو خبر
یہ ہی عالم سر بسر مستی و شور   لیک کب دیکھین جو ہو وین چشم کور
درد سے خالی نہین کوئی یہان   لیک نسبت مین تفاوت بیگمان
یعنی نسبت جسکی ہو جس سے مگر   درد اسکو اس سے ہی اے بیخبر
یہ حکایت گوش دل سے سن حبیب   فہم حق سے تاکہ ہو تو با نصیب

حکایت پدر مجنون و پدر لیلیٰ

ایکدن الفت سے مجنون کا پدر   لیکے مجنون کو گیا لیلی کی گھر
والد لیلی سے اسنے یون کہا   قیس کو زندان غم سے کر رہا
یعنی اپنا قیس کو داماد کر   اسکے دل کو رنج سے آزاد کر
ماسوا اسکے نہین کچھ تجھسے کام   رحم کر اس طفل پر اے نیکنام
تب دیا اسکے پدر نے یہ جواب   یہ نہین ہے اے تیری یا صواب
رحم کا باعث ہے جو کرتا نہین   ورنہ مین مجنون سے کچھ ڈرتا نہین
جو لکھا تقدیر مین اسکے ضرور   ہوتا ہے مجنون ہے یا ذی شعور
گر نہو تمکو یقین اے اہل دین   دیکھہ لو تم آپ از عین الیقین
باپ نے دی پھر صدا ہو کر اداس   آ او نور العین ایکدم میرے پاس
جب اوٹھی لیلی تو دامن پر نظر   جا پڑی مجنون کی اسدم بیخبر
گر پڑا بیتاب ہو کر [illegible]   مارتا تھا وہ پڑا سر بر زمین
پھر کیا لیلی کی والد نے کلام   دیکھہ لے مجنون کو تو اے نیکنام
دیکھکر دامان لیلی ہیچ حال   اسکا گر دیکھے تو جینا ہے محال
اس لیے رکھا ہے اسکو اس سے دور   تا نجاوے جان سے یہ بے شعور
ہو یہ پر تاثیر جب دامان زن   تا ہم احمد سے تو کیون ہے خندہ زن
ایسی نسبت کر تو پیدا اے اخی   جیسے مجنون کو تھی لیلی سے دلی
یا کہ ہو وہی جیسی نسبت باپسر   یا کہ نسبت جیسی ہو با سیم و زر
یا کہ نسبت ہے تجھے جیسی بزن   ہے نبی سے سچ بتا اے سگدہن
نسبت احمد سے خالی تو دنی   اسلیے کرتا ہے تو خندہ زنی
آپ اپنی عیب پر کرتا ہے ناز   اسقدر راندا ہے تو اے حیلہ ساز
آپ نسبت سے ہے خالی اے دنی   صاحب نسبت پہ کیون خندہ زنی
زنگ دل کا یہ سبب ہے اے حزون   عقل تیری ہو گئی ایسی زبون

جسکے دلمیں یہ مرض ہو الغرض	حق و باطل کا نہیں اسکو تمیز	گرد و اسکی شتاب ای بی شعور	جب تجھے ہو نام احمد سے سرور

در بیان طالب کاذب

یعنی نسبت گر نہ حاصل ہو تجھے	تا نہو شرمندہ پیش ذو الجلال	کیونکہ یہ محشر میں پوچھیگا خدا	تجھسے نسبت تجھکو یا مصطفا
یا کہ تھی میری ولی سے ای حبیب	یا کہ ان تینوں سے تم ہو بے نصیب	سنکے پھر بولیں گے ای پروردگار	عشق سے تیرے تھے ہم سب دلفگار
کوئی بولی ای الٰہ العالمین	نسبت احمد تھی مجھکو بالیقین	کوئی بولی ای خدای دادگر	ڈھونڈھتا پھرتا تھا میں در بدر
گر چکیں جب سب کے سب یہ گفتگو	حکم ہو مجنون کو لاؤ روبرو	جب کہ ہو وان عاشق لیلیٰ کھڑا	حق کہی اونکو کہ دیکھو تو بھلا
کون ہی کسکا ہی عاشق یہ جوان	جانتے ہو اسکو تم ای عاشقان	سب کہیں مجنون ہی الحق بالیقین	عاشق لیلیٰ ہی یہ مرد حزین
عشق لیلیٰ کا ہی اسپر یہ اثر	جان و تن سے کچھ نہیں اسکو خبر	صورت لیلیٰ کا از بس ہی عشیق	بحر غم میں لب تلک ہی یہ غریق
گریہ و زاری و آہ دل فگار	یہ غذا ہی اسکی ای پروردگار	سنکے فرماوی خدای ذو الجلال	عاشق لیلیٰ کا دیکھا تمنے حال
کوئی تم میں سے بھی ایسا ہی بھلا	غور کر دیکھو تو تم ای بی حیا	عشق تک تم سب کا ہی کب ایسا بتا	جیسے مجنونکا ہی دیکھو بھر نظر
کھینچتا لاکھون بلائیں یہ غریب	واسطے لیلیٰ کی دیکھو یہ عجیب	کب تمہارا دل تھا ایسا بیقرار	جیسے مجنون عشق میں تھا اشکبار
کب گیا میری لیے کپڑونکو چاک	کب ہوی بھی لیے تم دردناک	کب ہوی میرے لیے خوار و خجل	کب پھری تم خوار و خستہ در بدر
کب ہوی میرے لیے تم چشم نم	کب پھری روتی ہوے با درد و غم	کب ہوے میرے لیے اندوہگین	جیسے فرقت سے پسر کی بالیقین
میری خاطر کب کیا ہستی کو خوار	مفت میں عاشق بنی نابکار	ترک تمنے کب کیا مال و منال	کب ملایا خاک میں جاہ و جلال
واسطے روٹی کی در در تم پھرے	سگ نمط پھر پھر کے آخر تم مرے	مثل روٹی کی نہ تھا میرا خیال	نسبت حق کا بھی تھا یہی حال
تمنے جو سیکھا تو سیکھا نام کو	یا کہ سیکھا نفس کے آرام کو	گر پڑھا تمنے تو علم بی عمل	بیشک و لاریب تم تھے سب دغل
کیونکہ نیت میں خلل جب ہو پدید	پھر عمل ہو کسطرح تم سے سعید	اس خلل کی کچھ نکی تمنے دوا	وقت ضائع مفت میں اپنے کیا
	کیا نہ پہنچی ہمنے دانا تھی طبیب	نبض باطن دیکھنے والی طبیب	

قولہ تعالیٰ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا

دیکھہ تو لفظ حسن قرآن میں	ہمنے بھیجا ہی انہونکی شان میں	بن گئی ظاہر میں تم از بس سعید	پر نہ دیکھا دلکو کیون ہی یہ پلید
عیب پوشیدہ کیا تاویل سے	یا کہ پوشیدہ کیا تعلیل سے	نیک سمجھی ساری اپنی حال کو	چلنا سیدھا جانا الٹی چال کو
اسلیے سیکھا تھا تمنے قیل و قال	نقص میں پوشیدہ ظاہر ہو کمال	یہ نہ سمجھے دلمیں تم ای نابکار	ظاہر و باطن سے ہی واقف کردگار
کیا نہ پہونچی تھی نبی کی یہ حدیث	اس سے ظاہر ہی کہ تم ہو سب خبیث	یعنی جسکی دلمیں ہووے کچھ خلل	ظاہر اسکا سب ہی ناقص اور عمل

قولہ تعالیٰ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

کیا نہ وہی تھی ہمنے قرآن سے خبر	ہی سلیم القلب پر میری نظر	کیا نہ کی یہ اولیا نے گفتگو	دل مصفا تم کرو ای زشت خو

جس دن نفع نہ دیگا مال اور بیٹے مگر جو شخص لاوے اللہ کے پاس دل سلامت

بلکہ دشمن جانتی اونکا تمام — اور نسبت اہلی تم کرتی مدام
کوئی کہتا یہ ہین ساحر با ضرور — چاہیے رہنا انہو نسی سبکو دور

کوئی کہتا حال انکا ہے ریا — یہ نہین واقف ہی از راہ خدا
کوئی کہتا کچھہ نہین مجنون ہے — کیا ہوا اگر تابع مسنون ہے

کوئی کہتا یہ خلاف سنت دین ہے — کیا ہوا گو کچھہ ہین یہ دین سی یاد
اسطرحکی تم خرافاتین تمام — انسے نسبت کرنی تھی اپنی مدام

سنکے یہ ارشاد حق ایجان من — گر پڑین بیتاب اس سے مرد و زن
اسلیے لازم ہی تجھکو ای گدا — مثل مجنون ہو خدا پر تو فدا

دربیان محترز شدن طالب حق در صحبت بیدردان

بی محبت کی نجات نزدیک تو — یہ محبت کی ہین دشمن زشت خو
یہ نہین تاثیر الفت کی مقر — بلکہ جانین عین الفت کو مضر

اس سے واقف وصل محبوب ہے — یعنی الفت سے جو محبوب ہے
کیا محبت یعنی ہی کان نمک — جو گرا اسمین ہوا جان نمک

ہو اگر تو خار الفت سے ہو گل — ہو اگر سرکہ تو الفت سے ہو مل
مولوی لکھتے ہین کیا شیرین سخن — دور ہونے سی ہو تلخی از دہن

از محبت نار نوری می شود — از محبت دیو حوری میشود
اسکو حاصل کرکی چل تو یہ طریق — جب تو ہووے بحر الفت مین غریق

یعنی پڑہ تو یہ حدیث مصطفا — وصل حق تجھکو ہو جب ای باخدا

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

یعنی دل سے من عرف پر کر عمل — جب یہ جاوین تیرے دل سی سب خلل

دربیان امراض باطن کہ چہار اند و مہلک طالب حق اند

قطعہ

چار ہین امراض باطن بس عظیم — بیشتر انکی دوا اگر ہی سلیم

حدیث شریف لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ

اولا ہی کبر دیگر ہے ریا — سخت یہ چارون ہین دونو انکی فنا
تیسری ہی کسل جو تہی حرص آن — انسے پیدا اور ہوئے آبا بنا

یہ شریعت مین ہا ہین چار رو بس جرم — نزد حق یہ مثل خر ہی بیلگام
مرتکب اسکا اگر ہی پارسا — وہ نہین ہے پارسا نزد خدا

کیونکہ یہ ہی کبر و عجب و جہل — غیر کو لازم ہی کب اے خوش خصال
بلکہ یہ بھی ہی مسری ظاہر سبب — لیک ظاہر مین نہین اس سی خبر

دیکھہ کیا لکھتے ہین شیخ مولای روم — واقف ہر رمز دانای علوم
کمتر از کم شو اگر داری خبر — این طریق کاملانست ای پسر

دربیان دوای امراض مذکورہ یعنی تکبر وغیرہ

گوش دل سی سن حدیث مصطفا — ہی یہی امراض باطن کی دوا
یعنی کر تو اصل پر اپنی خیال — تا کہ ہو وے دور کبر ای خوش خصال

کیا ہی وہ یہ ہی جسسی تو دنی — دیکھہ وہ ہی قطرۂ آب منی
صلب والد سی رحم مین تو گیا — مضغۂ خون وان بنا تو جیا

وان غذا ہی حیض خونکی روز و شب — پرورش جس سے ہوئی تو بی ادب
بول کی مخرج سی آیا پھر نکل — اصل تیری دیکھہ یہ ہی اے دغل

باوجود اس اصل کی تو دمبدم — نفس پر کرتا ہی کیون اپنی ستم
یہ تو تیری ابتدا کا تہا بیان — انتہا سن لی فرا او بدگمان

یعنی دنیا سی تو جاوے جب گذر — دفن ہو گا قبر مین گھر چہوڑ کر
یہ ندا ہو آسمان سی آشکار — قبر مین تنہا چلا ای نابکار

وہ کہاں ہی سیم و زر ای بیشعور
جس سی دنیا میں تو کرتا تھا غرور

وہ کہاں فرزند و زن تیرے پسر
جسکے خاطر تھا تو بیخبر

تجھکو چھوڑا سب نے تو بھی سبکو چھوڑ
کیوں چلا تھا سبھوں سی لگو لگا

سنکے یہ آواز اڑ جاوینگے ہوش
قبر جب تجھسی کہی کیوں ہی خموش

کیا تو لایا روشنی میرے لیے
کیا بچھاؤں فرش میں تیرے لیے

کوئی یاں لایا ہی نعمت اپنا رفیق
جو کہ ہو وہی حال سننے پر شفیق

کیونکہ یہ تاریک تر ہی تیرا گھر
سانپ بچھو کا یہاں ہی بس خطر

یاں بلائیں سخت ہیں لاکھوں ہزار
کسکی طاقت جو کری انکی شمار

کہکے یہ پھر قبر جو دکھاویگی جوش
تو تو کیا اڑ جائیں گرد ونکے ہوش

بعد اسکے پھر سڑی تیرا بدن
بوی بد ایسی ہو ظاہر جابتن

یعنی آوے قبر کو جس سے عار
اصل تیری دیکھ یہ ہی نابکار

پھر کریگی قبر حق سے یوں دعا
تنگ تر ہوواں اسکی ہو ای بیحیا

حکم یہ دیگا وہ رب العالمین
دے حرارت سی جلا اسکو زمین

سنکے یہ حکم خدا ای بی نصیب
یاد آویگی تجھے ہر دن طبیب

کیونکہ وہ کہتے تھے ہمسے روز و شب
اسکو کرتی آج ہوتا فضل رب

ہووگی عاجز قبر سی ای نازنین
یوں کہی ہوں جنس تیری بالیقین

رحم کر مجھپر ذرا اے میرے خدا
لو کہ مدت سی ہو میں تجھ سے جدا

ہو مخاطب پھر کہی اس سی زمین
تو نہیں ہے جنس میری بالیقین

کیا ہی نسبت مجھسے تجھکو ای شریر
ہیں مصفا تجھمیں یعنی ہر بسر

جانتا تھا اصل گر تو خاک کی
خاک میں آیا تو کیوں ناپاک ہو

ہی تنفر سبکو تجھسے اس گھڑی
ایسی نکلی تن سی تیری ابتری

واں سمجھا آپکو تو خاکسار
پاکی سمجھے کچھ نہ ہوا ای نابکار

یعنی کرتا ہے عرف پر گر عمل
اصل میں تیرے نہ ہوتا کچھ خلل

واں تو تیرا فہم تھا افلاک پر
کب تو سنتا تھا نصیحت خاکبر

دوستی گر خاک سی کرتا بشر
آج ہوتا پایہ تو شمس و قمر

یعنی ملتا خاکساروں سی عزیز
اصل سی ہوتی تجھے کچھ تمیز

یہ دعا کرتی تھی دیکھو مصطفا
یعنی مسکینوں میں رکھ مجھکو خدا

وہ تو شاہ انبیا ای بیخبر
لیک یہہ تجھکو ہدایت ہی پسر

یعنی مسکینوں سی ہوتا ہمنشین
تا نہ بھولی اصل کو اپنی زمین

حدیث شریف مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا

خاک ہو تو خاک ہو نہیں بھی عزیز
جب تجھی ہوا اصل اپنی سی تمیز

دیکھہ تو یہ اصل جسپر یہ غرور
فوق ہی شیطان سے تجھکو بالضرور

جو نہیں ہی خاکسار ای بیہرو
دیو ہی انسان نہیں وہ زشتخو

خاکساری شعشعہ رحمان ہے
بس تکبر ظلمت شیطان ہے

خاکساری مخزن الاسرار ہے
خاکساری مطلع الانوار ہے

خاکساری بیخ ایمان ای جوان
کبر بیخ کفر ہی ای بیگمان

خاکساری سی ہو پیدا وہ کمال
جس سے دیکھی تو جمال ذوالجلال

خاکساری کا ہی کیا رتبہ عجیب
پھول وحدت اس سی نکلی ای حبیب

دیکھہ فرماتے ہیں کیا وہ با ادب
یعنی حضرت مولوی عالی نسب

در بہاران کی شود سرسبز سنگ
خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

خاکساری سی ہو مقبول خدا
ہو تکبر سے تو مغضوب ای فتا

دیکھہ فرماتے ہیں کیا شیخ نکی شاہ
گوش دل سی سن ذرا ای رو سیاہ

گشت آدم مقبل از مستغفری
دیو ملعون گشت از مستکبری

عاجز اکر ختم اب کبر و منی
تیری کب سنتے ہیں وہ دیوانی

در بیان سبب کبر کہ شش اند و معالجہ آن

چھ سبب ہیں کبر کی ای با خدا
شرح اسکی گوش دل سی سن ذرا

مال و علم و زہد و تقوی و نسب
حسن و قوت کبر کی ہیں یہ سبب

یہ تو سب گل ہیں کہ ہیں گے خار	خار کو کر دور گل سے ای شعار	سن مفصل حال دنیا کا بیان	نیک و بد اسکا ہو تجھپر تا عیان
تا ہی دنیا خبث اور زشت و پلید	یعنی ہی فضلہ خوان یزید	کیا ہی دنیا مار افعی ای پسر	زہر سے اسکے نہیں بچتا بشر
بلکہ بدتر مار سے ہی ای سعید	جان و ایمان کو ڈسے ہی یہ پلید	لیک افسون اسکا جسکو یاد ہے	مال دنیا سے فقط وہ شاد ہو
ورنہ اسنے کردئی لاکہون بشر	یعنی غارت مثل فرعون ای پسر	ہوگیا شداد و نمرود لعین	حق سے ہنکر اسکے باعث بالیقین

حدیث شریف الدنیا ملعون وما فیہا ملعون الا ذکر اللہ

اسلیئی حضرت نی دی سبکو خبر	یعنی یہ دنیا ہی ملعون سربسر	جو کہ اسکے بیچ مین ہے ای فتا	وہ بھی ہی ملعون دنیا مین برملا
دیکھہ تو یہ مولوی نی ای پسر	کیا لکھا ہی ین سی ہو کر با خبر	اہل دنیا کافران مطلق اند	روز و شب در جق جق و در بق بق اند
اہل دنیا ہیچ کہ بس ہیچ مہین	لعنت اللہ علیہم اجمعین	سب خطاؤن کی یہ سر ہی بیگمان	یہ حدیث مصطفی ہی بیگمان
گر کیا کچہہ فخر اسپر ای پسر	تو ہی بدتر خر سی احمق سربسر	کیونکہ ملعون جسکو فرما دین نبی	فخر اسپر تو کری دیو دنی

حدیث شریف الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

اسکا طالب سگ ہیں فرمان رسول	پھر کہنا کب تجھی ہوگا قبول	عجز کر جتنا کہ تجھسے ہو سکے	کبر کو جتنا کہ اسکو کہو سکے
دیکھہ تو یہ مولوی شیرین سخن	جابجا لکھتے ہین کیا اسکے ہین	کمتر از کم شو اگر داری خبر	اینطریق کاملان ہست ای پسر

دربیان حقیقت دنیا و بے ثباتی آن

کیا ہی دنیا یعنی ہی باغ خزان	تو ہی بلبل کی نمط ای بیگمان	خندۂ گل کیطرح اسکو ثبات	بلکہ کمتر اس سے بہی ہی ہیکہ ذات
اسکے طالب مثل بلبل نالہ زن	قبر سے کہتے اوٹھینگے یہ سخن	گر دلت آگہ زمعنی آمدہ ست	کار دینت ترک دنیا آمدہ ست
ترک دنیا گیر ای فخر جہان	تاکہ پاوی فخر سے اپنی نشان	جب تلک یہ ہی نہیں دین کا اثر	مولوی کی قول پر کر تو نظر
ترک دنیا کن کہ تا دینت بود	آن بدہ از دست تا اینت بود	اسکی عزت عین ذلت ای جوان	اسکی ذلت عین عزت بیگمان
دوست اسکا دشمن اپنی جان کا	بلکہ دشمن جان اور ایمان کا	ترک مین راحت ہی اسکی ای پسر	اسکی الفت مین بلا ہی سربسر
مولوی نی کیا لکھا ہی یہ سخن	دیکھہ تو بہتر ہی از در عدن	حاصل دنیا ہمین درد سر است	ہر کہ غافل شد ازین گاوخر است
ہیچ کنجی بی دد و بی دام نیست	جز بخلوتگاہ حق آرام نیست	ترک دنیا کن کہ تا سلطان شوی	ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی
ترک دنیا ہی طریق مصطفی	اسسے غافل کیون ہے تو ای بیحیا	جس سے رغبت نفس کو ابتک ہی	وہ ادا کی جان سی تو ای سنین
ہو وہی جس سنت سی دنیا مین خلیل	یا مشقت ہو کچہہ وہمین ای ذلیل	یا کہ جا بین اس سے تجھکو سب حقیر	یا کہ جا بین اس سے تجھکو سب فقیر
	گر سکے تجھسے کوئی کر یہ سنن	دشمن جان اسکا ہوی سکدہین	

حدیث شریف من ترک سنتی فلیس منی

جسنے چہوڑا دل سی سنت کو ادا	وہ ہوا حضرت کی امت سے جدا	ترک کر دنیا کو تا ہون یہ ادا	مولوی نی دیکھہ تو کیا لکھا

هم خدا خواهی و هم دنیای دون — این خیال است و محال است و جنون
باوجود اسکی تو ای زشت پلید — جانتا هی دل سے دنیا کو سعید
قبر عاشق سے اٹهینگی یه ندا — مولوی نی مثنوی مین یه لکها
ای برادر ترک دنیا پیشه کن — روز و شب ذکر خدا اندیشه کن
الذی کو دیکهه لے قرآن مین — اهل دنیا کی لکها یه شان مین
نقش دل کر مولوی کا یه سخن — جب تو هو دنیا سے واقف جانمن

جسقدر بهیجی هین حق نی انبیا — سب نی فرمایا هی دنیا کو برا
مار اسپر عاشقانه پشت پا — گر تجهے هی دل سے حب مصطفی
ترک دنیا هست سنت مصطفی — عاشقان کز زند این سنت ادا
جانتا هی کیا هی دنیا ای پسر — جو که تجهکو کردی حق سی دورتر
سو هنر گر دل مین کهتا هو عزیز — سب ہے دنیا تجهکو کردی بی تمیز
چیست دنیا و لباس دنیوی — از خدا غافل شدن ای مولوی

در بیان فضیلت ذکر و ذکر کننده و مذمت اهل غفلت

علم پڑهکر حق سی غافل جو بشر — وه سگ دنیای دون هی ای پسر
دیکهه لی مجری کو تو ای بیخبر — یه حدیث مصطفی هے معتبر
علم سی یه هی غرض ای بی بصر — شر سے اسکے تا هو انسان باخبر

کیونکه شیطان سا نه تها اوسکی یقین — جو که غافل حق سی هین بیخبر دین
جب تلک اسکی نهین کرتا دوا — سب هین ناقص علم تیرا ای فتا
جو که اسکے شر سی غافل ای جوان — گر هو عالم پر وه جاهل بیگمان

قوله تعالی من شر الوسواس الخناس

بیره تو من شر کو ذرا مرد سلیم — دیکهه فرماتا هے یه رب عظیم
دے خیال بد یه دلمین هشیار — نیکیان هین وه جس سی دور شیطان
پر حذر رهو غافلو تسی ای پسر — دشمن وه اکبر هین سب سر بسر
جو هی غافل وه هی مرده ای جوان — جو هی شاغل وه هی زنده بیگمان
یاد حق سی گر هی غافل ای جوان — زندگی هی موت تیری بیگمان
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر — غفلت اپنی یاد سی آزاد کر
دیکهه فرماتی هین ذاکر مولوی — مثنوی مین سطر چیرای اخی
لیک جو هین کور و کر اور خودپسند — وه هین غافل ذکر حق سی مستمند
لیک سنتے هین آنهو سے اهل حق — وه نهین سنتی جو خود هین آب و گل
حق چه باشد یاد آن تو ای پاک — کی بداند قدر او هر مشت خاک
سب عبادتون سی بهتر ذکر حق — یه حدیث مصطفی سی پڑه سبق
یاد او سرمایه ایمان بود — هر گدا از یاد او سلطان بود
یاد او گر مونس جانت بود

یعنی هی خناس تیری گهات مین — اور چهپا رهتا هی تیری ذات مین
دل جو خالی یاد حق سی ای جوان — خانه شیطان هی وه دل بیگمان
صحبت غافل تجهی غافل کرے — صحبت شاغل تجهی شاغل کرے
وه مرا هی ست شیطان سے حرام — یه هی زنده نام حق سی ای کرام
بلکه بدتر موت سی یه زندگی — کیونکه حاصل اس سے هی شرمندگی
اک نفس بی یاد کر جاوے جوان — هی بتر سو موت سی وه بیگمان
غفلت از وی یکزمان صد گمرهان — زندگی بی یاد دوست نزد عارفان
ورنه ذاکر هین زمین و آسمان — دمبدم هین فکر سی یه تر زبان
دیکهه فرماتی هین کیا وه اهل شوق — ذکر سی حاصل هی جنکی دلکو ذوق
این جهان و آن جهان فانی بود — غیر یادش جمله نادانی بود
دیکهه کیا لکهتے هین وه ای نیکنام — جو که گذری دین مین عالی مقام
چیست سلطانی و درویشی ات — یاد آن جان آفرین انیس جان
هر دو عالم زیر فرمانت بود

در بیان مذمت کسانیکه اهل ذکر را بحقارت بینند

دی فضیلت حق نے ذاکر کو تمام	یہ حدیث مصطفی ہی نیک نام	جو حقارت سے کرے انپر نظر	وہ ہی شیطان شکل انسان بسر
قوله تعالى وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ			
کیونکہ دشمن ذاکروں کا وہ لعین	یہ بھی ہی اوسکا برادر بالیقین	گر نہیں اوسکا برادر یہہ بشیر	دشمن ذاکر ہی کیوں پھر یہ شریر
طالبا ہرگز نکر انپر نظر	مدح و ذم انکے ہیں دونوں برطرف	مدح تیری خود کرے وہ ذوالجلال	انبیا بھی سب کریں انکو خیال
اولیا سب کرتے ہیں یہ التجا	مولوی یہ دل سے کہتے ہیں ندا	ہر کسی کو مائل یاد خداست	خاک راہش طوطیای چشم ماست
انبیا کرتے ہیں غبطہ ای پسر	رتبہ ذاکر سے سن تو یہ خبر	جستجو کرتی ہیں انکی سب ملک	ذاکروں کی ہر زمین و ہر فلک
ہمنشین انکا نہیں بیٹھو نہ شقی	پر شقی ہی انکا منکر ای تقی	مولوی فرماتی ہیں دونکا حال	گوش دل سے سن ذرا انکو خصال
ہان ہان ترک حسد گو باشدن	ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان	ہر کہ با ایشان نشیند بایدم	روز فردا او کجا دارد غمی
عمر با خوبان این دولت نشد	سنا امامت نافذ این صحبت نشد	صحبت نیکان اگر باشد نصیب	دولت جاوید یابد ای حبیب
صحبت شان خاک را اکسیر کرد	لطف شان زہر دلی تاثیر کرد	سبز میسازند چوب خشک را	بوی می بخشند زنگ مشک را
جملہ اشراف اند در ذات و صفات	طالب ذات اند یا ہم عین ذات	ذاکران حق کا یہ ہی مرتبا	معصیت نیکی سے بدلی ہی خدا
قوله تعالى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ			
خود خدا ذاکر ہے ذکر ذاکران	جسطرح کرتی ہیں ذاکر ایجوان	ذاکروں کی ساتھہ ہے وہ ذوالجلال	یہ ہی رتبہ دیکھہ تو ای باکمال
شمس کی ہی روشنی ان خاکپر	ذاکروں کی روشنی افلاک پر	ذکر حق سے یہ فضیلت ای پسر	مولوی کی قول پر کر تو نظر
	بس بزرگی ہاست اندر یاد او	یاد او کن یاد او کن یاد او	
قوله تعالى اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ			
تطمئن کو پڑھ ذرا ای نوجوان	یہ حقیقت ذاکروں کی ہی بیان	رنج راحت ذکر سے مولوی پسر	ماسوا اسکے ہی دنیا سربسر
قوله تعالى وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا			
لفظ کرمنا کو پڑھ ای خوش سیر	کیون بنا جاتا ہی [illegible]	تو تو وہ شہباز ہی سدرہ نشین	آشیانہ ہی ترا عرش برین
دیتے ہیں تجھکو صفیریں بر فلک	ڈھونڈتی پھرتی ہیں تجھکو سب ملک	خاک کی تو دام میں ایسا پھنسا	دیکھکر شیطان بہت تجھپر ہنسا
کیا ہوا وہ رتبہ ای ابن البشر	جس سے تہی مخلوق سب زیر و زبر	تیری تہی فرمان میں تب خاص و عام	کیون بنا اب کرگسی تو انکا غلام
غیرت انسان نہیں تجھمیں ذرا	دیکھہ تو یہ مولوی نے کیا لکھا	اسپ ہمت سوی آخر تاختی	آدم مسجود را نشناختی
باپ سے تیری فرشتے سرنگون	ناخلف ہوتا ہی تو کیون ای زبون	تو نہیں ہے آب و آتش ای جوان	تو نہیں ہے باد و خاک ای نیکدان
تو ہی بس اک امر حق ای پسر	ایک عنصر کی ہی باعث بیخبر	خود کو بھولا خاک جانا ذات کو	کر دیا دن سے مبدل رات کو
دیکھہ تو ہی ہی گدا تو ہی ہی شاہ	دیکھہ تو ہی سرخ اور تو ہی سیاہ	دیکھہ تو فرعون تو ہی منصور ہے	تو ہی مغضوب اور تو ہی مغفور ہے

توہی دشمن توہی اپنا دوست ہے	توہی اپنا مغز توہی پوست ہے	خود تو عاشق خود توہی محبوب ہے	خود ہی ظاہر خود توہی محجوب ہے
تو کبیر و تو صغیر و تو اسیر	توہی دانا توہی نادان تو فقیر	ایک ہی تو ایک ہی تو ایک ہے	پر بلا تمیز ہر جا ہیک ہے
بہیک کی باعث ہی خود تو عزیز	اصل سے اپنی ہوا تو بی تمیز	خود سی غافل غیر سی مسرور ہے	تا کہون فرسنگ اپنسی تو دور ہے
جسکو جانی ہی وہی خاک پلید	اوس سے نسبت کچھ نہین تجھکو سعید	وہ سراسر خاک ہی خاک کثیف	تو سراسر نور ہی تو لطیف
مولوی نی یہ لکھا با زور و شور	سنکے دام خاک کو تو دیسی تو حضور	قطرۂ نوری سراپا نور باش	بگذر از عمر دائما مسرور باش
	اصل تیری دیکھ یہ عالی نژاد	جابجا فرماتا ہی رب العباد	

قولہ تعالی فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سَاجِدِیْنَ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ اِسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْھَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

مین نی انسان کو بنایا ہاتھ سی	روح پہونکی اسمین اپنی ذات سے	اوسکے ساجد ہین ملک سب خاص عام	فخر کسکو ایسا ہی ای نیکنام
خاک انکا ایسا کہان تہا بہلا	ہون ملایک جسکی ساجد سے فنا	گر نہین یہ نور حق نور آلہ	منکر اوسکا پھر ہی کیون رو سیاہ
بہید اسکا جس نی پایا اوہی حبیب	نور وحدت سی ہو وہ با نصیب	دیکھ فرماتا ہی وہ رب عظیم	از زبان مصطفے سن ای سلیم

حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

بہید اسکا حق ہی یہ بہی بہید حق	پیڑہ کسی عارف سی جا کر یہ سبق	جو نظر آتا ہی تجھکو ای پسر	توہی ہی لیکن ہی اعمی بے بصر
	ہو دسی جب تو بیخبر ہی ای سعید	حق کا کیا جانی تو پھر قرب و بعید	

دربیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسا کا سن سخن	جب تو واقف حق سی ہو تجا	تو بہ معنی جان جملہ عالمی	ہر دو عالم خود توئی بنگر دمی
تو بہ معنی بر تری از انس و جان	ہر چہ بینی خود توئی منگر بدان	در حقیقت خود توئی ام الکتاب	خود ز خود آیات حق را باز یاب
صورت نقش الہی خود توئی	عارف مرشد کہا ہی خود توئی	از کمال قدر نقش بی مشکلی	کو دو عالم را نماید در یکی
نقش آدم را رقم تو ہی زند	کو دو عالم راز و پنہان کنید	لیک اتنا یاد رکھ عالی گہر	فہم انسان اسمین قاصر سر بسر
روح کو کر تن سی اپنی تو جدا	جب تجھی ہو فہم اسکا ای فتا	گر کوئی دیدہ کری اسکا بیان	راست ہی اوسکا بیان ای نیکدان
ہووی تقلید ہی باین حسین کا پسر	وہ ہی رہزن راہ حق کا بیخبر	کیونکہ یان ہی دیدنی تا گفتنی	گفتنی ہی کفر ایمان دیدنی
دیدنی سی جو ہو منکر مرد دین	وہ طریقت سی ہی اعمی بایقین	جو کہ بے دیکھے کری اسکا بیان	وہ شریعت سے ہی نادان بیگمان
جب شریعت ہاتھ سے جاوے نکل	پھر کہان حاصل طریقت ہی دغل	تو وہ اسکو جا کسی بینا سی پوچھ	گرہی دلمین تو جہنی کی کچھ ہوس

دیکھ یہ فرماتی ہین ہر شیخ جہان ۔ یعنی قطبون کی جو مرشد یگان
گر ہمی خواہی کہ یابی این نشان ۔ سر بنہ بر خاک پای کاملان

یہ ہوا تیری حقیقت کا بیان ۔ لیک حق اس سے منزہ بیگمان
کیونکہ اوسکی ذات ہی از بس لطیف ۔ وہ ہی خالق ہی یہی مخلوق کثیف

ایک اسکو جسنے پوچھا اپنے پیر ۔ وہ ہوا عارف خدا کا سر بسر
کیونکہ اسکے حق سی ہی اک واسطہ ۔ پر نہ حاصل ہو تجھی بیرابطہ

قرب حق جسکو ملا اس سے ملا ۔ ہو جدا اس سے وہ حق ہی دیکھی جدا
اس حدیث مصطفے پر کر نظر ۔ بہید اسکا جب کہلی اپنی خبر

جسنے پوچھا آپکو ہی نیک ذات ۔ آپسے پوچھا حق کو بیشک بیگمان
جب تلک خود کو نہ پوچھی ہی فنا ۔ لا کہون بت لمیس ہین تیر بر ملا

یہ ہو گر تب کہ کری اپنی شعور ۔ خود سی خالی ہو کی خود ہو جو دوجے
جب ہوا تو دور کیا باقی رہا ۔ گر نظر اس قول پر ہی با خدا

تیغ لا و قتل غیر حق براند ۔ در نگر کہ بعد لا آخر چہ ماند
عشق و عاشق قلم در گشت تمام ۔ تا ہمہ معشوق ماند والسلام

خاتمہ مثنوی بدعاء مقبول

ای خدائی دو جہان بہر رسول ۔ مومنون کو مثنوی ہو یہ قبول
کر چکا اب مثنوی عاجز تمام ۔ طالبو دل سے پڑھو اسکو مدام

یہ دعا عاجز کی حق دی کی قبول ۔ از طفیل آل و اصحاب رسول
یعنی اسکو جو پڑھی بہر خدا ۔ درد دل حاصل ہو اسکو مطلقا

تمام شد

فائدہ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ تو کچھہ بیان کر تاکہ طالبون کو اس راہ کے اُس سے فائدے حاصل ہون پس بموجب اس حکم کے مصنف نے یہ مثنوی تصنیف کی اور اس سے اسکی قبولیت کا یقین کامل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات من تصنیف جناب حضرت و قبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

غزل

وہ ہین شاہ دو عالم جو غلامان محمد ہین ۔ وہ بہتر ہین شہیدون سے جو قربان محمد ہین
انہو نسے انبیا کو رشک صدیقون کو حسرت ہے ۔ جو تہا ہین صرف ہاتہون سے وہ داماں محمد ہین
اتر کر عرش سے آئین فرشتے جو مقرب ہین ۔ برائی پابوس اون کے جو دربان محمد ہین
خدا کی ماسوا جو ہے صفت اوصاف احمد ہین ۔ یہی کلمی کہو دل سے کہ شایان محمد ہین
نہ بہائین پہول جنت کے جو بہتر ہین انہین عاجز ۔ جو دیکہین آنکہہ سے خار گلستان محمد ہین

غزل

دیکھو تو ذرا رتبہ والاے محمد ۔ سر تاج ہی ہر دین کف پای محمد

کیا فخر زمین کو کہ نہین عرش برین کو | لوٹین ہین سدا خاک مین شیدای محمدؐ
تعظیم کرین حور و ملک جن و بشر سب | جس دل کو میسر ہو تولای محمدؐ
ہمدم کو ہمن و قیس ہوی رشک سی اونکے | رکھتے ہین ذرا دلمین جو سودای محمدؐ

عاجز یہ وہ خورشید ہون محجوب فلک پر
نعلین کف پاے جو دکھلاے محمدؐ

غزل

زمین پر جو غلام شاہ دین ہے | وہی فرمان دہ عرش برین ہے
زبان جز و کل پر یہ صدا ہے | کہ احمدؐ رحمۃ للعالمین ہے
یہان جو عاشق احمدؐ ہی بیشک | وہی معشوق رب العالمین ہے
ملائک سر کے بل آتے ہین اُس جا | جہان پر ذکر ختم المرسلین ہے
جو مومن ہی اُسے ہے اُسسے الفت | نہین اُسکو جو مردود و لعین ہے
ہوا جو خاک پاے آل و اصحابؓ | وہ بیشک ہمسر روح الامین ہے

ذرا احمدؐ کا عاجز جو گدا ہے
شہنشاہون کا شہ وہ بالیقین ہے

غزل

ہمین یار سے وصل کی آرزو ہے | شب و روز دل کو یہی جستجو ہے
ہر ایک گل مین اوسکا نشان پایا ہمنے | اوسی کی یہ رنگت اوسیکی یہ بو ہے
نہین بھاتین ہین مجھکو باتین کسیکی | سنی جب سے اُس یار کی گفتگو ہے
ہماری یہ ہستی ہی تیرا ہے پردہ | اگر نیست یہ ہو تو پھر تو ہی تو ہے

یہ ہے راز مخفی نہ کہنا تو عاجز
نہ یہ ہے نہ وہ ہے نہ مین ہون نہ تو ہے

غزل

یار کی شان پر فدا ہین ہم | کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم
ہمسے اکسیر کو ہے نسبت کیا | آل احمدؐ کے خاک پا ہین ہم
عشق مین یار کے جو ہو بیخود | اُسی بیخود کے آشنا ہین ہم
اپنی ہستی فنا جو اسمین ہو | حق کی سوگند پھر بقا ہین ہم
زاہد و ہمسے دیکھیو بچنا | کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم
چشم دل کھول کر ہمین دیکھو | کہین شہ ہین کہین گدا ہین ہم

اس قدر محو ہوگئے عاجز
یہ نہیں جانتے کہ کیا ہین ہم

غزل

اگر دل خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو جاوے
گرے ہے میکشون سے سرکشی کس واسطے زاہد
وہ بلبل ہین نہیں ہمکو تمنا گل سے ملنے کی
مہوس آنکہہ مین مل خاک پا اس شاہ خوبان کی
اگر پاوین نہ جنت مین صنم دل شاد کیونکہ ہو

گرے جسپر نظر وہ صاحب اسرار ہو جاوے
توجہ گر کرین تجہپر ابھی میخوار ہو جاوے
نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہو جاوے
جدہر دیکہے ادہر اکسیر کا انبار ہو جاوے
ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے

نسبت مفلس ہے عاجز دیکہہ جا دندان جانان کو
ابھی یہ چشم تیری دیکہہ گوہر بار ہو جاوے

فرد

ہم نہیں کمظرف ایسے جو بکین دیوانہ وا
غم کے خم پی جاتے ہین رہتے ہین لیکن ہوشیار

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہٗ بر مطلع قدسی

شب معراج مین آتی تہی فلک سے یہ ندا
شعلۂ نور ہے ایسا کہ نہ دیکہا نہ سنا
حسن معنی مین وہ ایسا ہے کہ حاشا کلاّ
در و دیوار سے پڑہتے ہین وہ ہو ہو کی فدا

دیکہو آتا ہے زمین سے عجب اک نور خدا
جسنے دیکہا وہین وہ طور نمط ہو کے جلا
حسن یوسف بھی حیا سے نہیں دیکہے ہے ذرا
جس طرف دیکہو ادہر سے یہی آتی ہے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دہوم ہوئی آتا ہے وہ شاہنشاہ
دیکہیو حسن خداداد یہ کرنا نہ نگاہ
کیونکہ بے نور ہے وہ جسکو کہین نور الٰلہ
لب جان بخش پہ پڑتی ہی نگہ کے ناگاہ

جسکے خدام ملائک ہین زہے شوکت وجاہ
ورنہ جل جاؤگے جسطرح سے جلتی ہی گیاہ
مقتبس جسکا ہے ہر ایک بنی شام و پگاہ
ہوکے بیتاب یہ عیسےٰ نے کہا کہینچ کے آہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین بھی رقص کنان کہتی تہین ایشاہ امم
دید تیری نہین ہے دید خدا سے کچھ کم

وہی جلوہ ہے وہی نور وہی فیض اتم ۔ ہے منور یہ تیرے نور سے سارا عالم
آپ تشریف جو لایا کریں یاں پر پیہم ۔ فرش آنکھوں کا بچھایا کریں ہم سب باہم
اوسپہ ٹھہلایا کریں آپکو اور چومیں قدم ۔ روبرو آپ کے اسکو پڑہیں باشوق اتم

مرحبا سید مکی مدنی العربے
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبے

کہیں آدمؑ کہیں حواؑ کہیں تھے اسرائیل ۔ می وحدت کی لگاتے تھے کہیں خضرؑ سبیل
کہیں کرتی تھیں قدمبوسی کو حوریں تعجیل ۔ کہیں پڑہتے تھے کھڑے صل علی اسمٰعیلؑ
کہیں یوسفؑ کہیں ادریسؑ کہیں عزرائیلؑ ۔ کہیں مشتاق کھڑے دید کی روتے تھے خلیلؑ
وجد میں آکے لگے کہنے وہاں پر جبرئیلؑ ۔ صور میں پھونک دو اس بیت کو ای اسرافیلؑ

مرحبا سید مکی مدنی العربے
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبے

آپ سے ہوکے جدا جب وہ چلے بعد وصال ۔ نور وحدت سے صدا آئی کہ آ میرے جمال
انبیا سنکے یہ کہنے لگے ای ظل جلال ۔ عقدہ یہ ہمپہ کھلا جز تیرے سب وہم و خیال
فخر سری و انا سے تو مشرف بہ کمال ۔ غور کر دیکھا نہیں کوئی ترا اشل و مثال
عاجز انجیر سے کر اسمیں نہ تو بحث و جدال ۔ روز و شب دل سے پڑہا کر اسے بی قیل و قال

مرحبا سید مکی مدنی العربے
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبے

قطعۂ تاریخ طبعزاد سید فضل حق صاحب ساکن اترولی ۱۲۹۶ھ خلیفہ و مرید خاص حضرت ممدوح کہ انہم بعزار تمبر لقب کنند بیت

آشنای بحر عرفان مخزن فضل و کرم ۔ حضرت عبد الصمد کشاشت اسرار قدیم
ہادی راہ طریقت آفتاب معرفت ۔ مظہر نور حقیقت مصدر فیض اتم
جوہر تیغ شجاعت مجمع علم و حیا ۔ معدن جود و سخاوت صاحب سیف و قلم
نقشبند و صاحب ارشاد در ہر سلسلہ ۔ داشت نسبت با جناب نامدار محترم
روز یکشنبہ بتاریخ سوم وقت زوال ۔ در محرم شد ازین دار فنا سوے ارم
در فراق صوری آن قدوۂ اہل وفا ۔ بود طالب ہر یکے در رنج و اندوہ و الم
بہر تاریخش سر ہاتف فرو کردید و گفت ۔ کعبۂ اہل طریقت قبلۂ اہل کرم
سنہ ۱۲۹۶ھ

دیگر ۴

گھٹ ہی مین پایا ٹھاکر ہیرا بانتھر لو جیت کاہے گوارا

کاشی ڈھونڈھ بندرابن ڈھونڈی ڈھونڈھی ملک یہ سارا
کنول مندر کا سیوک بنکی پانچون پنڈتسے جا مل تو
لاکھہ بار ہم سوچا جانچا گر مہر پیر انمین بھی بانچیا

جب لگ کرے نجھانگی گٹ کی کبھو ملے نہ کرشن پیارا
مارے کنس کو جب بس کر لئی تبھی ملیگو کرشن ہمارا
ماس کے سب سیوک منتا جب ہو یوج یہ مور کہہ ہا

دیگر ۵

کاہے کو سادھو کاہوسے لڑے
یہ بھیدری تیرو جنم سے پہلے
پل چھن کو یہ تیرو ملیو
ہجرا منتر کو مارے ہتا

من کے بیری سے کیون نا بھڑ لیے
نیک چوک مین تو کو گھر یئے
پاپ چھے سے پاکی ماٹی مین ٹھہریے
سور بیر کو پاکو مر یے

دیگر ۶

کاہی کا بامہن برم نجیتا سادہ سنتھہ کا ساتھہ نکینا

بامہن وہ جو ہر گن گاوی ہر کا ہر مین کھوج لگاوے
سوت ڈار بامہن بن بیٹھا دیکھہ سوت پھر منمین اینٹھا
ماس کھائی سو بامہن ہوئی مدھوا پیئے ہر پائی

آپ مٹی اور جگ کو میٹے وہ بامہن نت جینا
مال متا اور نکا چھینا اپنو کبھو نہ دینا
پاکو سانچ جو جانے نہ متنا بامہن ناہین جان کمینا

دیگر ۷

ہمکو ملت نہین موہن نگری

کیسی کرون اب کھو ٹوری ہینی بیتی جات موری پاس گری
ست سکھی جیون جل بن مچھری

پیا ملن کے ہوت شگن ہین کاگا بولی نسدن نگری
بیگ خبر لو پیتم ہمری

دیگر ۸

گر سے ملکر آپ سے چھوٹے ہر سے ملکر گر سے
برہا جیت دیس کا راجا راج ندوئی مین آن برا جا
پریم کی بازی جب ہم جیتی نام نرنجن کی پولائی

لاکھہ آیا وسے یہانتک پہونچی جب ملو ہر یت مین چھوٹے
گیان کی فوج تو پک دھیانسے مین تین دوار ہی کوٹے
چرن گور وسے جا جاگ و نیا پھر نا جگ سے بھوٹے

دیگر ۹

ناہم ہندو نا ہم ترکا ناہم بانگ ناہم پر گھا

سب مین ہم ہین سب ہین مومین جو جانی سو پوری گر کا

پیم کا باج تو پریم کا نانا باجات بنا کیون اٹو برہ کا ۔ پاپ دہرم سے ستا چھوٹا دیکہت ہی یہ ہرمین ہر کا

دیگر ۱۰

ابھو چیتو سادہو بھائی کال ہونڈ پہ دیکھہ بھر آئی ۔ پیٹ کی پاپی منہہ کی بھگتا لعنت یہ تیری بھگتائی
جگ سے روٹھی پیت ہوت ہی ایسی روٹھی ہوت ہائی ۔ ستا کو بھٹی اب سادہو سانچ کہو تو ہوت لڑائی

دیگر ۱۱

در سلوک طریق نقشبندیہ

ہر ہر کرے اور گر کو دیکھے اسکو ملتا پیارا ہے

نام نرنجن کا مدہ پیوے دہیان کرو مدہ وارا ہے ۔ پاک رسول کا عاشق ہووے وہ ہی سکھہ متوارا ہے
الکھہ لکھے اور سیکو میٹے اسنے گیان سنوارا ہے ۔ پیٹ بھیتر کے چیت سے کھوے پھر کیا صاحب نیارا ہے
کیا ہے اچرج دیکھو سادہو بوند مین سمند رسمایا ہے ۔ جو کوئی اسکو پہچانے ستا وہی گرو ہمارا ہے

دیگر ۱۲

در سلوک طریق چشتیہ

کیا ہی مزا ہے دیکھو سادہو انحد باجا بجتا ہے

اس انحد مین لاکھون باجے اسکو کوئی نہ سنتا ہے ۔ اس انہد کو جو کوئی سن لی رعیت سی شاہ بنتا ہے
پہلے دل مین چینا او ہی جگمگ جگمگ کرتا ہے ۔ اسکی اندر ہے ایک مورت برلا کوئی لکھتا ہے
سب ستا دیکے اندر گرسے سیکھو اسکا منتر ۔ بنا گرو یہ گیان نہ آوے نگر اسمر کو دہنتا ہے

دیگر ۱۳

موہن میرا ہے تیرے پیر دیکہن مین نہین آوی رے

ہر آوے ہم جادین سادہو ہم آوین ہر جاوے رے ۔ ستا ایسے آون کو نمین دیکھن کہانسے پاوی رے

دیگر ۱۴

سوچ سمجھہ یک دہر نایہ گیل کٹھن ہے چلنا

یا باٹی بٹمار بہت ہین لوٹت ہین پل چھن مان ۔ ست گر بانکا ساتھی کر لے واسنگ ہو کر رہنا
جو تو مایا وہانسے لایا واہی کو رکھہ لینا ۔ ہا تر تیری پاپ چھے لاگا سمہل سمہل کر لٹنا
ستا پرم کا پینڈا انیارا راجا پرجا پرجا راجا ۔ یا کو مارے واکو چھوڑے پھر کا ہے کا ڈرنا

دیگر ۱۵

کاہیکو بھٹکت پھرے گھٹ بھیتر کھوج لگے

گھومت پھرئی ہر ناہی ناحق جنم گنوئی
انکو درپن مانجے نہ مورکھ ہرکو درس کب پیئے

من مین توری بات لگی ہے ان باتن تب جے
جو بانی صاحب من بھاوے وہی بات لگیئے

من مین اپنے سوچ سمجھ لے جوت مین جوت ملئے
جو بیٹھے آپ کو سنا وہی وہ رہ چلیئے

دیگر ۱۶

ہو رے فقیرا ایسے مانی جب تو پاوی پریم کی باٹی
جب لگ مانی ہو نا سادھو کیہو اٹھی نادوئی کی ٹاٹی

چرن گرو کے رچکر کاچی دیکھ پڑہی پھر گیان کی ہاٹی
اگر یہ دکھاوی سیج ستا بیری لوٹی یہہی گھاٹی

دیگر ۱۷

جو رام رٹ جانے نہین بھوہن ہو تو کیا ہوا

پوتھی لیکھین وا ایکر کہتا پھرے ہے گا گیتھا
اپنا گیتھا جانے نہین پنڈت ہوا تو کیا ہوا

جوگی گوسائین سبھو رے کپڑے رنگے ہین گیروے
من کو رنگتے ہین نہین کپڑے رنگے تو کیا ہوا

سیلی والفی ڈالے لگے بن بیٹھے ہینگے شاہ جی
دل کا کفر توڑا نہین جو شاہ ہوئے تو کیا ہوا

ٹھاکردوارے جائیکے پوجین سبھی ہین مورتین
بر مین تو ہر جانا نہین پوجا کیا تو کیا ہوا

جو پاٹ پوجا کرتے ہین اور نام پایا گرو کا
اس گرسے تو محرم نہین جو گرو ہوئے تو کیا ہوا

چلے مین بیٹھے جائیکے اور من پھرا ہی سب کہین
پر دل تو چلے مین نہین جو سن ہوا تو کیا ہوا

بھنگین شراب ہین پیو نی چلمین اڑا دین چرس کی
پر وہ نشہ پیا نہین بھنگڑ ہوا تو کیا ہوا

ٹیڑہین بانکی ہی سپاہ لڑتے ہین سب جائیکے
گھٹ کا ٹھگ مارا نہین بانکا ہوا تو کیا ہوا

ٹک ہر کتابین بہت سی کہتا پھرا ہے اور کو
حق الیقین جانا نہین عالم ہوا تو کیا ہوا

مسجد مین جا کر زاہدان سجدہ کرین ہین دمبدم
اور دل تو جھکتا ہے نہین جو سر جھکا تو کیا ہوا

قاضی عدالت بیٹھکر کرتا عدل ہے اور کا
اپنا عدل کرتا نہین عادل ہوا تو کیا ہوا

بندہ ہے کرتو بندگی جبتک تری ہے زندگی
گر بندگی کرتا نہین بندہ ہوا تو کیا ہوا

یہ ست بورا ہے بڑا کہتا یہی ہے ہر گھڑی
اور آپ اندھا ہو رہا جو کہہ گیا تو کیا ہوا

دیگر ۱۸

برج مین سام آج ہوری کھیلے
سب سکھین سنگ ہنس ہنس کے

کنول کنوا اور چیت پنہاری پریم کا جل وا مین ہی جاری
بیچ سانس کی بھئی پرانی منکہہ تہاں اتن اترا پھوٹا
سبد گرو کی اندوی بناوی رب نام کا گر یا

گیان لگر یا بیک سی بھر لے بھر پاچہے پچھتا وے
دوجی درجن گھاٹ کو روکے جل کیسے بھری پیر یاری
ان بیچ شریعت سے جل بیکہو مست سکھی بھر لا وے

دیگر ۲۵

سنکہہ صاحب دیکہہ ہمارا

بھٹک بھٹک تین جنم کو ہارا

کام کرودہ لوبہ کی نائی کیل گئی وید اسب ماٹی
تن ہو حجرہ من ہو بھگتا دہیان گرو رکھوا رہو رے
کر لچیا بن کچہہ نا ہووے ناحق مورکہہ جنم یوں کہو وے

جب لگ بسیمین اونکے سادہو کیسے دیکھی یا لین ہارا
جگ مین بیٹھے مرکو دیکھے جب ہو سادہ پیارا
جو منترا آگی گر کے مستا وہ ہے رام تہارا

منہہ کی کہی دہرنی کرے جیا کی چڑہے اکاس
تن سو کہو پنجرہ بہیو من بہیو سووا سار
گیان کے پنکھہ دہیان کے بازو ست گرو ئی لگائے
گرگیا تی سوا بہیو گرو کی لچھیا پا ئے
ہر ہر کرے اور سب کو تیا گے

دوہرہ بھیتر بھیتر جو مرے سو ہے پکا داس
دوہرہ بلی بیٹھی تاگ بین گرو بچیاون ہار
دوہرہ سوا چڑہا ہو اکاس پر بلی رہی لجا ئے
دوہرہ ایسے گرو کے چرن سے مستا دہیان لگائے
دوہرہ ہیری واکو دیکھہ کے بھا گے

پد راگنی شیام کلیان

ایک جوا ہم کھیل چلے تن من دہن سب ہار چکی جی

تن دادیا پریم دی باٹی گیانکو تیر نکال چکی جی

کہت ہین مستا یا تن بھیتر چیت سُرت سو بار چکی جی
لاکہہ کتاب اور پوتہی بانچ دوہرہ کہنی جہوٹی کرنی سانچ

دہیان گیان سے کچہہ نا ہو د ئے
تن سو کہو تو نا بہیو رگین ہیئین سب تار

دوہرہ جب لگ آپ کو تو نا کہو ئے
دوہرہ روم روم سر دیت ہے ہو لیلی نام تہار

انکہہ سے رب رب من نیترا سو وے یا سی مکت نہ ہو وے

پہلے پریت سے من کو جگاوی ہر سانسا پھر ہر گن گا وے
من میلا تن نیرا اُجلا پاپی مورکھہ کیا تو بھولا
ہر دے بین جو نیری لبستا مالک پل چہن واکو لکھتا

آپ مٹے اور جگ کو میٹے ہر درشن تب ہو وے
بیگ سے منکو بانجہ رہی مورکہہ ناہین پاچہی دیکہہ تو ہر دوئے
یا کو دہیان جو راکھی نہ مستا پاپ کیا وہ دہرم کو کہو وے

تمام شد بھجن ہای حضرت شاہ محمد عبد الصمد قدس سرہ عرف رمست خانصاحب

مثنوی اللہ نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نام جپو رے بھائی — جو تم مین ہی کچھہ چترائی
اللہ نام جپو دن راتا — غیر کا دل سے چھوڑو ناتا

اللہ نام جپو ہر سانسا — جو چاہو بیکنٹھہ کا باسا
اللہ نام سون ہے نستارا — اللہ نام ہی سب سے پیارا

اللہ سا دوجا نہیں کوئی — جو کچھہ اللہ کرے سو ہوئی
جو کوئی اللہ نام جپے گا — نیڈر دو جگ بیچ رہیگا

جو جیت اللہ ساتھہ لگاوے (دھیان ۱۲) — ساری دنیا واکو دہاوے
جو دہن اللہ ساتھہ لگاوے — تیرت مزوری اپنی پاوے

جسنے اللہ نام نہ لینا — پہٹ پٹ یارو واکا جینا
جو اللہ سون نیہہ نہ لایا — جنم اکارت آپ گنوایا

اللہ نام کو جینا کرہ — دو جگ کو تم اپنا کرہ
اللہ نام کو ہر دم لیجو — جب لگ بسے بھلائی کیجو

ہر دم اللہ نام پکارو — تن من دہن سب اپنا وارو
اللہ اللہ ہر دم بھجیو — اللہ خاطر سب کچھہ کریو

ذات پانت پوچھی نہیں کوئی — ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی
کنت کنزا جب اوسنے کہا — بہت سی مدت مخفی رہا

جب کچھہ اوسکی من مین آئی — انّی جاعل کہہ بات سنائی
سنکے فرشتے لاگے کہنے — قالوا اتجعل لاگی پڑہنے

من بھیدی کا بھید نہ جانا — کہا خدا کا ہانسی مانا
انت علیم حکیم کہا یا — وہی کیا جو واکو بہایا

اپنے بول کو پھیر پھیر تولا — حق انّی اعلم کہہ بولا
ماٹی کا ایک پتلا کینا — دم نفخت وا مین دینا

جب جی پتلی اندر آیا — شکر خدا کا کوک سنایا
چھینک جو آدم کی ننکن آئی — آدم نے الحمد سنائی

یہہ سن سبھی اچنبھے گئے — شرمندہ ہو من مین رہے
دن چالیس مین آدم بنا — حیرت مین رہا جن کا جینا

ایک شبہہ گھڑی مین آدم کینا — تاج خلافت واکو دینا
حکم فرشتونکو جب آیا — سن شیطان بہت پچہتایا

کہا فرشتو ایدہر آؤ — آدم آگے سیس نواؤ
یہہ سن سبنے سیس نوایا — سر رحمت کا چہتر دہرایا

شیطان کبر ومتی سے بولا — کہہ خلقتنی منہہ کو کھولا
کہا اسے سجدہ نہین بھلا — کد کی تیلین کد کا پلا

سجدہ کرون مین ہی یہ کون — بیل نہ کو واکو دہی گون
اسکی قدر مین بہتر جانی — کس برتے پہ تتا پانی

ڈانٹ الٰہی ہوئی سیس نواؤ — چونی کہی موہی گہی سی کہائی
جب وہ بولا خیر منہ انا — لعنت کا طوق اوسکو بنا

لعنت نہ اوسے سیس نوایا — آگ کا پتلا آگ کو دہایا
اللہ نبی کا کہا سچا ہے — ہر ایک اپنی اصل پہ جاتا ہے

بس سن رے تو برا ہو رے — کہول گہماؤن واری تیز
کبر غروری بھول نہ کریو — جب لگ بسے خدا سے ڈریو

کبر منی سے بہتر ہوتی — لعنت کیون شیطان کو ہوتی
دنیا ہے دہوکی کی ٹاٹی — خاک دہول اینٹ اور پانی

دنیا ہی ساعت کا باسا
بنی خدا جو راضی رہتے
دنیا کا ہے عجب پسارا
ایکن کی سر کٹ براجے
ایک تو کھاوی زر دسفیدا
کوئی روئے کوئی گاوے گیت
جب جم تو کو آن ستاوے
دہی اور پوت نہیں کوئی ساتھی
منکر اور نکیر جب آوین
دین ایمان کی پوچھین باتین

اس جینے کا چھوڑو آسا
دنیا کو ملعون نہ کہتے
کہین رو وین کہین بجی نقارا
ایکن پا چھی مرگٹ باجے
ایکن کو نہین ہوسی پیدا
اندھا ہلا پھوٹی سیت
کوئی تیرے کام نہ آوے
روتے رہینگے سنگ سنگاتی
من رنگ سبد سناوین
تک تک ہوین اپنی گھاتین
سن بری بات نہ پیچھا چھاڈین

دنیا ہے مردار اے یارو
دین کی خاطر دنیا چھوڑو
کوئی ہنسے کوئی دکھ سی روے
ایک تو تازی ترنگ کو آوے
ایک تو پھٹے ململ خاسا
اس جینی کا کیا بھروسا
ماتا پیتا رہوین گے روتے
بھائی بھتیجے چاچا تاؤ
بھونڈا منہ بنائی ڈراوین
بھلا جواب جو تو سون پاوین
مار گرز نیرا ہوسا کاڈھین

دیکھسے پاکو دور بسارو
اس مردار سی مکھڑا موڑو
کوئی جاگی کوئی سکھ سی سووے
ایک چڑہین کو گدہا بناوے
ایک کو نہین لنگوٹی کی آسا
سن ری میری پکڑ پڑوسا
آنسو سے سب مکھڑا دہوتے
کوئی تیرے کام نہ آو
دیکھ اکیلا تو ہی ستاوین
سو سو رحمت تو ہی سناوین

اسپر مثل تو سن ری بھائی
ایک پتر یا جک بین مرے
یہہ میری کوئی لبشنی ہونگی
من رنگ وہ کہ جو بکاری
کودا اوچھل تن اونکی لاگی
پکڑ کی او سکے کلی چیرے
جیتی سب نی مال لٹایا

کہاوت

خلقت لی لی گور دہرے
جو مانگونگی سو خرچی دینگی
اوسنے دونو ہاتھ پساری
دیپک راگنی گاون لاگی
کام نہ آئے تال مجیرے
اب کوئی واکی کام نہ آیا
ایسی کمائی نکریو کوئی

منکر اور نکیر جب آئے
جب وہ پتر یا نیند سی جاگی
بولی کیا تم خرچی لائے
وہ تو نہ تھی کچھ پر آگ کی ہونگی
موت دیا جب اون نی گھیرا
اتنی نصیحت ہر دی دھرنی
پھر پاچھے پچھتا وا ہوتی

بات اچنبی کی یاد آئی
پاتریانی عقل سون پائی
تن تن ناری کرنے لاگی
جو مجکو تم لینے آئے
مارن لاگی لات دہمو کی
بھول گئی مردنگ تنبورا
اپنی کرنی اپنی بھرنی

دوہا

کر گنناہ لاحول کا پاچھو کریں خیال
جو چاہو رب درسن پاؤ
نیکی کرو بدی سب چھاڈو
آپ سے بہتر سب کو جانو
حسد بخل کا ہوس نہ کیجو
اوسکا اجر ملے گا آخر

فلیعمل کو عمل بین لاؤ
خودی کو دلسے باہر کاڈھو
پیر و پیمبر سب کو مانو
ہو کو نیکی تین ہو جن دیکھو
دہ در دنیا صدر در آخر

نبی کا کہنا بر حق جانو
مثل اللہ کی تنبو تکو توڑو
ماتا پیتا کی خدمت کریو
بڑونکا کہنا ہیگا بجائی
دینے کو تم بہتر جانو

اوسری چوکی ڈومنی گا دی ال ابال
کی استغفیتون سچ تم مانو
مال کی دیکھو الفت چھوڑو
چیرن بین اونکی ہر دم پڑیو
پاسی رہے نہ کتنا کھائی
مثل الذین کو دل سی مانو

غصہ اور شہوت کو مارو
جو مرنے سے پہلے موا
ان تجعل جو عمل مین لاوے
براہی بیری نفس تمہارا
جو کس ہو کی تم نت جاگو
جو بیری سے غافل سووے
بیری نفس فقیر کا کہاپی رہووے
کچھ راجا کی جو من مین آئی
جب ہم دہرتی جو تن لاگی
کہین ہین گیہون چلول بووے
جسنے جیسا بیج لگایا
پہلے ہرے سب کہنے لاگے
پانی دیدے کہیت بڑہایا
چہون دیس سی چور آدہائے
جو کوئی کہیت سی غافل ہیا
مین ہو غافل کہیت سی سویا
دہول سنگہ جب دستک آیا
یعنے آغاز سفیدی ۱۲
کہنے لاگا سن رے جوتا
چار پانچ مین کرنے لاگا
روک روپیہ طلب مین لینا
جب کچھ اکڑ لگا مین کرنے
پہر چاہا کچھ حیلہ لاون
انت مین واکا کہا نہ مانا
دہول سنگ کو راضی رکہا
بہت دنا جب یوہین بیتے

حرص کو دل سی باہر کاڑو
دین دنیا کا خاوند ہوا
دونو جگ پر حکم چلاوے
وہ جیتا جن واکو مارا
اس بیری سی کو سون بہاگو
سگرہی پونجی اپنی کہووے
کوکر کی سی لیع پہری کہتی ہنہنہی ہوے
سرچو دہر کی پاک بندہائی
باپ دلدر ہمرے بہاگی
کہین ہین ناحق پیسے کہوئے
فلہ عنبر کا اون پہل پایا
جو کہنی تہی راجہ آگے
اور مزدوروں سے نلوایا
موس موس بیرے گیہون کہائی
ناج اکارت واکا گیا
ناج اکارت اپنا کہویا
بڑا سا بیرا دھڑا کہایا
راجہ جی ناگت ہین فوطا
پاؤن اوسکے پڑنے لاگا
سارا لوہو میرا پینا
وہ بیرے دہولین لاگا جڑنے
اور کہین بہاگنے بہگ جاؤن
جو اون کہا اکارت جانا
خدمت کرت کرت مین تہاکا
ہم ہارے اور راجہ جیتے

اتنی جینیے یہ بان نہ کیجے
جیتے جی جب آپا مارے
کہی فقیر اسنورے یارو
جو بیری کو پیار کرے گا
تہوڑا سا ہنسو بہت سارو
غافل ہو کے فقیر اسویا
ایک راجا کے چاکر ہوئے
اوجڑ گانو کا جوتا کینا
بیج جدی جدی لاگی بوین
کہین ہین بیر بیول لگائی
منصدی راجا کے آئے
بیرے کہیت کی سنو کہانی
جب بیری کہیت کی گیہون پاکی
رات دنا جو جاگت رہی
دیکہہ کام جو اپنا کرے
کہیت کٹن کی جب دن آئی
جو بیرے وہ سوہین آیا
نیک فکر فوطہ کا کرو
اوسنے ایسی دہوم مچائی
سبہی کمیرا بیرا کوٹا
ایسا ایک بنت کلی مین دینا
ایک اوٹہا ایسا لٹہہ دینا
ہنسی خوشی مین عمر گنوائی
واکو بہت مدت بہلایا
ایک سزا اول ایسا بہیجا

مونتو اقبل کو دیسے نہ دیجے
ناریت رب واہ پکارے
اعدا عدو کو مار پچھاڑو
اللہ کو بیزار کرے گا
غافل ہو کر تم مت سوو
اس بیری نی گھر واکا کہویا
بہت دنا خدمت مین رہیے
چرس برت ہل موکو دینا
کتنی جنسین لاگی ہو نہین
ناحق باتون لوگ ہنسائی
کرش کرنے کو مو پر دہائے
یعنے کوت ۱۲
وقت جو لاگی دبانہ پانی
یعنی تیزی شمس ۱۲
جو ہی واکو کاٹن لاگی
واکا کہیت سلامت رہی
جاگت اوپر چور نہ پڑے
پیادی راجہ جی کی دہائی
فوطہ کا پیغام سنایا
راجہ کی غصہ سے وڑو
آکر بیٹھے سگرے بہائی
گھر باہر سب بیر الوٹا
دانت توڑ منہہ جینی کینا
کمر توڑ موہی تکوا کینا
کر بار ہا جو من مین آئی
وہی دیا جو اوسنے چاہا
جن بیری سر کا کہا یا بہیجا

اکا پیادہ ہے سرنام
رستم سے جن کتنی نارے
جو کوئی جیو رکھی ہی بہائی
کہا او ٹہو کچہہ دیر نہ کرو
جب وہ غصہ لاگا کرنے
رور و واکی چرن ہین گہے
انت اون موکو آن پچھاڑا
پکڑ ٹھنور ہین موکو لایا
اوچھی پونجی لایا فقیرا
اون فوطہ میری موتہہ پر مارا
تو صاحب ہے سانچا میرا
گھبرائی کی کیجو لاجا
نبیؐ صاحب کو وون ہوں بڑائی
جب میرا بول دیوان نی سنا
اللہ کو تو راجہ جان
دوجی عمر فاروق کو جانو
جو کوئی صدق نبی پر لاوے
نبیؐ حبیب خدا کا کہیے

جم کہتے ہین واکا نام
ارجن بھیم سے بہت پچھاڑے
کہری ہی وہ سب پر بھگرائی
راجہ کی غصہ سے ڈرو
ہین پانون ہین لاگا پڑنے
لات دھمو کی بہت سی سہے
بستا میرا نگرا و جاڑا
وہی کیا جو راجا بہایا
جیسے اونٹ کی منہہ ہین زیرا
ہین رو رو سر آگے ڈارا
ہین بندہ ہون عاجز تیرا
ای تم ہو سب جگ کی راجا
جن میری بیتا پار لگائی
پچتایا اور سر کو دھنا
جا کا محمدؐ ہے دیوان
افضل اونکو بر حق مانو
دُوجگ بیچ بھلائی پاوے
واکی نت منتی ہین رہیے
اللہ نبی کو دو مت جانو

کتنا من ہین کیا ہین لیکھا
راجہ کہی سو ہی وہ کرے
دور سے غصہ کرتا آیا
لی فوطہ میری سنگی ہو
جب اون میرا گھیرا آگا
انت اون میرا کہا نمانا
پچھہ اون موپر مہر نہ کینی
راجا کا جب محجہ اکینا
راجا کی دربار جب آئی
اور نکچہ موسے بن آئی
جو تو چاہی سو کر موکو
ہین ہون تمہارا نپٹ کمینا
جب ہین رویا ڈاڑہین مار
انت مجھی اون آن چھڑایا
محمدؐ کے ہین چار و یار
عثمان علیؓ کو دون ہین بڑائی
جسنے نبی کی سیوا کری
جسکے حق ہین لولاک آئی
ایک بوجھہ کر واکو مانو

ویسا سخت کوئی نا دیکھا
جیو لیی بن ناوہ ٹلے
بڑا سا موکو ناچ نچایا
راجہ جی کو چل کر دو
واکو دیکھہ ہین کچھ لاگا
قاذ اجباء کا بھید نہ جانا
ہی سبھی سب پونجی لینی
کھدوئی واہم کا فوطہ دینا
خالصہ پانچون پہل لگائی
اتنی عرض ہین کوک سنائی
پیدا کیی کی لاج ہی توکو
پھٹ پھٹ میرا تم بن جیتا
میرا تہا دیوان سے پیار
اور میری کوئی کام نہ آیا
افضل اونسے صاحب غار
میری نوڑیا پار لگائی
واکی محنت پوری پڑی
صلی اللہ کہو رے بہائی

دوہرہ

احد احمدؐ ایک ہین جا خدا کی نیک
جسنے نبیؐ کا کلمہ کہا
بہت کتابین پڑہ مت اکڑو
ملا بہت کتابین بانچین
ڈاڑھی بڑی بنی منہہ پر کہین
مال پرایا ٹھگ ٹھگ کماوین

دو تو جگ ہین وہ نیڈر رہا
چھوڑو کبر غریبی پکڑو
لالچ دیکھہ جو بندنا چین
لقمہ سدا حرام کا چاہین
فاتحہ دینے کو سون جاوین

لم تقولوا آیت آئی
اس پڑہنے ہین عمر نکہو
بیٹھے بیٹھے بات بناوین
عمر کی تینون ٹکے سے کسین
صرف نحو ہین عمر گذاری

میم احمدؐ کا دور کر رہی ایک کا ایک
رسمی علم کو چھوڑو بہائی
پچھل اسفار انم مت ہو
تب مسئلہ لوگو نکو سناوین
کبر سے لوگو پر وہ ہنسین
قل پڑہنے کو گوین تارین

کرکے وضو مسجد بیچ آوین — مرغی کی سی بانگ سناوین
الاصلوٰۃ پر سوچ نکرین — ٹکرین مارین باہر پڑین

ثابت ہوا فقیرا تجھپر — ہے یہہ علم حجاب الاکبر
علم پڑھا اور عمل نہ کینا — بہت پہیٹ پارو داکا جینا

اور بہت ہین پنڈت تجھسے — ہین پاپی سب پھیر لیکہے
گنگا جاکر آپا دہووین — جبکی باتین کہین شیخ کہوین

پوتھی پڑہ پڑہ صدقی کہاوین — کہرہ وہ نرک مین کیون نہ جاوین
پوتھی پڑہ پڑہ کوک سناوین — آپ نکرین لوگونکو جتاوین

نرکہہ مین جاوین اور پچھتاوین — اپنے کیے کا بدلا پاوین
اتنا ٹہر ہو کہی ہے فقیرا — جا پر عمل کرو رہے بیرا

کعبہ اور گنگا مت جاؤ — کاہو کے دل کو ہاتھہ مین لاؤ
اتنی من مین سوچ بچارو — دل ہے عرش خدا کا یارو

فی انفسکم اسکو جانو — من عرف کی رمز کو مانو
اللہ ڈہونڈہن کہین مت جاؤ — اپنے آپ مین اوسکو پاؤ

کعبہ مین جو اللہ رہتا — نحن اقرب وہ کیون کہتا
وہ ہو معلم جسنے کہا — وہ سب ٹہور مین پورا رہا

جس جس طرف فقیرا دہایا — اللہ بن کوئی اور نپایا
سن رے فقیرا سانی والی اللہ حسبی — انی فی جسد آدم تو بوجھکی اکو پاؤ

کہاوت دوسری

ایک ٹہاکرنے کوکر پالا — واکا ٹہر اکینا کالا
کلوا واکا نام دہرایا — جوکی کو دواری بٹھلایا

وامین دو مانس جو گئے — کوکر دیکھہ کھڑے ہو رہے
دور سے ٹہاکرجی نی جانا — ایک ہی پایا اور ایک لنگانا

ایک کو اپنی پاس بولایا — اپنے کوکر کو سمجہایا
سن کلوا یہ پاہی ہیرا — رین دنا ہت کرہی ہی پھیرا

تو اس نتر گوست کاٹے — کوک دون جو تو واکو چاٹے
دو وسے اوپر غصہ ہیا — دو لہ لہ کلوا سے کہیا

کلوا نے واکا پگ پکڑا — دانتون بیچ محکم جکڑا
یہ لگا کہنے چہاڑدی موکو — بہت سی لوک مین دونگا توکو

کلوا بولا سن ری بورا — ٹہاکر کا ہے مجہپر تہوڑا
کچہہ نہین تیری پڑا موکو — ہو لیس اپنی سی چہوڑون توکو

ٹہاکر نی موہی ایسا کینا — سدسب کہرا پنا موکو دینا
جا کو ٹہاکر جی کم چاہین — ہیری سو ہین سی چلاوین

دوڑکی واکی پگ کو کاٹون — پیار کرون نہ واکو چاٹون
جو ٹہاکرجی کو کم چاہے — کیون نہ اپنی ٹانگ کٹاوے

یہہ کہہ پہر کلوا نے کاٹا — ہوا ٹہر وہی کو تم کاٹا
ٹہاکر سو ہین ہستا رہا — کچہہ اپنے کلوا سے نہ کہا

جب وہ ٹہو ہو عاجز ہیا — رو رو کر او سدم یون کہا
ٹہاکر جی ٹاٹ ایدہر آؤ — کہ تو نے موسے مت کہٹواؤ

ٹہاکر جی تم ریچہا کیجو — درشن بہجا موکو دیجو
مین تہارا ہون نپٹ کمینا — بہت پہیٹ تم بن مورا جینا

شفقت رحمت تین فرمایا — لاڈہون مین انت سکہہ پایا
تیری فضل کی ہی آسا — لاتقنطو نی کیا ہے دلاسا

جب اون رو رو تند مچایا — اسانہی کو رحم اوپر آیا
کرکی سفارش واہ چہڑایا — پیار کیا اور پاس بلایا

کہا ٹہاکر نے مانتا رہیو — اپنی من سون بہول نجہیو
جو ہو لیگا پہر تو موکو — کاٹی گا میرا کلوا توکو

پہلی ساتہی کو پیدا کیجے — تب پگ کو ہاتہہ مین لیجے
پہر ساتہی جو ہو وی سیانا — لا بعقل او نپٹ ایانا

اندہا حافظ باٹ ٹیکن دوڑے
جو کوئی موکو راہ بتاوے
کہا تو موکو راہ بتاوے
انت اندہی کو راضی کینا
آگی چلی جب ندی آئی
گٹھری واکی لیکر بہاگا

لاٹھی بیتی راہ ٹٹولے
بیشک وہ جنت مین جاوے
اللہ پاس تو موی پہونچاوے
جوڑا جاتہا واکا لینا
ڈہیرانی کی وہان چترائی
اندہا غوطے کہانے لاگا

رورو پکارا کہ کوئی آؤ
آخر اون ایک ڈہیرا آیا
ڈہیرا بولا تو مت ڈرے
بہت دیا اندہی پر کینی
جب ندی کی بہیتر پہونچا
پانی بہیتر اندہا ڈوبے

مجہہ اندہے کو راہ بتاؤ
اپنا دکہہ سب واہ سنایا
مت رورو میرے پانون پڑتے
لاٹھی پکڑ گٹھری لینی
اندہی کا واچھوڑ کی پہونچا
یہ کہی کوئی موکو نکالے

دوہرہ

اوچھی پریت جو ملی سدا رہنی ہے خوار
پونچہ جو پکڑی بہیڑ کی کبہی نہ ہووی پار

کہاوت تیسری

ایک شخص نے طوطا پالا
پنجری کی پنجری مین ڈالا

محنت کر کر واہ پڑہایا
حق کا اوسکو نام سکہایا
جو وہ بدبیا ندان کہایا
طوطا مٹہائی کہا کہا پہولا
ہندو ترکا دہاون لاگے
کاہو کی من مین اتر نہ آیا
باتین کر کر لوگ رجہائی
طوطی کو پنجری بیچ دیوچا
تڑپ تڑپ کر لاگا مرنے

بہت عقاید یاد کرایا
انتر جاتر بہت کہایا
باتین کر سب جگت رجہایا
من سی اللہ نام کو بہولا
پان مٹہائی لاون لاگے
یوہین ناحق مغز جہکایا
ٹکڑے کہائی دن بہلائی
پنجرے سے سارا تن پہر نوچا
ٹین ٹین ٹین ٹین لاگا کرنے
آخر کو کچہہ کام نہ آوے

دین ایمان کی راہ سکہائی
اوترن کراون کو راہ بتائی
ملان پنڈت بہت بلائی
مجلس بہیتر آون لاگا
باتین کہہ سب جگ ٹہگ کہایا
آخر دم کا سوچ نہ کینا
آخر کو ایک بلی آئی
جننے بہید پڑہا تہا بہولا
ایسی بہید نہ پڑہیو کوئی
تڑپ تڑپ یوہین مرجاوے

گیان عقاید یاد کرائی
اپنی من سی راہ گنوائی
اپنی طوطی پاس بٹہائی
میٹہے بول سناون لاگا
شیخ مشایخ سکہ لبہایا
دل سے اللہ نام نہ لینا
دو ٹڑے کی پنجرے اوپر ڈہائی
جب بلی نے توڑا کولا
جا سے دنیا حاصل ہوئی

کہاوت چوتھی

بہت دنا مین نکہٹو لائے
پیسا ٹکا نہ پونجی لائے

گہر کا گہوڑا بیچ کی کہایا
ایسی کمائی کوئی نگریو
بارہ مہینے جو باہر رہے
کہاری جورو مین کیا کرون
ایسی نواب کی نوکری کینی

خالی ہاتہون گہر کو آیا
ایسے نکہٹو جگ سی مریو
کیون نہ جورو کی طعنے سہے
کب لگ مین تقدیر سے روؤن
جن مجہکو ایک کوڑی نہ دی

پہنچی ٹہیک اڑ ڈال کٹاری
اونکی گہر کی پوچہی خبر
جب جورو کی سوہن آیا
گئی جگہہ مین چاکری کی
تین برس مین ساتہی رہا

مین کہا کہون اللہ کی ماری
کالا منہہ اور نیلے پیر
اپنا بیتا حال سنایا
پر الٹی میری قسمت پڑی
جو دو کہہ پڑا سو مینی سہا

آخر اون کچھ موہ ندینا / شمسی قمری کتنا مہینا
کچھ دن غیر حضور ہمین گئے / پیسے سبھی ٹھکانی رہا ہے

جب جورو نی یہ قصہ سُنا / اوٹھکر اوسکو خوب دھنا
جوتی کاڑہ کی سر پر ماری / اور سر پر سی پاگ اوتاری

ڈھول جھپکر جب لاگی پٹنے / توبہ توبہ لاگا کرنے
داڑھی پکڑ گھسیٹن لاگی / پیرونسے وہ کوٹن لاگی

لات دھمو کی لاگی جھڑنے / چاول سی وہ لاگی جھڑنے
کل کل توڑی اور سر پھوڑا / مار ابیت گھسیٹا تھوڑا

ہاتھہ پکڑ کل اوسکا کھوٹا / جس کل پڑا اوسی کل کھوٹا
وہ دھما دھم ابد سر اوہر / اسی مہری متیا جاؤن کیا ہیر

خصم نکھٹو پھوٹر جو ہووے / کہو تو یہہ گہر کیونکر ہووے
گو یہی بھائی جورو تیری / تو کرو اکا فکر سویری

کبھی فقیر اسیانہ والا / تو مکھہ ہو تیرا اوجیالا
بہو رنگی کے روپ مین آیا / آپ کو رنگون بیچ چھپایا

داہ سی خالی رنگ کوئی / پانی بن کوئی رنگ نہ ہوئی
دنیا ہی رنگریز کا مندر / کتنے رنگ ہین وا کی اندر

کہین زرد کہین نیلا پیلا / کہین لال ہی کہین چکیلا
پانی ہی سب رنگون اندر / جتنے رنگ ہین پاکی اندر

انکہین کہول کی دیکھو بہائی / دیکھہ تو تجہمین ہی حیرائی

جگت فانوس کی شکل بنایا / آپکو چاتر ہو ہی جتایا

کہاوت پانچوین

ہاتھی گھوڑی آپین بنالی / دیپک بل سب میرہ بجھائی
جب دیپک ہوا آپین آیا / وہ مندر مسجد جگ کو بھایا

دیپک ہو جب آیا اندر / سوجہی تاری سورج اندر
جب لگ دیپک آپین ہے / ہنسی خوشی جگ کو کہے

جب دیپک فانوس سے جاوے / کاہو کو فانوس نہ بھاوے
کہین بلبل کہین اوہ ہوا / کئی بہانت اپنا روپ دکہایا

کہین لیلی کہین مجنون ہوا / کہین کلی کہین بدہین سوا
کہین وہی کہین کہل نہیں سے / وہ پیارا کئی رنگ مین نسے

کہین اللہ کہین رام کہایا / کہین بندہ ہو پوجن آیا
ماٹی سے کعبہ بنوایا / آپ ہی آپ اودن سیس نوایا

آپ ہی گنگ مین نیر بہایا / پھر سیوک ہو پوجن آیا
آپ انا الحق آن پکارا / آپیا بدنام منصور بچارا

پھر قاضی ہو قائل کینا / اور واکو سولی پر دینا
کون چڑہا اور کون چڑہایا / آپ ہی وہ کی روپ مین آیا

غور کرو اور انکھہ پسارو / ہی وہ محیط ہر رنگ مین یارو
اسکا بچار کردن کیا بہائی / آپکو اپنی جھپ دکھلائی

یہہ باتین مین کہونکر بچاروں / سر پھوڑدن یا کپڑی پہاڑون
ہنسون بہت یا آہین مارون / کاہی سناؤن کسی پکارون

مستانہ ہو منہہ کو کہولون / ہو حضور انا الحق بولون
یا بازندہ ہو بولون جانے / سبحانی ما اعظم شانی

یا کہو تمین ہنس ہنس کر آہ / لیس فی جبتی غیر اللہ
نا بند اکو سو ہی مانو / لا نعرفہم غیر ہی جانو

بہلا ہی موکو اپ چپ رہنا / بھید خدا کا کفر ہی کہنا
آپ کرم اون مو پر کینا / تب مین نے واہ کو لہہ لینا

کچھ سنگار کبہی نہین ہو گی / جاپی جاپی سہاگن ہو گی
کن پایا اور کون کہی ہے / ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی بہی ہے

نا کچھ طاعت بینتی کینی / آپ کرپا اون مو پر کینی
جا پر اوسکی کرپا ہوئی / طاعت مونڈ پکڑ کر دی ہے

سکھ یہ سنگار کبھی نہیں کموئی ہی
زہرہ گنڈی کو پاس بولایا
جا پی چاہی سہاگن ہوئی
گنوں نہیں خاصنو کو لیکا یا چاہ
واکی بات ہی اپرم پارا
یہ کہنت جسنے کہی ہی فقیر اپکا
کیا لکھوں میں پارم پارا
جا پی چاہی پے سی سو لیو ہی جگا

دیگر

نقل ہی کہ ایک روز خواجہ جنید
کہیں چوک میں آکی دیکھیں تو کیا
دوا دردمندونکو دیتا تہا وہ
جو دیکھہ اس تماشے کو خواجہ جنید
طبیب ہنرمندنی یوں کہا
دوا ہر مرض کی ہی میری پاس ہے
جو اوسکی قیمت کہو سو دوں میں
کہا اوسکو اوسوقت خواجہ جنید
حکیم اپنی دل بیچ کہنے لگا
انہونسے چھپانا دوا کفر ہے

کہ جس سی کرم کی ہی سبکو امید
حکیم ایک بیٹھا ہی لیکر دوا
کچھہ اوسکی قیمت کا لیتا نتہا وہ
پوچھا اوس حکیم سے آگاہ ہے بعید
مجھی حق یہ بخشتا ہی رب العلا
کہ جس سے غرضمند کو آس ہے
مگر اوس دواکو بھر طرح یوں
گنہ کے عمل نامہ ہو وین سفید
کہ ہی مصلحت انسے کہنا دوا
بتانا انہونکو دو تہکر ہے

بدل سیر کی شہر بغداد میں
بڑی شان کی ایک بھانی دوا
دوا کی لئی خلق اوس آس پاس
یہہ کیا چیز تو بیچتا ہے مگر
پیمبر کا بھی قول ہیگا بجا
خواجہ جنید نی اوسی یوں کہا
کہا وہ دوا کونسی ہی کہو
کہا ہاں میں کہتا ہوں وہ بھی دوا
کہ ایسی دوا کی خریدار گان
تب وہ یوں اوسیان کہنی لگا

وہ نکلی تھی بازار آباد میں
دوا اونکا صندوق وہ کہو لکر
جمع ہو گہری تہی بہت بیقیاس
کہ جس شی کی بدلیمیں لیتا ہی زر
ہر ایک مرض کو ہی دوا و شفا
مجھی ایک غم اشتہاہی گہر ہی دوا
کہ تمسے ولی کو ہوئی جستجو
مرض معصیت کا شتاب ہو شفا
ہیں السیٹی لی صاحب اسطرح کا
جو تھی اوسکی انشائی نادر دوا

دربیان اشیاے گوید

توکل کی جڑ اور صبر کی پات
کہرل معرفت میں سیب الکہ
اور اوس یک میں سیب حیران بہا
بعد از صفا دل کی صحنک میں لا
مرض معصیت سی شفا پائیگا

یہی اوسمیں ملا دیجی بادنبات
بہی دستہ سے توفیق کی پیسکر
کوشش کے چولہ اوپر دیجی چڑہا
محبت کی چمچہ سے دیجے ملا
شفا پاویگا وہ بفضل خدا

ہلیلہ حلیمی کا اوسمیں ملاؤ
جب یہ پانچوں چیزاں مع جانین
نیچی اوسکی پر شوق کی آنچ کو لاؤ
ٹھنڈا ہوئی پر اس دوا کو تمام
مگر اس دوا پر بہی پرہیز ہے

بلیلہ بھی دلجوئی کا اوسمیں
بہی بعد از تو مرشد کی خدمت کی
ریاضت کا خوب اوسمیں
رکھی رابطہ میں جو کوئی صبح و شام
کئی تنے جو یا دسی آمیز ہے

دربیان اشیاے پرہیز گوید

ہوا حرص کی دہنی سی دور
غذا اسپر کہانا اکل حلال
ای نسخہ دواکا کہی آفرین
عزیز اس نسخہ کو دلپر لکہو
بحق محمد ترے ہو نصیب

غروری کی بیگن سی معذور ہو
زبان صاف کہنا بصدق مقال
کہ صد آفرین مرحبا آفرین
اجازت لی مرشدسے کہانی سیکہو
رہی رابطہ میں دوا عجیب

غصہ کی بھی ترشی کو نا کہانا
جو اس پر ہیزسے وہ کہا ئیگا
حکیموں میں دانا تو تحقیق ہے
گنہ کا مرض بہت دشوار ہے
ہزاران درود ان کروران سلام

حسد بغض کی مرچ سے بہاگنا
کہ وہ عاقبت بیچ پچھتائیگا
حقیقت میں بلکہ محقق تو ہے
حکیمونکی یہاں عقل لاچار ہے
بروح محمد علیہ السلام

۲۱

اوندہے ہیں سیدہا کیا اور باجی منگل چار | مرتین مرتین مرجیا سو پنڈت لیو بچار

سوال برہمنی

پانچوان دس سن ہمنی پانچوں مل مانی
سپرت گہورت نت رہی کہیے پرانہ بولا
دو دبی تواری بکہیا چوبی جیت لایا
مالا جہ ہلوتی پردنی اور گنڈ لو اجہاری
رہیوں تع بہرن نانہی او جات بچاؤن

جوگی جنگم سیوڑا سب گرکر جانی
یوجا پانی لوگ چار نہہ بہی بولا
چارون بید بچار کی ایک آچہر پایا
منگتا جتجا جگ ہیری ہین دا س کہی
ہوں نین گن نبر لو بہنا پیو کیونکر پاون

ہیم شتاب مہا گہن نت گہو را کہو
گیارہ ش دو اوس سنت ہار او نبرس
رکہہ جگہہ سیام اتہر بید بہتا جگ
کام کرودہ اپار بل نت ہوگی کا با
دن ڈہونڈت جہوندہی ہیں رس کی

برہا پہاگ مچا پ بکنت لاہوی
پہوٹی بہیٹ بہرم کی بن جہنج بندلی
ایک جو نقطہ پریم کا کوئی برلا بوجہا
سا تاروہن محمہ بہی سنلس پایا
حاجی مارگ پیم کا کوئی دیو بتائی

تن لنکا من راونا سیتا دہری چہپائے | حاجی ہنونت پربل سو دیت لو کا لگائے

جواب برہمنی

سن باہمنی جو میان ہر ایک بچن ہمار
بید برچہ ہی تہ لہن گرڈہا او ر بیٹہا
ہردی پڑہا سو بیچ پڑہا جا گر سماتا
جو کہی تو کچھہ نہیں بیچون جگ ہونا

بید نہان نہیں پایہ جگ اندہا
ہری پڑہا سو بیچ پڑہا تن پڑہا جو
تن ٹپرہ بیٹہہ پیال کون بے برک دیکہاتا
گہٹ گہٹ سورت مت سیکے وہی
جیبو جا سب جگت کا تن بستر لیکہا

پہلی بید بچار کی پن کرنی کیجے
پڑہنا گنتا بوجہنا حاجی جات جہورا
جیبہہ ہلالی کیا بہیا کیا ہو بچار
پیم اوداسی جو بہری چاہی رس جا کہا
آپ اکیستر ہو رہی جو چاہی دیکہا

بہولا جو کا جو بلی تس مارگ دیجے
ہردی پڑہا پنڈت بہیا بکیسہہ بید
پیر تہہ پہر انو کیا بہیا کیا گنگا نہائے
پڑہنا گنتا بوجہنا سب تیہ کر اکہا

حاجی دفتر دہوی دہر اپنا آپ بچار | بیہہ تو مارگ پیم کا تنکے اوٹ پہاڑ

سوال صوفی

پانچوں بہت ہیا پابن ہنی جیتا بجای
پانچ پچاین مل چلی سب مجلس تو ہی
احد احمد ایک ہو بکی دو بازی لائے
مست بے حد ہر روشن جو موہی جلائے
وضو ساز نماز کر بہوں سبس لگایا

صوفی درس دانہان وجگ او جیا
جیون پانچوں بہو اتماد جیون موری
غیر سخن منصور کا مین کہاں کہ جائے
صوفی عدل محمدی جنتی ہبو تی جلا
دائیں بائیں دیکہیا کچہہ نظر نہ آیا

صوفی مسئلہ بوجہکے شریعت پنچہ لیا
بہاوین یونکر جانیی یہ پانچ بجائین
ایسا کوئی نا ملا جا سوں دو کہہ رو
جیا تجا جنید جو مین فتوی دیا
فی انفسکم اوٹہہ کہا مین خبر نہ پائی

چار پتر ایک ٹہور کر مین دور نہ کیا
باہر بہیتر ایک سا وہ چہپانا مین
حاجی ٹیکا نیل کا کہو کیسین ہو
ان کہتے اون کہی ہین بند کیا
لڑتین مرتین مارتین سب عمر گنوائی

آسا کا نسا پار سا صوم صلوۃ انیک | بیو پرسن کے بنتہہ ہین یہ سب جان او دیک

جواب صوفی

صوفی صافی ظاہری کچہہ کام نہ آئی
کاگد قلم دوات سب جہل شیطانی

اوپر سونا پہر ایکی بیچ لاکہہ برائی
لکہنے پڑہنے گیا بہیہ یاد کہ کہانی

مسئلہ فتوی جہگڑنا یہ گلی نہیار
عالم وارث انبیا جو سکون بہار

حسنات الابرار کی سیات مقربین
بہولا جو کا جو بلی تس راہ بتاو

جواب بنیاین

دو کہیا جر جائی بہیا پی درد نہ جینا
پیم نج سودا گہہن جو کری سو جانے
ہاٹ ہاٹ بہٹکت پہر تب سودا پایا
کہوٹی بات اوٹہائی ہر کر سوا اپنا نجھا

جینا دو کہہ سنسار ہین دہینا
گونگی آگی کیا گیا ارتہہ بکہانے
آٹا چانول تون تیل او گہیو بتایا
سخت قہر کوتوال کا جو چاہی بانچا
کرنا ہو سو آج کر اور بار نہ وو جیے

جاتن پیر پریم کی جانی تن سوئی
ہر دا ہاٹ بنا بکی بیٹہا بنجارا
چاہ بنا بنائی کاہل بیوپاری
پیر ان تن و ان ایسی ہی ہی ہاٹ بولا وے
چلنا پہر یاد رکہنا اس گن ہی لو جہے

جر می ہی مرمر جی جو ایسا ہوئی
ساہ مہاجن بانیا جگ سو پارا
جو کچہہ سودا چاہئی سو ہاٹ ہماری
قاضی بیٹہہ چبوترے تو ہی کہینچ ہنکاوے

گیہون چنی جوار جو اپنا اپنا مول | انکہری پکڑ برابری سو حاجی جہکتا تول

سوال کرسان

کیہین کانسی کام کی کہسان جلد ہائے
اہی برتاتین کری بکہہ سون بہاؤی
ارہ اور دہ دو بیل کر نساتن چوا
کہرپی کہیت بچایکین مین غیر ندایا

حاجی ہیا بوم کر باگت جو جائے
موہن مورت سنت کی سانچی ہر
گر ابہر ایہیم کا دو کہہ دانا بو وا
جو کچہہ بہاگ کسان کا بن مانگی پایا
پایئن تہا بنا گاڈہ کر تن مڑوا کیا

بہوان تا کہا ان جو برنے سر لیا
بر ہا کام سادہ جیون تن اجہا و
دو کہہ بویا دو کہہ اوپجا دو کہہ پایا
ہون دو کہیا دیکہت رہی گہر سوچی
و نچی بیٹہہ پوکارتے بیوپار یا

نین سین بتا لگی تن مکرہ ہی کیا
سائین سیا و ان یہ اہن تن پوچہا و
بہہ دہ کہہ دی سکہہ تین مراکر دہ لگانی
اپنی اپنی میڈ مین چہوڑ اڑی لاگی

حاجی فوطہ چاہیے شحنہ سوئی سوانت | دو کہہ شکہہ کاٹ ایک ٹہور کر آدہا آدہا بانٹ

جواب کرسان

کنبی آتم آد کا کہیتی کت جانی
ہروا کہیت لما یکی گراو کہہ جمائی
منزل منزل دیکہتے جوگی ابہونی
گڑ سون شکر او پجی دو کہہ بکہنائی
گر منزل ناسوت کی شکر الملکوتی
کہانڈ حقیقت معرفت مصری سون میٹہی

آدم ہو کہیتی کری ہو سکہہ مانی
پوری پوری پیم رس سو بہانت مٹہائی
مصری ہو تین نبر ملا او لاہوتی
پہونچا دیا دودہ کا تب کہانڈ کہاتی
کہانڈ ملی جبروت سون مصری لاہوتی
سو کیا جانی پاپڑا جن جا کہنہ ڈیٹہی

شحنہ کے بنا کہی ایک دانا کہایا
کایا گڑ کی جان تو جیو جان مٹہائی
تن کو لہو کلہوا جیو مین لاٹہہ چڑہائی
کہانڈ ہو تین مصری ہی مصری سون اولا
مانتر بونکر جانیے گر ڑاہ شریعت
کچہہ کہتی کچہہ کہہ چلا چنچل من میرا

گٹہری لکری چہین کے دہر کہینچ منگایا
پہونچت بوند ہمند کی شر بت ہو جاگی
پاتی سانی سینت کی نبہیو تک چلی
حلوائی کی ہاٹ مین اولا ہو میلا
گڑ سون شکر میٹہہ سو جاطر لقیت
تاجی سنجا باگ کا چاہا جت پہیرا

جو بویا سوئی لونا کاٹ کیا کہلیان | شحنہ چہا پا دبکیا حاجی آپ کسان

سوال مالنی

اور جو بولی مالنی جس بات نانی
داکہہ چرونجی ناریل او ریٹہہ کہجوری

مالی مدہکر نا پہر ابین سادہ سمانی
کیلا نیمو نارنگی اور نرنج جمہیری

وا پردیسی کا رنی ہین باغ لگایا
بیل چنبیلی موگرا پہولی پہلو ارکا

نس دن رو رو سینچا بہو بہانت جگایا
چاہی جو ہی کیتکی ہو ن سیج پیاری

کلی کلی ڈلیا بھری ہین ہار گوندھانی
سیتل سرگ نستار کی تن چھوا کا

پھولن کی گجرا اگی پیو کنٹھہ ملائی
ایسا بہاگ کہ بہاگ کا بستہ ہین سوبھاکا
آلا پالا کہانکی ہین وقت گذارا

نین برس ہیٹ پہر اگی نہت سیتھہ گیبا ہی
پیوست جان جسے اگی ہین آبھو گیا
ساہ مہاجن بانبان کوئی دیتی ادہار

پیو پالک اور پونیا ہون سین بای
اپنی کیفی جو بلاتس ٹنک نکر دیا

سرتا نرتا روتا مورکھہ مرت اچیت
جاجی پل پل کھودنی مولی کا سا کھیت

جواب مالنی

مالن جو ونجانی مالی ڈہنگ تیرا
اور وہ کنول سیتل نکت جل سنجن ہارا
بھنور گو پہا ہین اگن کنہ جیا گیہن گیر دوہی
تن پہنتین ہی سکھہ ہو جو جنبا رکی

پاین بڑا آدہا ہمین ہو گر بہت نہورا
بروا لاگا پیم کا جس پات نہ ڈارا
بھنور جاجی کنگلائی پی گنتناب بھاری
الی گلی نگانکی مالن سکھہ سوئی

پیم باغیچہ جس کا بینن مین مالی
پھول پھل دوناکری تس پاس بسایا
مالی بن مالن نہین مالن بن مالی
اچھی ان پاجی گیو آج یہ دن آیا

کاجی پاکی جو چھی چن باندہی ڈالی
رائی سون پربت بیاجا کر سیابا
من مہندی سا پیسے تب نکسی لالی
مالن مالی مل بسی بہی اتند پایا

جاجی پاجی پیم کی ناس آدہ نہ انت
دو نامر واکیوڑا انس دن سدا بسنت

سوال ٹڑین

بڑبن پیم ہوالاس ان من جرئی
بیجہ کی کر بانسری ہین ناٹی چھائی
پات پات پہیر رہی جن لاگا تاکا
نکھی نبگلا چوپڑا پان سون تر کی

پان جیسی پاتری امرت سون میٹھی
برہا ناگر بین جون نکھہ سکھہ لپٹائی
پانکا تار گ پیم کا سوئی کا ناکا
چوک جو گت کر گتر نی سب کوئی کتری
پانچ چھونی مین کئی اور سات سنونی

آنکھن دیکھین من بسنتی اور دیکھی بھیا
نین رکت جولی کی تنبول بنایا
جاجی ہاڈ جرائیکی تن چونا کیا
بہانت بہانت بینا بکی ہین چون نا ہی
دو نا بھر اگین ہاہی کر تیس سونی

برئی باری ہیں ہین مجھہ ایسا کیا
سوکیا جانی پاپڑا جن جنیم بکھایا
کتھہ سپاری میل کی مکھہ رنگ آیا گیا
گیان مصالحہ میل کی ہین پیر سامی

مکھہ منجن اور پیم رس ناسک باس بسین
جاجی تن من بیچکے جو پان بساہن کین

جواب برین

باری ہین وک رس جو جاگی گوئی
پان سپاری کتھہ رس اور چونا چونا
برئی سگر گیان سون سب ساج سمیٹا
ہر دا گیان بچار کی مکھہ لونتی کھولی

دن دن ٹبرا پان جون پیر وہ نہونی
جو چار وہ نہین ایک نہین تو رنگ نہونا
نن بیرا ایک ٹھور کرتس پات لپیٹا
بنگالی کیلا جانی بنگش کی بولی
برئی جیل جلکیناں نت پان سنوارے

تن جی پی اور پان جیو من میل مصالا
کایا پان بچار کی اور بیڑی بیا
پان بیدہارت شکر تر جی جیر سجانا
سندر برنی نا بکا انہا کیا سبھوچے
برین برہن ہا معنی مکھہ بڑی سارے

پیم گلوری جاب مکھہ لال گلالا
جا کھی نین رنگ اوجی سرتا مین دبایا
تی نبکین پہچانی ہی پان کا کھانا
گو نگی کنبھی سینیری بلا کوئی بوجھے

روم روم ہین رم رہا برہن برئی سنگ
پیر گھٹ ہوئی تین جانی پانون کا سارنگ

سوال کلالی

قول عہد ہمسون کیا جو ور ندیجے | سومن ہے ایسی کری تو کہو کیا کیجے
حسن شیخ فیروز کون ہین فرزند

پریم ورد کا روزا وٹھہ مجھہ جاگہہ اٹھاتی | سکہہ دینا سمجھی نہین اور ماتی طعنی
حاجی سومن تب ملی جب ہوا بیجان

خاصا ململ بافتا محمودی چوتار | حاجی تو بنیا بنا پکین تار تار نروار

کایا کرگہہ بیٹھہ کین سومن گونتا
دم دہوتا پہچانکی جن تار چلائی
کیر منی جانی نہین مسکین بچارا
حاجی لالچ جانکی جن نلی چورائی

حکمت سون نلیان بہری کہہ گوت (عقلمند ۱۲)
سوت جاگت نت بنی ن بن سوئی
سومن سوئی جانئی جن بیتا مارا
اوجل سون میلا بہیا کہو شده پائی (سفید ۱۲)
تانی بن بانا نہین بانی بن تانا

گہن بائین گہن اوہنی تو بانہہ اوجانی
بچری بہیرت پیچ موئی پی پہنیر بانا
اگا دیکہہ کو پکٹ ہری نا جلی کو بانی
سومن سیج مومن بہیا نل تار چوراتا
بہو نسی بیسی سمجہہ کی سومن من مانا

جتن کہونٹی ہلین جب تہا پالاوی
جب پہر دیکہا آپ ہین او بہجا سلجہا
بہانکر سون اوہلی نہین کسین کن بہانی
تانا بانا ایک سا کہو کون بیگانا

دائین ہاتہہ قران دہر بائین ہاتہہ پران | بیچون بیچ بنایکی حاجی بنا نادان (کم عقل)

تمام شد پریم نامه

مثنوی عطار

بسم الله الرحمن الرحیم

چند پیدا کرد جلوهٔ دلدار
کل شیئ محیط می بینم
سرمه کر ز نور بی البصری
شاهد لا اله الا هو
ثم وجه الله آیدت بنظر
احدیت را اگر تو بشماری
اسپ پیل و پیادهٔ فرزین
گر تو علم الیقین بدست آری
پس بگو ذوگوئی و خود شنوی
محو گردی چنانکه از هستی
گر بیابی بال و پر کنی پرواز
بعد ازین ما و ساقی البحر عجب
من عرف ربه نمی فرمود
رمز من کان هذه الاعمی
من طلبنی وجدنی آمده است
چند خواهی نشست صم بکم
نم آیم یا داو آب هست
گر بمیری تو پیشتر ز اجل
صید عنقا کجا تواند کرد
چون حقیقت نقاب برگیرد
دین احمد گزین مسلمان شو
در صفت سر زند ازین هستی

منجلی است از در و دیوار
آنچه می بینمش به نقش نگار
بکشی در دو چشم بر سبکار
پیش تو پرده گیرد از رخسار
وهو معکم نمایدت دیدار
واحدیت رساندت بهزار
به تن واحدان سپه سالار
سوی عین الیقین بپا پی آر
لمن الملک واحد القهار
نه شناسی همین سر از دستار
شاه بازی تو در جنین شکار
بعد ازین ما و یار و بوس و کنار
گر نمیدید جنید گرتار
بشنو بدای گران گودن کار
عاشقان را بدست دست اقرار
پا بدامن چو صورت دیوار
بهم آمیخته شکر کردار
بکند بر تو تیر و خنجر کار
بو الفضولی اگر رود بشکار
هر دو یک گردد ای نکوکردار
بگذر از خویش بگسل از زنار
لطراز م بصحیفه اظهار

نحن اقرب الیه آمده است
رو به پیش تو ایستاده چه بشر
اندرون و برون نشیب و فراز
کاروان نفخت من روحی
این تماشا چو بنگری گوئی
همه یک قطره ایست از دریا
می نماید بچشم احول تو
روی عین الیقین عیان بینی
عشق او در دلت کند منزل
بهمین دیده بنگری ظاهر
روی بیگانه که می نگری
هر که اینجا ندید محروم است
من رانی فقد رای الحق
این سخن در تو گی کند تاثیر
کار کن کار پیش از آنکه اجل
منزل تو نه دور نزدیک است
فتنوا الموت ان کنتم
جمله ملکوت را شود بیقین
در شریعت بود هر آنچه حلال
دع نفسک تعال را بشنو
خویشتن را تو در میان بگیر
یا بکل اللسان شود خاموش

دور افتاده تو از پندار
سر فرو برده او ز نرگس وار
از پس و پیش و از یمین و یسار
بسرائی تو برکشاید بار
لیس فی الدار غیره دیار
همه یک دانه الیست از دل انار
اشتر و پیل و اسپ و گاو و حمار
شوی از کائنات بر خوردار
روز روشن نمایدت شب تار
صورت خویش را بصورت یار
آشنائی برآیدت هر بار
در قیامت ز لذت دیدار
از چه او گفت احمد مختار
دارد آئینه دلت زنگار
بدر آ ز در هستی تو دمار
پا بپردی بکن قدم بردار
صادقین آمده است در اخبار
همچو سیماب گشتنت دشوار
در طریقت بود همه مردار
ای برادر ز گوش پنبه برآر
سد اسکندر از میان بردار
یا بطل اللسان کند اقرار

او خروشان چو بلبلان بهار
خود انا الحق زد از لب منصور
رب ارنی بگوش خود خود گفت
ناظر خود هست و خود منظور
خود گنه ساز هر گناه که هست
من نیم او خود هست قافیه سنج
قم باذنی و قم باذن الله
بچه معنی عبارت کفر است
روز ار روزها کلیم الله
راه سر کرد رو بحکم نهاد
گفت من از دم ازل دارم
پرنیان نیاز بازش گفت
من نگو گفت تا چو من نشوی
خاطر خویش پاک کن بوضو
لیک غیری تو چیست هستی تو
ور تو با خودی خود خدا گوئی
متکلم درآ که مشرک کیست
هر که از وی نزد انا الحق نیز
چون دوئی از میان نخیزد
کرد توحید ایزدی آغاز
انچه من با تو گفته ام بنهفت
من همین گویم همین شنوم
ای پسر لا اله الا الله
آن یکی وقت نزع شبلی را
در تبسم درآمد و بشگفت

او خمش همچو طبلهٔ عطار
خود برآمد ز فوق بر سر دار
خود بخود کرد حسرت دیدار
خود تماشا و خود تماشاکار
خود زند باز توبه استغفار
من نیم او خود هست در گفتار
هر دو یک نغمه ایست از لب یار
هیچ فهمیدهٔ نکو کردار
خواست مرشد ز ایزد دادار
رفت در پیش آن لعین ناچار
طوق لعنت بگردن ادبار
کاهی تو در راه عقل پاک عیار
این سخن راز من بخاطر دار
باطن خویش را نماز گذار
خویشتن را کناره گیری کنار
مشرکی باشی و خدا آزار
گفت ای هرزه گوی کودنکار
بود او از جماعت گفتار
تو نمائی و او کند اقرار
که یک هست او چه در چه هزار
تو عیانش همین کنی اظهار
نیست کس غیر من بهر دو دیار
خود ز شرکت خفیست آئینه وار
گفت ای قدوهٔ صغار و کبار
همچو روی بهار چهرهٔ یار

گاه کل اللسان شود با خویش
گفت انا احمد بلا میم
باز خود رفت لن ترانی گفت
تاب در زلف و وسمه بر ابرو
عاشق خود خود هست خود معشوق
حمد خویش از زبان خود گوید
قل هو الله وقف احمد دان
خویشتن را نگوئی من یعنی
حکم آمد برای دین بروی
گفت ایزد برای ارشادم
تو ندیم اله نداری ننگ
در تکلم درآمد و بگشود
شو بباطن ربوبیت بردار
پس وضو چیست فکر کردن دل
نور چشم من از خودی بگذر
سالک هر جنید را پرسید
هر که نادید نام او گوید
هر که منکر شود بود مشرک
روز آدینه بر سر منبر
مگر انجا جنید حاضر بود
گفت هیهات ای یگانه عنصر
تا نکاری یگانگی را تخم
چیست شرک جلی رسول الله
که بگو لا اله الا الله
گفت معشوق من باستغنا

گاه طال اللسان زهی عیار
از زبان پاک احمد مختار
بهر یک کوچه و بهر بازار
سرمه در چشم و غازه بر رخسار
خود طبیب خود هست و خود بیمار
تا که بر من شوند بر افتار
وز میانش و لیک میم برآر
من رآنی بگو پیمبر دار
پیش ابلیس مفسد سالار
بر سر تو نهاد تاج مدار
من کجا و طریق این اطوار
لب شکر فشان و گوهر بار
کن بظاهر عبودیت بردار
صافی دل جدا نشدن ز اغیار
خویشتن را جدا جدا انگار
کای ز سر تا قدم همه اسرار
مشرک است و فضول ناهموار
من از و چون خدای او بیزار
گشت شبلی برای خطبه سوار
گفت ای پاک باز بان درکار
سخن مشرکانه را بگذار
کی دهد شاخ آشنائی بار
خویشتن را ازین دو شرک برآر
مغفرت را ز ایزد غفار
نگشاید ز روی رشوت بار

روزئی خود دل ہست از خطرات
دلِ تو لقمہ خوار پنج و چہار
ور بسوئی عبادتت بکشد
ور بود خاطر تو مایل حق
کہ نباشد دل فرشتہ سرشت
لیک اینجا ستادنت مشکل
ای پسر در رہ شریعت فرض
تو اگر مرد این خجستہ رہی
فیض یزدان گران ز پیچ از کوہ است
چیست تجرید گشتنت آزاد
نعم اینہا بہیچ نوع مخور
ماہ و خورشید زہرہ و مریخ
ہمہ عمر تو در مشقت و رنج
دین و دنیا و دوزخ و فردوس
گفتم امشب خلاف عادت خویش
چند خواہی چو شاخ گل بالید
روز تو گندہ خورد ہمچو خدنگ
چشم من وقت راہ قسمت ات
دید کس بایزید را در خواب
بگو از سر گذشتت اول شب
گفت آوردہ ام گناہ کہ ہست
ورنہ ہنگام رفتنم این
کیسہ من پر از گناہان است
این نہ شعر است چیست معجزہ
لیک باید کہ کار فرمائی

پس بود با مشاہدہ فطار
بر باید کہ ننگرد زنہار
خطرات ملایکش بشمار
مستی تو بدل بود بخمار
مایل ہیچکس ازین ہر چار
بلکہ زینہا گذشتنت دشوار
عشیہ دہ یک بود بدین دیدار
دامن از کاینات خود افشار
کوہ بر گردن فرشتہ مدار
از ہزاران ہزار دنیا دار
بگذر از جملہ و بجو بسیار
ابر باران زما ہمہ آزار
تو براہی ہمین کشتی آزار
تو رہا کن باین جہان بگذار
سیر خوردم از آن شدم بیمار
کین بر دل برد و این دلدار
تو دہن باز ماندہ چو سیع فار
تا بو الوقت خواندنت اقرار
بود شخصی کہ بود از ابرار
چہ شنیدی تو از یمین و یسار
نام تو ہم غفور و ہم غفار
زیر پا آمدنت ہمین مقدار
من خریدار و این بازار
گرچہ ماند بصورت اشعار
ورنہ خون خوردہ دل عطار

مسجد تو مقام تسلیم است
گر بود خاطر تو مایل علم
جان من این چہ کار شیطانی است
این کشاکش ز نفس شیطانی است
ماہ منزل تو وادی است
حج چہ باشد ز خود سفر کردن
در شریعت گذشتن از آن است
ہستی خویش را زکات بدہ
چیست غسل تو ورطہ توحید
پس از آن از براہ رو خواہر
زانکہ داریم ما ہمہ خوردن
بسکہ تجرید بایدت تفرید
فارغ از دین و تارک از دنیا
خوردہ بودم مگر شبی سیری
ذکر اللہ اولین فرمود
ز خود باشد کہ فی فنا فی الشیخ
ہر چہ بی یاد او تو پنداری
ای برادر عطای تو وہم است
گفت ای شاہباز عالم قدس
گفت آمدند از عالم قدس
لیک از من گرفت شرک و توحید
نام خود بر صحیفہ لاریب
این قصیدہ ست وحی ہاتف غیب
قلم راستی بدست آور
ہمہ شوق ست اندرین صفحہ

قبلہ گاہ تو طاق ابروی یار
آن خطر باز آسمان پندار
بخطر اثر و رہست مردم خوار
شر رہی آید ہست دست بہار
نیست جای شکیب جای قرار
بکجا جانب ہدایت کار
در حقیقت گذشتن از انکار
بر سر دوستی لیکن آثار
غوطہ خوردن بیامدن یکبار
پس از آن از تمام خویش تبار
زانکہ داریم ما ہمہ غم خوار
یعنی از آخرت شدن بیزار
نکشد فرق را فسیر افسار
شکم را گرفتہ بود آزار
وقنا ربنا عذاب النار
بینی از خویشتن شدی بیزار
زہر تست از خود ہست صد زنار
کہ ہمین او وقتی از سر دیوار
گفت ای قدوۂ اولو الابصار
کہ چہ آوردہ بیا و بیار
شرک از گردکار لیل و نہار
خود رقم کردی انا الغفار
تیغ والا پسند آئینہ وار
بردہ رفقہای جان دل بیگار
ہمہ عشق است اندرین طومار

بسم الله الرحمن الرحیم

من بغیر تو نبینم در جهان — قادرا پروردگارا جاودان — من ترا دانم ترا دانم ترا — خود ترا کی غیر باشد ای خدا

چون بغیر تو نیست در هر دو جهان — لاجرم غیری نباشد در میان — اولینی آخرینی ای احد — ظاهرین و باطنین و بعید

این جهان و آنجهان نهان — آشکارا و نهان و در عیان — هم نهان و هم عیان پیدا توئی — هم درون گنبد خضرا توئی

از ازل بودی و باشی همچنان — تا ابد هستی و باشی جاودان — ای ز تو پیدا شده کون و مکان — ای ز تو پیدا شده جان و جهان

ای ز تو عالم پر از غوغا شده — جان پاکان در رهت لغمان شده — ای ز تو چرخ فلک گردان شده — صد هزاران دل ز تو حیران شده

ای ز وصلت عاشقان دلسوخته — جامهٔ وصل تو هر دم دوخته — ای ز وصلت کار ما زار آمده — همچو ابراهیم در نار آمده

ای ز وصلت جانها بریان شده — همچو اسماعیل صد قربان شده — ای ز وصلت جانها اندر فغان — همچو موسی در جواب لن تران

ای ز وصلت زاهدان در تهنیت — همچو داود نبی در تعزیت — ای ز وصلت عالمان گیر و دار — چون سلیمان پادشاه ملک دار

ای ز وصلت عاشقان آشفته کار — همچو عیسی آمده در پای دار — ای ز وصلت جان ما تاراج یافت — چون محمد یک شبی معراج یافت

ای ز وصلت آسمان گردان شده — اندرین ره پای بی پایان شده — ای ز وصلت کوکبان اندر طلب — می نیاسایند هرگز از تعب

ای ز وصلت آفتاب اندر سما — غلط غلطان میرود بی سر و پا — ای ز وصلت خاک را خون در جگر — هر زمان سر دگر گرده بدر

ای ز وصلت آب در کار آمده — هر زمان هر سو پدید آمده — ای ز وصلت شد فرید غرق خون — هر زمان در خاک افتد سرنگون

ای ز وصلت آتش از غم سوخته — اندر آن دم سنگ بر او کوفته — ای ز وصلت هر زمان حیران شدم — در تحیر سر بسر گردان شدم

یعنی هر گاه که سنگ بر چقماق زده ۱۲ — ای فرید الدین عطار

ای ز وصلت غرق توحید آمدم — لاجرم در عین تجرید آمدم — من تو ام تو من منم جمله توئی — هیچ گر دهم در تو مائی و توئی

نیست ۱۲

خود یکی بود و نبود او را دوئی — از منی برخیز هم اینجا توئی — من بوصلت عارف مطلق شدم — عارفی رفتم بتمامی حق شدم

ای عارفیت از غلبهٔ عشق من رفت ۱۲

من خدا ایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کینه فرد او

بسر بی سرنامه را پیدا کنم — عاشقان را در جهان شیدا کنم — صد هزاران خلق حیران آمده — اندرین ره زار گریان آمدند

صد هزاران عارفان در گفتگو　اندرین ره لوح دل بشست و شو
عاشقان آتش بزن در هر دو کون　تا رهی زین نقشهای لون لون

نقشها را جمله در آتش بسوز　بعد از آن شمع وصالش بر فروز
چون نماند نقشها اندر میان　آن زمان نقاش را بینی عیان

با تو گویم سر اسرار نهان　ای برادر نقش را نقاش دان
چون ترا باشد کمال دین حق　خویش را هرگز نه بینی جز بحق

جملگی اعضای تو ای بیخبر　ذات کلی این جهان سر بسر
عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم　از تو نشان شد اسم در عالم علم

جوهر جان در هوس تو کرده　با سگی و جاهلی خو کرده
داده بر باد عمر جاودان　یکزمان آگه نه از سر جان

چون شوی آگه بجان خویشتن　ترک گیری زین حدیث ما و من
جمله را یک بینی ای مرد خدا　تا نه بینی ای پسر رشته دوتا

گر تو راه عشق را مایل شوی　یکسر و یک کیسه و یکدل شوی
تنگری در هیچ سوای مرد کار　دایمان در عشق باشی بیقرار

عشق جانان جمله را جان مدام است　لاجرم از خلق پنهان آمدست
هست [illegible] الیک پنهان از شما　کی بود خفاش را تاب ضیا

این جهان و آنجهان را هم ببین　بگذر از راه گمان و از یقین
عشق با عشاق دان آمیخته　روح اندر خاکدان آمیخته

گفتم ای آرام جان عاشقان　هم توئی درمان درد مفلسان
ای وصالت عارفان نشناخته　مرکب معنی درین ره تاخته

ای وصالت سالکان مردان　جمله در راه انداز ره بی نشان
ای وصالت صادقان صادق شده　در طریق عشق خود لائق شده

ای وصالت عالمان در هایهوی　در ره تقلید بشگافند موی
ای وصالت اولیا را داده حال　ذات ایشان ماورای قیل و قال

ای وصالت آسمان و هم زمین　هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت شمس را در یافته　نور او بر جمله عالم تافته

ای وصالت ماه را هاله زده　گاه بدر و گه هلال آمده
ای وصالت باد و آتش را بهم　داده وصلت از ره لطف و کرم

ای وصالت گرد آب و خاک را　دام اقدس روح و قدس پاک را
ای وصالت بحر را بگداخته　هر زمان دُر دگر پرداخته

ای وصالت کوه را در گل زده　صد هزاران خار زنش بر دل زده
ای وصالت سیر دریای قدم　صد هزاران دُر آرد از عدم

ای وصالت آشکارا و نهان　ای وصالت بی نهان و بی عیان
ای وصالت انبیا و اولیا　ای وصالت صوفیان با صفا

ای وصالت عاشقان و عارفان　ای وصالت زاهدان و مخلصان
ای وصالت عیسی نیستان　ای وصالت هست گشته در جهان

ای وصالت از جهان بیرون شده　ای وصالت عالم بیچون شده
ای وصالت هر دو عالم سوخته　ای وصالت خان و مانم سوخته

ای وصالت روشنائی جهان　ای وصالت هم عیان و هم نهان
ای وصالت غمگسار مفلسان　ای وصالت شمع جان بیکسان

ای وصالت رهنمای سالکان　ای وصالت روشنائی طالبان
ای وصالت شور مشتاقان شده　ای وصالت وصل عشاقان شده

ای وصالت صدق صدیق آمده　ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت ترک تجرید آمده　ای وصالت گنج توحید آمده

ای وصالت اولین و آخرین　ای وصالت ظاهرین و باطنین
ای وصالت وصل من دریافته　لاجرم در عشق جان در باخته

ای وصالت گشت بر من آشکار　سالکی گشتم ز وصلت نامدار
بار دیگر سالکی حق حق شدم　سالکی رفته تمامی حق شدم

من خدایم من خدایم من خدا　فارغم از کبر و کینه و هوا

بند دوم

سر بصیر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	گفت احمد خواند ما را آن امام	انبیا و اولیا او را غلام
آن نموده سر اسرار قدم	آوریده در معنی از عدم	راه را بنمود آن بحر صفا	خواجهٔ دنیا و دین خیر الوری
سر حق را او نموده از لطف حق	در ره حق داده مردان را سبق	طالبان در جستجوی او بوده‌اند	عالمان در گفت و گوی او بده‌اند
عارفان این معرفت دریافتند	سالکان مرکب درین ره تاختند	زاهدان یک شمه از وی یافتند	سالها با سوختن در ساختند
عاشقان دیده‌اند روی او عیان	دستها شستند هر ساعت ز جان	رهبر عالم محمد آمده	اسم او محمود و احمد آمده
ره از او جو گر تو مرد رهروی	تا نمانی در بلای گمرهی	راه راه مستقیم دنیا و دین	سر حق است رحمة للعالمین
هر که در راه محمد راه یافت	سر حق را از دل آگاه یافت	احمد است اینجا احد اندر کار	سر حق را با تو گفتم آشکار
میم را بردار احمد شد احد	فهم کن معنی الله الصمد	هست این اسرار از جائی دگر	سر این را کی شناسد کور و کر
کور را از حور رخ زیبا چه سود	گرچه داند تا چه بانگ آمد ز عود	خودپرستی راه شیطان آمده	بت شکستن راه یزدان آمده
راه مردان راه توحید آمده است	کار ما تجرید و تفرید آمده است (مجرد بودن از خلائق ۱۲)	من طریق عشق احمد داشتم	تخم این در راه احمد کاشتم
اسپ را در راه احمد تاختم	جان خود در راه احمد باختم	من شراب از جام احمد خورده‌ام	گوی را از خلق عالم برده‌ام
عقل شیطان گفت من ز آدمم	کو است ظلمانی و من نورانیم	حق تعالی گفت او ملعون شده	از طریق راه حق بیرون شده
معنی آدم ندیدی بالیقین	روح پاکش رحمة للعالمین	او منست و من ویم تو بیخبر (یعنی از من است و من از وی هستم ۱۲)	لاجرم در راه مانی کور و کر
گر ترا دیده بدی در راه ما	آدم ما را بدیدی همچو ما	ای برادر در کمال خویش باش	در ره توحید حق بی‌کیش باش
بگذر از کبر و نفاق و کیش و دین	تا رسی در قرب رب العالمین	حق پرستان اندرین ره کمتر اند	از طریق عشق حق آگه نیند
نفس انسان سد راه عشق شد	عاشقان را راه پیش از عشق شد	عشق را بگزین که نفست را بسوز	تا شب تاریک گردد همچو روز
نفس را بینی حجاب راه دین	این سخن را از دل آگاه بین	مصطفی شیخ من است و راه دین	او مرا بنموده است راه یقین
	من نه عطارم نه عطارم ببین	در ره حق را ز اسرارم ببین	
	من خدایم من خدایم من خدا	فارغم از کبر و کینه و هوا	

بند سوم

سر بصیر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	بعد از خون سر ندیدم از صفا	من نوشتم سر بصیر نامه را
سر بصیر نامه را کردم عیان	این زمان خونم نخواهد شد روان	گر بسرت باید تبرک سر بکن	در سرت باید تبرک در بکن
محو شد اجزای من کلی بهم	فارغم از خوف و از شادی و غم	گنج پنهانم درین جسم آمده	سر اعیانم درین اسم آمده
من وجود خویش را فانی کنم	در بقای حق بحق باقی کنم	من باسرار آورم این جسم را	پس بگفتار آورم این اسم را

ای اگر گوئی تعریف
حور زیبا بینی لیکن او
از است که باید
از خود وجود را پیدا
ع خود شدن
در عبادت ۱۲
۱ست بهتر
هستم از آدم
کما قال الله تعالی
خلقتنی من نار
و خلقته من طین
یعنی پیدا کردی
تو مارا از آتش
و پیدا کردی
آدم را از خاک ۱۲

تا بداند عاشق دل سوخته
من برای راه عشاق آمدم

اسم اعظم گشت بر تن دوخته
لاجرم در عشق مشتاق آمدم
اولین و آخرین من بوده ام
من خدایم من خدایم من خدا

من برای جمله عالم آمدم
جسم خود در راه حق در باختم
ظاهرین و باطنین من بوده ام
فارغم از کبر و کینه و زهوا

لاجرم در راه آدم آمدم
سر معنی را بجان بشناختم

بند چهارم

سر بیسرنامه را پیدا کنم
حال او حال عجب بود ای پسر
او یقین خویش حاصل کرده بود
عالمان از علم او درمانده اند
زاهدان از زهد او رسوا شدند

عاشقانرا در جهان شیدا کنم
نی چو حال این خسیسان بیخبر
در یقین خویش واصل گشته بود
عارفان از عرف او وامانده اند
در خیال زهد او شیدا شدند
من خدایم من خدایم من خدا

بود عطاری عجب شیخ زنده حال
در رموز سر حق ره برده بود
در علوم خود و تتوقی داشت او
عاشقان از عشق او حیران شدند
بعد پنجه سال او اسرار یافت
فارغم از کبر و کینه و زهوا

در ره تحقیق او واصل کمال
نی که همچو ما و تو در پرده بود
هیچ علمی را فرو نگذاشت او
هر دم از نوع دگر حیران شدند
از فرید الدین لقب عطار یافت

بند پنجم

سر بیسرنامه را پیدا کنم
جمله مردان در فنا از ره شدند
زهد را و علم را و قال و قیل
ای برادر غیر حق خود نیست کس
چونکه اندر راه حق بینی شوی
هر که اندر بند نفس خویش ماند
ای در فکر خود
در جلال حق جمال حق ببین

عاشقان را در جهان شیدا کنم
در بقائی حق بحق آگه شدند
جمله را انداختند در آب نیل
اهل معنی را همین یک حرف بس
از وجود خویشتن فانی شوی
از ره حق همچو کافر کیش ماند
با صفات ذات رب العالمین
من خدایم من خدایم من خدا

درنگر ای عارف صاحب نظر
جسم و جان و دین و دنیا باختند
دیدها از غیر او بر دوختند
گر تو غیر حق نه بینی در جهان
گر ز جسم و جان شوی کلی بدر
در ره توحید جان ایثار کن
من نمودارم برای جملگان
فارغم از کبر و کینه و زهوا

تا که مردانرا چها آید بسر
تا کمال راه او را یافتند
غیر حق را اندرین ره سوختند
بر تو روشن گردد اسرار نهان
آن زمان از سر حق یابی خبر
دیده را در یار او در یار کن
وانمایم سر حق را آن زمان

بند ششم

سر بیسرنامه را پیدا کنم
پیشوای ما و تو چون مصطفی است
تو به بند صورت وامانده
راز من گفت است احمد از صفا
ای راز من

عاشقان را در جهان شیدا کنم
لاجرم تو آنچه گوئی کی رواست
کی تو حرف حق احمد خوانده
تو کجا دانی که هستی بیوفا

بود شخصی گفت ما را اینچنین
بعد از آن عطار گفت ای کور کر
لی مع الله گفت احمد در بیان
تو بصورت همچو کافر مانده

نه تو کافر نه تو داری کیش و دین
از رموز سر عشقی بیخبر
تو کجا دانی که هستی بی نشان
تو اصل حق را تو کافر خوانده

خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ
تو سلوک راه از خود کردهٔ
در خودی خود گرفتار آمدی
رو که در تقلید ماندی مبتلا

آنکهی سالوس را کوشیدهٔ
لاجرم در صد هزاران پردهٔ
لاجرم در عین پندار آمدی
بر توحید از کجا و تو کجا
تو نمیدانی که من هستم چنین
من خدایم من خدایم من خدا

بت پرستی میکنی در زیر دلق
دایم گاهی کردهٔ این خرقه را
راه تجرید و فنا راه تو نیست
رو که راه بی نشان راه تو نیست
بی سر و پایم برروی این
فارغم از کبر و کینه و ریا

بینمائی خویش را صوفی بخلق
می فریبی هر زمان این فرقه را
تو سخن کم گوی کو راه تو نیست
از سلوک عشق آگاهی تو نیست

بند هفتم

سر بیسرنامه را پیدا کنم
جوهر عشق از تو چون پیدا شود
آن زمان تو عشق را لایق شوی
آنچنان خواهم که کلی گم شوی
کی توانم کرد پنهان بحر را
یافتم یکقطره زان بحر صفا

عاشقان را در جهان شیدا کنم
هر دو عالم در دلت یکتا شود
عشق حق را عاشق صادق شوی
عشق حق را عاشق بی غم شوی
من بزیری کاسه ای خدا
زان بیارم هر زمان موجها
در ره حق عشق صادق آمدم
من خدایم من خدایم من خدا

این سخن را از سر مردی شنو
پیش تو فی شک بماندی بی یقین
گر ترا از عشق بوید باشد خبر
ورنه همچو ابدالی کور و کر
بحر معنی بی نهایت آمد است
راه توحید عیانی داشتم
حق حق است حق مطلق آمدم
فارغم از کبر و کینه و ریا

تا نمانی در قیامت در گرو
بگذری از کفر و از اسلام و دین
سر ندی باشی براه پر خطر
چون ز هستی خودت باشد خبر
لاشکی بی حد و غایت آمده است
گنج اسرار نهانی داشتم

بند هشتم

سر بیسرنامه را پیدا کنم
گفتم ای دانای پنهان آمده
لیک در دریای خون غوطه زدم
گفت آیندم میگذارم من نماز
بعد از آن گفتند مردان مردکار
بار دیگر گفت کای صاحب نظر
این بگفتم این چنین شد جان من
ای دریغا در خودی وا مانده ام
ای دریغا عارفان باوفا

عاشقان را در جهان شیدا کنم
خلق عالم از تو حیران آمده
بعد از آن کردم وضو از خود شدم
پس وضو سازم بخون ای پاکباز
از تصوف این بیان رمزی بیار
از طریق عشق ده ما را خبر
منتشر شد در جهان احوال من
لاجرم در صد بلا در مانده ام
شان برفتند و بماندم در قفا

گفتم ای دارندهٔ لوح و قلم
میکنم من ختم بی سرنامه را
مردمان گفتند این چه دیدهٔ
این نماز عشق را اینجا وضو
گفت کمتر زینکه می بینی ببین
گفت بس اینجا بود گردن زدن
ای دریغا ختم بی سرنامه شد
ای دریغا پیشوایان یقین
ای دریغا سالکان راه دین

اینجهان و آنجهان از تو علم
میکنم آلوده در خون خامه را
روی خود در خون چرا آلودهٔ
راست نامد جز بخون پاک رو
تا ترا در راه حق باشد یقین
بعد از آن پر سوخته آتش زدن
لیک در سیلاب خون خامه شد
راه رفتند و بماندم اندر این
با خوشی رفتند و من ماندم [illegible]

ای زلیخا صوفیان با صفا
ای زلیخا عاشقان با ادب

شاه برفتند و بماندم مبتلا
جمله در بحر اندو ماندم خشک لب

ای زلیخا نفس ما در معصیت
هرکه او خود را فنا کلی شناخت

خود خودی کرده بری از معرفت
اندران جا جان وکلی بیافت

مثنوی شاه بوعلی قلندر

بسم الله الرحمن الرحیم

مرحبا ای بلبل باغ کهن
از گل رعنا بگو با ما سخن

مرحبا ای قاصد طیار ما
میدهی هردم خبر از یار ما

مرحبا ای هدهد فرخنده فال
مرحبا ای طوطی شکر مقال

در زمان هفت آسمان طی کنی
مرکب حرص و هوا را پی کنی

دمبدم روشن کنی هر دل چراغ
بر نفس از عشق سازی سینه داغ

از تو روشن گشت فانوس تنم
از تو حاصل شد مرا وصل صنم

مرحبا ای رهنمای راه دین
از تو روشن شد مرا چشم یقین

یافت قالب طینت پاکی ز تو
شد پریشان آدم خاکی ز تو

مرحبا ای فیض بخش کائنات
یافت ترکیب از وجود تو حیات

غرق بودی در محیط ذات پاک
از تو روشن شد چرا این تیره خاک

ای که بودی در حریم لامکان
چون جدا گشتی بگو راز نهان

پاک بودی در حریم کبریا
از چه پیدا شد ترا حرص و هوا

خوش خرامیدی تو از کتم عدم
خوش نهادی بر سر هستی قدم

گاه در دوزخ روی سازی مقام
گاه در جنت روی ای خوش خرام

گه کنی جلوه در اقلیم فنا
گه روی در عالم ملک بقا

جان من با من بگو اسرار خویش
چشم دل روشن کن از دیدار خویش

آفرید حق ترا از غیب جان
از تو افتاده است شور اندر جهان

باز گو با ما سخن ای اهل راز
از حقیقت غلغل افگن در مجاز

خاک افشان بر سر نفس لعین
چشم دل روشن کن از نور یقین

همچو آئینه نما عکس نگار
می نماید جلوهٔ رخسار یار

صاف کن آئینهٔ دل از غبار
آتشی زن در دل این بیقرار

رهنما ای هادی راه هدا
زانکه هستی در حقیقت رهنما

گر نگردی طالبان را دستگیر
طالبان هرگز نگیرند دست پیر

از تو روشن کوکب ایمان من
پرده ها بردار از رخ جان من

در سخن شد عندلیب با نوا
گفت بشنو تا بگویم راز ها

آفریده حق ترا از نور ذات
تا شناسد ذات او را از صفات

بود دایم در باغ وحدت بی نشان
چون بکثرت آمدم گشتم عیان

هیچ میدانی پس این پرده کیست
نغمهٔ چنگ و رباب و عود چیست

دید حسن خویش با چشم شهود
خود تجلی کرد در ملک وجود

امر ربی روح کرده نام ما
کرد پر ساقی وحدت جام ما

عشق بازی میکنم با او مدام
یافت آدم از طفیل عشق کام

تافت بر هر ذره خورشید کمال
گشت پیدا از جمال ذو الجلال

آنکه او از قهر حق گشته پلید
همچو شیطان روی بهبودی ندید

هر که او شد آفریده از جمال
باز یابد راه در بزم وصال

انچه در روز ازل رفته قلم
حک نگردد بعد از آن حرف رقم

زهد و تقوی چیست ای مرد فقیر
لا طمع بودن ز سلطان و امیر

بهر آب و نان نگردی دربدر　آبروئی خود مریزی بهر زر
بر در سلطان و درویش مبین　گنج قارون گر دهد مشنو مبین
تلخ به جلاب شکر برا مچش　پیش دونان بهر نان خواری مکش
باش در گنج قناعت سرنگون　پا منه از گوشهٔ عزلت برون
گر بدست آید ترا گنج نقود　ور نه داری همت عالی چه سود
ممسکان هرگز نمی بینند بهی　زانکه جیب همتش دارند تهی
مرد کم همت حقیرست در نظر　خوار باشد گر بود با صد هنر
هر که عالی همت است و با سخا　عفو گردد از گناهانش خدا
زهد و تقوی نیست این بهر خلق　صوفی باشی و پوشی کهنه دلق
پیش ابلیس گردد مرید جاهلت　چون خچ ابلهی آب و عادت
دام اندازی برای مرد و زن　خویش را گوئی منم شیخ زمن
مکر تلبیس و ریا کارت بود　سر نفس شیطان تو از یارت بود
آن نماز تو شود آخر تباه　فکر باطل ها کند رویت سیاه
بر مصلا چون نشینی حیله رو　چشم پوشی دل بود جائی گرو
شیخ را لاهوت باشد مفرشش　شد فنا ذات بقا شد حاصلش
از ستایش خویشتن را گم بکن　عیب خود بین عیب مردم مکن
تا کنی پرواز سوئی اصل خویش　جا کنی در آشیان وصل خویش
خود بده انصاف ای اهل دغل　دل پریست از مکر و مصحف در بغل
حب دنیا رشته زنار تست　سبحه ریش و فن و دستار تست
گه نکردی سجده از روی نیاز　تا شود درهای رحمت بر تو باز
میکنی طاعت تو از بهر ریا　گه نکردی سجده از بهر خدا
صوفیم گوئی ندا رسینه صاف　از کرامتهای خود شیخا ملاف
میکشائی دست از بهر دعا　هر دو خواهی از عبادات ریا
شیخ میگوئی و تسبیحی بدست　صد بتی داری نهان ای بت پرست
ای سخت از بغض و کبر آراسته　از نفاق و از حسد پیراسته

ترک سازی صحبت اهل دول　گوشه گیری تا نیفتی در خلل
گر بفاقه جان برآید از قفس　چون مگس منت مزن بر پای کس
بر سر خوان قناعت دست زن　گر نباشد دست در فرمان من
پشت پا زن تخت کیکاوس را　سر بده از کف مده ناموس را
الحذر از حب دنیا الحذر　بهر نان و زر مخور خون جگر
آبرو ریزند بهر سیم و زر　ممسکان را مثل گاو و خر شمر
خلق گردد رام او با دلبری　سر فرازد بر سپهر چنبری
زهد و تقوی چیست ای مرد فقیر　لا طمع بودن ز سلطان و امیر
شانه و مسواک و تسبیح و ریا　جبه و دستار و قلب بی صفا
چون ببینی چند کس بیهوده گرد　خویش را گوئی منم مردانه مرد
وعظ گوئی خود نیاری در عمل　چشم پوشی همچو شیطان دغل
چون شوی استاده از بهر نماز　دل بود در گاو و خر ای حیله ساز
چون در ایمانت فتد آخر قصور　هان چرا خوانی نماز بی حضور
خادمان گویند این شیخ زمان　چشم پوشیدست از خلق و جهان
این خوشامد گوی چندین ابلهان　رهزنان اندر رهزنان اند رهزنان
ای گرفتار آمدی در بند نفس　نفس کافر را بکش بشکن قفس
چند باشی از مکان خود جدا　چند گردی دربدر ای بیحیا
با تو همراز است شیطان دم بدم　کی شوی در راه حق ثابت قدم
دل نشد هرگز خلاص از حرص و آز　گه نکردی از حضور دل نماز
از تضرع سر نسودی بر زمین　کور هی بینا نشد چشم یقین
تا بداند خلق مرد اولیاست　متقی پرهیزگار و پارساست
نفس کافر کیش داری در کمین　بهر شهرت می نشینی اربعین
میکنی از مکر عالم را مطیع　میدهی تسکین منم فردا شفیع
یکدلی داری و صد آز اندرست　چاک دل از دست تو صد جاست
ای بجهل آراسته زشت و پلید　خویش را گوئی منم چون بایزید

از تکبر میکنی هر سو نظر — خویش را گوئی که هستم با خبر
بت شکن بر هم بزن تبخانه را — چون خلیل الله بنا کن خانه را
پیر گشتی صد هوس داری بدل — جاهلی چون خر فرو مانی بگل
دل چو آلوده ست از حرص و هوا — کی شود مکشوف اسرار خدا
دین و دنیا هر دو کی آید بدست — این فضولیها مکن ای خیره پرست
حرص تو دلق قناعت پاره کرد — نفس اماره ترا آواره کرد
عارفان دادند او را صد طلاق — هر که عاشق شد برو او گشت عاق
هم خدا خواهی هم دنیای دون — این خیال ست و محالست و جنون
آن وصی مصطفی شیر خدا — آن علی زوج بتول پارسا
بهر دنیا آن یزید ناخلف — دین خود کرده برای او تلف
داد بازی همچو کسری پیر زال — کرد او را در دو عالم پایمال
گر بر افتد پرده از روی مجاز — نفرتی گیری ز زال حیله ساز
آتشی از دود چون گلشن بود — در حقیقت سر بسر گلخن بود
نیست رحمی در دل اهل دغل — شیوهٔ اهل دول باشد دغل
آن شنیدی از برای عز و جاه — بیگنه کردند یوسف را بچاه
بر سرت باشد اگر تاج زر — کس نیاید از تکبر در نظر
حرص افزون میشود از مال و زر — قطع گردد حب فرزند و پدر
هیچ جا دیدی گدائی بینوا — رو بگرداند چو فرعون از خدا
دوستان حق که بیزارند ازو — چیست حکمت هیچ میدانی درو
کور گردد روشن چشم یقین — بسته گردد بعد از آن های دین
لقمهٔ شبهه چو افتد در شکم — قوت او می کند سر رشته کم
بر تو باید دست گر این حیله ساز — وسعت بهر ظلم گرداند دراز
چون تکبر مر ترا رسوا کند — شهوت و حرص و هوا پیدا کند
نفس کافر تا بود همراه تو — آتش دوزخ بود جایگاه تو
گر نداری همت مردان دین — چون زنان اندر پس پرده نشین

بت پرستی میکنی هم بت گری — شد ز دولت رشک بتان آذری
چند مغروری تو بر اصل و نسب — از تکبر دور باش ای بی ادب
آرزو های تو هرگز کم نشد — قاسمت حرص و هوا بیت تخم نشد
صد تمنا در دلست ای بوالفضول — کی کند نور خدا در دل نزول
بر تو قسمت سیر دنیا ای بیخبر — پس چرا قانع نئی بر خشک و تر
هست دنیا پیر زال و پر فریب — میکند پیر و جوان را ناشکیب
این سخن در گوش داری ای جوان — مولوی گفته ز روی امتحان
بهر دین دل کند از دنیا علی — آن علی والی ملک نبی
زال دنیا را چنان زد پشت پا — تا نیاید در نکاح اولیا
زال دنیا چون در آمد در نکاح — کرد بر خود خون او سید مباح
چون خوری پس خوردهٔ خوان یزید — تلخ گردان کام از نان یزید
زشت روئی او چو آید در نظر — از خدا خواهی امان ای بیخبر
نخوت آرد مر ترا مال و منال — گر نداری از تهی دستی منال
اهل دنیا بهر سیم و مال و زر — گر بدست آید خورد خون جگر
از حسد بیرحمی اخوان به بین — حال زار یوسف کنعان ببین
بلکه رو تابی چو نمرود از خدا — گم کنی خود را نترسی از خدا
پادشاهان این چنین کز بهر مال — خون اخوان و پدر داند حلال
دولت آرد کبر را بیدین کند — نفس کافر کفر را تلقین کند
حب دنیا چون کند بر دل نگاه — دل چو خارا گردد اش سخت و سیاه
بهر طاعت لقمه باید حلال — تا نیفزاید ترا رنج و ملال
چون بخواهی لقمه ای نادان آز — نفس گرداند دهان حرص و آز
چشم شهوت چون گشاید ای لعین — کور گردد دیدهٔ اهل یقین
پس نیاید کار تو علم و عمل — از دغل افتد در ایمانت خلل
گر تو مردی نفس کافر را بکش — ور نداری دست بنشین خمش
گر ز دست تو نیاید کار مرد — همچو حیزان در پس مردان مگرد

ای مخنث نی تو مردی نی تو زن
مثل شیطان را ہمہ مردان افگن

دست ہمت را برافراز بلند
نفس را چون صید آرد در کمند

گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال
نور تابد بر دل از مہر کمال

دل شود روشن ز نور آئینہ وار
پرتو اندازد در آئینہ نگار

یار را می بین تو در ہر آئینہ
سوز ساز اوست در ہر طنطنہ

اوست در ارض و سما و لامکان
اوست در ہر ذرہ پیدا و نہان

اوست پیدا و نہان و آشکار
جلوہ ہا گر وست در ہر شی نگار

نفی گردان از دل خود ما سوا
تا نگنجد در دلت غیر از خدا

اسم ذات او چو بر دل نقش بست
سکہ ضرب محبت خوش نشست

چون شوی فانی تو از ذکر خدا
راہ یابی در حریم کبریا

ہر کہ شد در بحر عرفان آشنا
ذرہ ذرہ قطرہ داند از خدا

نقش آب و چون حباب است جسم تو
آب چون گردی نماند جسم تو

گشت واصل چون بدریا آب جو
آب جو را باز از دریا مجو

مولوی فرمود در نظم این بیان
پر تو گردد روشن اسرار نہان

بشنو از من گر تو ہستی ہوشیار
با تو گویم این سخن را گوش دار

ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت
بیشک آنکس محرم اسرار گشت

یک نگاہی گر کند سویم نگار
جان چہ باشد گر بود صد جان نثار

ہر کہ بوی بشنوم از بوی او
مست افتم بیخبر در کوی او

صد زبان در وصف او سوسن شدہ
غنچہ با صد شوق پیراہن درید

نخل سرو از قامت زیبای او
سبز خرم گشت سر تا پای او

ہر طرف برخاست از وی ہای ہوی
ہر زمان دارند از وی گفتگو

مطرب از شوق طرب چون ساز کرد
این ترانہ وار سوز آغاز کرد

ہرچہ بینی در حقیقت جملہ اوست
شمع و گل پروانہ بلبل ہم از اوست

عاشقانرا نقش چہ زیبا چہ زشت
صورت ہر نیک و بد را خو سرشت

سنگ خارا لعل کان یاقوت و در
ظلمت شب تیرہ نور ماہ و خور

مرد باید تا نہد بر نفس پا
بگذرد از شہوت و حرص و ہوا

دست را کوتاہ سازد از ہوس
بشکند با چنگ ہمت این قفس

گر شوی از لقمہ شبہہ نفیر
نفس را بپازی بفضل حق آمر

چون کشائی چشم آن اہل یقین
ہر طرف تابان جمال یار بین

ہرچہ آید در نظر از خیر و شر
جملہ ذات حق بود ای بیخبر

پاس دار انفاس ای اہل خرد
تا ترا این قافلہ منزل برد

ہوش در دم دار ای مرد خدا
یکنفس یکدم مباش از حق جدا

زنگ دل از صیقل لا پاک کن
سینہ با تیغ محبت چاک کن

گشت چون بر نقش دل نقش الہ
غیر نقش اللہ را ای دل مخواہ

چون نمانی با خدا یابی وصال
خویش را گم ساز ای صاحب کمال

آب دریا چون زند موج دگر
در حقیقت آب باشد جلوہ گر

چون الف در لام میگردد نہان
خویش را گم ساز تا گردد عیان

تا توئی کے یار گردد یار تو
چون نباشی یار باشد یار تو

تو مباش اصلا کمال اینست و بس
تو در و گم شو وصال اینست و بس

ہر کہ پند این ز من عاشق شنید
بیشک اندر محفل جانان رسید

ہر کہ او سر باخت اندر کوی او
بنگرد صد بار جانان سوی او

عاشق دیوانہ و سرگشتہ ایم
یار جویان گرد ہر در گشتہ ایم

سنبل از گیسوی او شد تابدار
لالہ از رخسار او شد داغدار

نرگس بیمار چشم از سر کشاد
جام زرین بر کف سیمین نہاد

بلبل و قمری بہ بستان نعرہ گر
ہر یکی با نطق وا فراز دگر

این شنیدم نغمہ چنگ و رباب
سینہ بریان شد ز سوز دل کباب

یار را می بین تو در ہر آئینہ
سوز و ساز اوست در ہر طنطنہ

ہرچہ آید در نظر از جزو و کل
بوم صحرا بلبل و بستان و گل

مرغ و ماہی مار و مور و شیر و ببر
چشمہ و باران و حیوان برق و ابر

ہرچہ باشد آب و آتش باد و خاک
جملہ را مخلوق کرد از صنع پاک

قادری کو آفرید از قطره آب … نقش بسته در صدف از جوش آب

یار در پیش تو چرائی بیخبر … یار در خود تو چه گردی در بدر

اوست پیدا در تو تو از خویش گم … مرگ آید ناگهان گوید که قم

ناگه از گورت برآید این صدا … حسرتا و احسرتا و احسرتا

ای خلیفه زادهٔ بس نابکار … تا بکی بیگانه گردی شرم دار

با خدا هر دم همی گوئی دروغ … از دروغ تو چه افزاید فروغ

چون شود فردا از سر گیرم کار … دل ز خار عشق او سازم فگار

گوش نفس خویش را مالش دهم … از هوا و هستی خود وارهم

بگذرم از هر چه باشد کم و بیش … دل بشو از مکر باطل های خویش

شاهد خورشید روی تند خو … دلبری غارتگری این عشوه جو

گر شود موجود اسباب طرب … صرف بیباکی کنی اوقات شب

گر نیابی دست خون دل خوری … عصمت بی بی بود بی چادری

عمر با خامی طمع سرسبزی … بلکه از ابلیس ملعون کمتری

شهوت و خواب و خورش داری مدام … از عبادت کاهلی و ناتمام

یافت تعلیم از تو شیطان مکر و ریو … از تو آموزند بازی طفل و دیو

نفس کافر تا بود همراه تو … آتش دوزخ بود جایگاه تو

بهر لقمه ای سگ مردار خو … میدود صحرا بصحرا کو بکو

همرهان رفتند و بیکس ماندهٔ … همچو لنگا لنگ و اپس ماندهٔ

خواب چون آید ترا ای بیحیا … چون پلنگ مرگ دارد می قفا

تا ترا فرصت بود کاری بساز … اسپ تازی زین کن و بازی بباز

عاشقان را تاج شاهی بر سر است … ساقی همدم لبالب ساغر است

ای شرف نشنیدهٔ سالک چه گفت … گریه کرد این بیت را با شور گفت

زهد و تقوی نیست ای اهل جنون … بهر شهرت میکنی خود را نگون

همچو مجنون عشق داری بر مجاز … همچو لیلی رخ نمائی در نیاز

ای حقیقت دان گذر کن از مجاز … چند باشی در مقام حرص و آز

گوهر جان مطلع انوار اوست … معدن جان مخزن اسرار اوست

ای گرفتاری به بند نام و ننگ … شیشهٔ ناموس را بشکن بسنگ

ناگهان برخیزی افتی در مغاک … روز محشر منفعل خیزی ز خاک

حیف باشد همچو نابینا روی … کور و کر برخیزی و رسوا شوی

رحم کن بر حال خود ای بوالهوس … بازگرد و توبه کن در هر نفس

هر زمان گوئی که من توبه کنم … بیخ اغیار از دل خود بر کنم

روی دل شویم ز آب توبه باز … با وضوی خون دل سازم نماز

عهد و پیمان بشکنی چون شب شود … دل پی جویای این مطلب شود

ساقی مهرو شراب لعل ناب … مطرب و دلبر و آهنگ رباب

گر بدست آید در آغوشش کشی … شربت هر تلخ و شیرین را چشی

ور نباشد این میسر ای گدا … تا سحر باشی درین غم مبتلا

چون نداری شرم ای پیمان شکن … باز میخواهی مراد خویشتن

نفس بدکردار چون سگ تو پلید … دست ایمانت بدندان بس گزید

جهل خرداری تو ای بیهوده گرد … انچه تو کردی گهی شیطان نکرد

مکر و تلبیس از تو شیطان میخرد … هر زمان صد بسته بستر می برد

جیفهٔ مردار داری سرنوشت … سگ صفت زانی ای آدم سرشت

خوار میگردی ز بهر آب و نان … در پی سگ تا بکی باشی دوان

فکر رفتن کن که می آید پلنگ … تا بکی عشیتی ای مغلوب لنگ

باش کز بحر عدم خیزد نهنگ … تا قیامت خسپی اندر گور تنگ

رو که در ملک بقا سلطان شوی … ناظر و منظور آن جانان شوی

هر که او از کید نفس خویش رست … عاقبت بر کرسی مقصد نشست

چشم بند و گوش بند و لب ببند … گر نه بینی سر حق بر ما بخند

سر کنی پائین و بالا پا کنی … از ریاضت خلق را شیدا کنی

گاه چون شیرین خوری خون جگر … گه زنی چون کوه کن تیشه بسر

چند چینی لاله و نسرین و ورد … چند بینی رنگ سرخ و سبز و زرد

چند در کثرت نمائی خویش را یک زمان در خانهٔ وحدت بیا
تا توئی کی یار گردد یار تو چون فنا گشتی بیابی یار تو
آنچنان با خود بگردان آشنا تا نگردم یک زمان از تو جدا
زنده گردان این دل پژمرده را زنده کن یا عشق جانان مرده را
پر دل هر کس که نور عشق تافت خویش را با جان جانان زنده یافت
دل که پر دلبر شد از ساز عشق جان که پر جانان شد از آواز عشق
عشق گوئی بال و پر طیران کنند عشق گو در لامکان جولان کند
عشق گو تا چشم دل بینا کند عشق گو تا سینه پر سودا کند
عشق گو تا جام مدهوشی دهد عشق باید تا فراموشی دهد
عشق باید تا دهد جام شراب عشق سازد ساغر می آفتاب
عشق گو تا حالت مستان دهد عشق گو جام از کف جانان دهد
تا نمیدانی که اصل عشق چیست عشق را از حسن جانان زندگیست
عشق چون جبرئیل در معراج حسن بر سر عاشق نهد صد تاج حسن
ای که گشتی واقف از سر عشق نه قدم مردانه اندر کار عشق
عیش بازی نیست کار بو الهوس خام طبعان خاصه نا هیچون مگس
کشتگان عشق را جان دیگر هر زمان از غیب احسان دیگر
ای خنک جانی که خود را باخته سوخته خود را و با حق ساخته
همت پروانه بین ای بیخبر سوز چون پروانه تا یابی خبر
در محبت تا نسوزی بال و پر کی شوی همرنگ آتش سر بسر
زهد و تقوی چیست ای عالیجناب بر مراد خود نگشتن کامیاب
دل بدست غم چنان اسیر گرو شادی عالم نیرزد نیم جو
ای دریغا عمر تو رفته بجو آب اندکی ماندست او را زود یاب
در جهان چون چند روزی مهمان این جهان را بر مثال خواب دان
هر چه می بینی بگرداب جهان چون حباب از چشم تو گردد نهان
دل مکن از فکر باطل ها سیاه از خدا غیر از خدا دیگر مخواه

آشنا شو آنچنان با یار خویش تا که خود را گم کنی از کار خویش
یا رب از سودای خود دل ریش دار زنده را مرده بعشق خویش دار
سوی خویشم بر که ره گم کرده ام زنده جاوید گردان مرده ام
هر دلی کز عشق جانی یافته تا ابد روح روانی یافته
ای خوش آن دل عشق بر وی نقش بست خانهٔ دل کند در وی نقش نیست
دل ز ساز دلبری عشقت دهد عشق گو تا جامهٔ هستی درد
عشق گو تا تاج سلطانی نهد عشق گو ملک سلیمانی دهد
عشق گو تا عقل را زائل کند عشق گو تا عقل را حاصل کند
عشق ده تا بیخبر سازد مرا باده گوئی پا و سر سازد مرا
باده عشق از غم جانانه است هر که خورد از خویشتن بیگانه است
ای خوش آن می کو رهاند از خودی صاف گرداند ز نیکی و بدی
حسن جانان چون نظر در خویش کرد گشت شیدا عشق او در خویش کرد
عاشق و معشوق گردند هر دو یک هم توئی معشوق عاشق نیست یک
سر برآور زیر پای عشق نه بعد از آن سر در هوای عشق نه
گر کنی جان را تو بر جانان نثار در عوض یک جان دهد صد جان نگار
تا توانی ای دلا در عشق کوش این حکایت را ز عاشق دار گوش
خرم آنکس که قمار عشق باخت خویش را بسپرد با جانان بساخت
سوخت چون پروانه همرنگ دوست گشت محرم چنگ زن در چنگ دوست
سوز چون پروانه در جسم قفس تا شوی با جان جانان همنفس
یکزمان خوش دل نباشی در جهان وارهی فارغ شوی از این و آن
دل نبود از هر دو عالم بی نیاز بگذر از روی حقیقت در مجاز
عمر تو باشد مثال آب جو آب رفته باز کی آید بجو
خلق را بین لعبتان نقش خواب چشم چون بر هم زنی بینی خراب
غافلی از کرده های خویشتن نفس را با تیغ لا گردن بزن
چون زبان گویاست در تن مو بمو مو بمو ذکر خدا را تیز گو

دل مده با دلبران بی وفا — زانکه دارند شیوهٔ جور و جفا
آشنائی ها بر افتاد از جهان — شرم شسته شد ز چشم مردمان
قحط افتاد است در ملک سخا — خشک گشته مزرع مهر و وفا
همتی رفت است از شاه و گدا — منعمان گشتند گدائی بینوا
این نشانیها قیامت شد پدید — تا قیامت در جهان گردد پدید
رحم از دلهای مردم شد نهان — سختی پیدا شده در مردمان
مهر کم شد از دل فرزند و زن — فتنه برپا گشت از دیر کهن
نیست مهری در دل هر خاص و عام — پس مفگن خویش را در بند دام
بند بگسل دام را برهم بزن — آشیان حرص را آتش فگن
شکر نعمت کن که آن رب العباد — داد بر تو آنچه می بایست داد
غافلی از یار خود ای بی خبر — چند باشی بیخبر چون گاو و خر
مهربان هم شد چو معشوق مجاز — گر به بیند جانب عاشق نیاز
طالبی کو در پی جانان رود — چشم گردد روی جانان بنگرد
گر ترا چشم محبت وا شود — بر تو آن معشوق خود شیدا شود
چون تو داری چشم احول بی بصر — کی درآید روی جانان در نظر
پیش مردن میر ای نیکو سیر — جان بجانان ده ز حال خود گذر
در تو گردد جان جانان جلوه گر — خویش را با چشم معشوقی نگر
گر نداری شادی از وصل یار — خیز بر خود ماتم هجران بدار
چند پیمائی ره دور و دراز — چند رفتی از نشیبی بر فراز
منزل جانان بود یک گام تو — بادهٔ عرفان بود در جام تو
مولوی فرمود نشنیدی مگر — سنگ گرمی بود میکردی اثر
از چه مهجوری و دوری ای فلان — آه از دست تو دارم صد فغان
چشم دل بکشا جمال یار بین — هر طرف هر سو رخ دلدار بین
نیست پوشیده رخ دلدار تو — لیک این نقص است در ابصار تو
دردمندی کو که درمانش نیافت — کو پریشانی که سامانش نیافت

از جهان مهر و وفا معدوم شد — حال مردم یک بیک معلوم شد
ای دریغا وضع نیکان شد بدل — در دیار حلم افتاده خلل
تیغ ممسک شجرهٔ احسان برید — همچو عنقا همت از عالم پرید
همتی برخاست از صاحبدلان — دارم از دست زمانه صد فغان
برکت از کشت و زراعت گشت کم — قامت جود و سخاوت گشت خم
خلق نیکو شد ز عالم ناپدید — طبع مردم سگ صفت گشته پلید
چون حیا برخاست عالم گشت تنگ — دختران با مادران اندر جنگ
چون عدم شد دانهٔ مهر و وفا — پس مرو در دام چون مرغ هوا
جز خدا کس نیست با تو مهربان — دل مده غیر از خداوند جهان
چشم داده گوش و بینی هم زبان — بر تو روشن کرد اسرار نهان
نیستی آگاه از لطف خدا — همچو عاشق هر زمان بیند ترا
عاشق صادق کند جان را فدا — مرحبا بر عاشقان صد مرحبا
گر ترا از عشق او باشد خبر — از تو مشتاق است او مشتاق تر
با تو نزدیکست ای جان جهان — همچو جان است در تو آن جانان نهان
این حجاب از تست ای محجوب من — بی حجاب است ورنه آن محبوب من
گر بمعشوق تو جوئی جان دهی — قالب خود را کنی از جان تهی
عارفی گفتست از روی عتاب — گوش کن چون این معمای بیاب
ای شرف تا چند گردی دور دور — قطع منزلها بکن ای بی حضور
یک قدم باشد حریم دوست بس — چند گردی بیخبر ای بوالهوس
هر نفس دریاب او گامی بزن — هر زمان از عشق او جامی بزن
ای کمان از تیرها پر ساخته — صید نزدیک است دور انداخته
ای کمان تیر از ترا زود دورتر — از چنین صیدی بود مهجورتر
چشم باید تا به بیند روی یار — جلوه کرده است در هر شی نگار
گرمی کو در تو ای افسرده دل — رفته همچو خر مرو در آب و گل
کیست مشتاقی که باشد جان بلب — از فراق او بود در تاب و تب

تا بود این دیو نفست همنشین — کی بود بینا ترا چشم یقین
بود مردی عارفی صاحب کمال — کو چه دل بسته از وهم و خیال
سالها کرده عبادت بی ریا — در دلش نگذشت جز ذکر خدا
گفت مثلم نیست در کامل جهان — چون عسس بنشیم بر دل پاسبان
این تصور کرد چون مرد خدا — ناگهان در گوش او آمد ندا
تا نگردد رفع از تو آن حجاب — کی نهی پا در حریم آن جناب
باز بسته عهد تازه از خدا — تا کند در راه حق جان را فدا
آنچه میخواهد دلت ای حیله جو — نفس تو صد حجت آرد بهر تو
چون مسلط بر تو گردد این مرض — عدل و انصافت بود بهر غرض
یا الهی چشم بینائی بده — در سرم از عشق سودائی بده
سالها شد از تو میخواهم ترا — حاجتم را چون نمیسازی روا
هر که بر درگاه تو رو آورد — نا امید از درگه تو چون رود
ای خدای من بحق مصطفیٰ صلعم — واز طفیل حرمت آل عبا

چون تو مقدور نمی آری فتح باب — گریه کن تا حشر بر حال خراب
پادشاهی کرد در اقلیم دل — بود از ایام غفلت منفعل
چون چنین بگذشت او را چند سال — خویش را از کاملان کرده خیال
شهوت و حرص و هوس کردیم دور — از تعلقها دلم دارد نفور
از تکبر چون نظر کردی بخویش — دور افتادی حجاب آمد به پیش
منفعل شد شیخ از اسرار خویش — شد پریشان توبه کرد از کار خویش
پاک کن آئینهٔ دل از غبار — تا نماید عکس روی آن نگار
گر حرامست سبکی بر خود حلال — بیش شود تسکین دلت با چنین خیال
جهد کن با نفس تا عادل شوی — باش منصف تا که صاحبدل شوی
آتش افگن در دلم مانند طور — شعله برخیزد و گرد و زنگ دور
از لسان الغیب این گردد نوید — از در تو کس نگشته نا امید
هر که آید بر درت امیدوار — شاهد مقصود یابد در کنار
روز محشر دار با آل رسول — از طفیل مقبلان گردد قبول

تمام شد مثنوی شاه بوعلی قلندر

مرغوب القلوب شمس تبریز

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ

بدانکه این کتاب مرغوب القلوب از گفتار شیخ المشائخ قطب الاقطاب المحققین امام السالکین برهان الطریقت شاه میدان حقیقت شمس الدنیا والدین شمس تبریز قدس الله سره العزیز برای هدایت کردن آن تا هم مریدان بجا اینعالی برسند اول توحید تبارک و تعالی جل جلاله و عم نواله بیان کند **بیت** بگویم حمد رب العالمین را ✤ عطا کرد بر ما عقل و دین را ✤ **حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم** كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَءْ فِیْهِ بِالْحَمْدِ فَهُوَ اَقْطَعُ **بیت** درود مصطفی بعد از ثنایش ✤ فرستم بادل از جان صفایش ✤ **قال علیه السلام** مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً **بیت** مقام چند از سالک بگویم ✤ در آن گفتن زحق توفیق جویم ✤ **قال علیه السلام** وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ خَیْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ **بیت** سلوک مختصر موزون جامع ✤ بنظم آنرا بگویم باش سامع **قال النبی علیه السلام** كُنْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا وَلَا تَكُنْ رَابِعًا **بیت** شریعت را بقدم دار اکنون ✤ طریقت از شریعت نیست بیرون ✤ **قال علیه السلام** اَلشَّرِیْعَةُ كَالسَّفِیْنَةِ وَالطَّرِیْقَةُ كَالْبَحْرِ وَالْحَقِیْقَةُ كَالصَّدَفِ وَالْمَعْرِفَةُ فِیْهَا كَالدُّرِّ فَمَنْ اَرَادَ الدُّرَّ رَكِبَ فِی السَّفِیْنَةِ ثُمَّ شَرَعَ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَصِلُ اِلَی الدُّرِّ یَعْنِیْ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ تَرَكَ هٰذِهِ الطَّرِیْقَةَ لَمْ یَصِلْ اِلَی الدُّرِّ یَعْنِیْ اِلَی اللّٰهِ **بیت** کسی کو در شریعت راسخ آید ✤ حقیقت راه بروی خود گشاید ✤ ز راه تربیت پیران بشارت ✤ بگرده چار منزل با عبادت ✤ **قوله تعالی** وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ **حدیث قدسی** اَلشَّرِیْعَةُ اَقْوَالِیْ وَالطَّرِیْقَةُ اَفْعَالِیْ وَالْحَقِیْقَةُ اَحْوَالِیْ وَالْمَعْرِفَةُ عِرْفَانِیْ **قال علیه السلام** اَلنَّاسُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ قِسْمٌ یَتَشَبَّهُوْنَ الْبَهَائِمَ قِسْمٌ یَتَشَبَّهُوْنَ الْمَلٰئِكَةَ قِسْمٌ یَتَشَبَّهُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ اَمَّا قِسْمٌ یَتَشَبَّهُوْنَ الْبَهَائِمَ فَهِمَّتُهُمْ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ وَالنَّوْمُ وَالْمُبَاشَرَةُ اَمَّا قِسْمٌ یَتَشَبَّهُوْنَ الْمَلٰئِكَةَ فَهِمَّتُهُمُ التَّسْبِیْحُ وَالتَّهْلِیْلُ وَالصَّوْمُ وَالطَّوَافُ وَالْخَیْرَاتُ اَمَّا قِسْمٌ یَتَشَبَّهُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ فَهِمَّتُهُمُ الْمَحَبَّةُ وَالشَّوْقُ وَالْعِشْقُ وَالْمَعْرِفَةُ

لِلّٰہِ تَعَالٰی جَلَّ جَدُہٗ لَہٗ بیت یکی منزل کہ آن ناسوت نام ہست ٭ دران اوصاف
حیوانی تمام ہست ٭ ازان منزل اگر خود بگذرد کس ٭ رسد در دوم منزل ملک بس ٭ دران عالم
چو او معروف گردد ٭ ملائک آسمان مکشوف گردد ٭ چو برگیرد قدم را وز ملکوت ٭ رسد در سوم
منزل او بجبروت ٭ یعنی صفات الافعال بیت مقام روح بر من حیرت آید ٭ نشان از وی
بگفتن غیرت آمد ٭ حدیث قدسی اَنَا غَیُوْرٌ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ قولہ تعالی قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ
رَبِّیْ بیت دران منزل بود کشف و کرامات ٭ ولی باید گذشتن زان مقامات ٭ قال علیہ السلام
مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ قال علیہ السلام اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لَکُمْ
بیت اگر دنیا و عقبی پیش آید نظر کردن بران ہرگز نشاید قال علیہ السلام مَنْ اَرَادَ الدُّنْیَا فَلَہُ الدُّنْیَا
وَمَنْ اَرَادَ الْعُقْبٰی فَلَہُ الْعُقْبٰی وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْمَوْلٰی طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ
الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ بیت بنور ذکر باید در گذشتن ٭ بآب توبہ باید دل
بشستن ٭ قال علیہ السلام قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَاضِرٌ مِنْ ذِکْرِ الْخَفِیِّ فَھُوَ حَیٌّ بیت
چو گردد جان و دل از غیر حق پاک ٭ رسد در عالم لاہوت بیباک ٭ قولہ تعالی وَھُوَ مَعَکُمْ
اَیْنَمَا کُنْتُمْ بیت دران منزل چہارم حبست و جوئی ٭ نباشد با خدا جز گفتگوئی ٭ قولہ تعالی
فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ بیت مقام قرب منزل بی نشان است ٭
بجز کون و مکان دیگر جہانست ٭ قال علیہ السلام مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ حدیث قدسی
اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ بیت بعون حق رسد آنجا چو سالک ٭ شود بر ہر یکی اشیاء مالک ٭
فصل اول در بیان توبہ گوید بیت بر بزم اشکہا چون در مکنون ٭ کنم توبہ ز سر آغاز اکنون ٭
قال علیہ السلام یَا رَبِّ اَیُّ بُکَاءٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ فَقَالَ بُکَاءُ الضَّاحِکِیْنَ کَثْرَۃُ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ
بیت بہر دم توبہ باید کرد عادت ٭ نخستین توبہ باید پس عبادت ٭ قال اللہ تعالی
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا بیت کسی توبہ عبادت چون سراب ہست ٭
رود تشنہ چو بیند کوزہ آب ہست ٭ قال علیہ السلام مَنْ تَزَھَّدَ بِغَیْرِ عِلْمٍ جُنَّ اَوْ مَاتَ کَافِرًا
بیت بہر کس فرض آمد توبہ کردن ٭ بہر دم توبہ کن تا وقت مردن ٭ قولہ تعالی ٭ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ
اِذَا نَسِیْتَ قال علیہ السلام اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ بیت بہ کافر فرض آمد
تا ز کفران ٭ برون آید بتوبہ سوے ایمان ٭ بعاصی فرض آمد تا ز عصیان ٭ کند توبہ ہمیشہ
چون مطیعان ٭ قولہ تعالی یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبة
نصوحا بیت بجا جان توبه کردن از مقامات ؛ بهر دم فرض باشد از کرامات ؛ حدیث
قدسی من اراد العبادة بعد الوصول فقد اشرک بالله ومن قال لا اله الا الله محمد رسول الله
بعد الصلوة الفریضة فقد کفر بالله صاحب الورد ملعون وتارک الورد ملعون بیت ز دون حق بباید توبه کردن ؛
بحق باید درین ره جان سپردن ؛ قوله تعالی واعبد ربک حتی یاتیک الیقین
قال علیه السلام کل ما شغلک عن الله فهو صنمک وطاغوتک
فصل دوم در صفات وجود گوید ابیات چنان گفتم ببالا و حقیقت ؛ شریعت
هم طریقت هم حقیقت ؛ وجود آدمی از هر سه مجموع ؛ بکرده حق تعالی جمله مصنوع ؛ یکی نفس و
یکی روح و یکی دل ؛ ولی در حرف هر یک هست مشکل ؛ حدیث قدسی جعلت فی النفس
طریق الراغبین وجعلت فی القلب طریق الزاهدین وجعلت فی الروح طریق العارفین بیت شریعت را
تن آمد بطاعت ؛ طریقت راه دل شد با قناعت ؛ قوله تعالی ونهی النفس عن الهوی
فان الجنة هی الماوی بیت حقیقت راه دان سر نهانست ؛ درونش راز و دل بیرون
جهانست ؛ حدیث نبوی القناعة کنز لا یفنی فیه ابدا بیت اگر طالب بود صادق درین راه ؛
ز جان و دل بخیزد از سر جاه ؛ قال علیه السلام الصدق ینجی والکذب یهلک
بیت اگر بوئی ز تن خواهی که یابی ؛ ز هستی پا برون نه در خرابی ؛ قال النبی صلی الله علیه و
سلم التوحید اسقاط الآفات السلامة فی الوحدة والآفات بین الاثنین
قال علیه السلام کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور
بیت قلم اندر بصورت خویش در زن ؛ حصار نفس را از بیخ برکن ؛ بتقوی شهر دل
آباد گردان ؛ بهمت جان و دل را شاد گردان قوله تعالی فان خیر الزاد التقوی ان
اکرمکم عند الله اتقکم قال علیه السلام یموت المرء علی همته الطعو ببطنه وجناحیه والمرء
بقلبه وهمته بیت دو دل را نیست ره اینجا یکی شو ؛ دوئی بگذار از اینجا و یکی رو ؛ قوله تعالی
ما جعل الله لرجل من قلبین فی جوفه حدیث الایمان اقرار باللسان وتصدیق
بالقلب بیت بده مر نفس خود را گوشمالی ؛ که دشمن ره نیابد هیچ حالی ؛ قوله تعالی
ان الشیطن للانسان عدو مبین اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک
بیت صفات نفس شهوتها بر آن ؛ صفات دل همه طاعت بگردان ؛ حدیث ترک الدنیا

رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ **بیت** صفات نفس را بگذار اکنون؛
صفات دل بجوگان هست میمون * **حدیث** قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَرْشُ اللّٰهِ تَعَالٰی
بیت صفات روح جمله حسن و ذوق است * گهی در ناز گهه در عین شوق ست * چو دل بر یک
صفات روح گیرد * شود مقبول در دلها پذیرد * **قوله تعالیٰ** وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَفِي الْاَرْضِ
اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ **بیت** طلب کن در صفات ذات رحمٰن * بنیاد بر یکی را قدر امکان *
قوله تعالیٰ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ **فصل سوم** در
بیان وضو گوید بیت چو این گوهر محمد مصطفےٰ ﷺ سفت * وضو را کو سلاح مومنین
گفت * بباید بود دائم با طهارت * بظاهر هم بباطن با بصارت * **حدیث** اَلْوُضُوْءُ
مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ **بیت** بود ظاهر طهارت از نجاست *
طهارت باطن آمد از خباثت * **حدیث** لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِالطَّهَارَةِ وَلَا صَلٰوةَ اِلَّا
بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ **بیت** چو وقت آید نماز وقت بگذار * فرائض با جماعت هوش بیدار *
قال علیه السلام مَنْ صَلّٰى خَمْسَ اَوْقَاتٍ بِالْجَمَاعَةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَجْرَ اَلْفِ شَهِيْدٍ الَّذِيْنَ
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَابِدِيْنَ مُقْبِلِيْنَ غَيْرَ مُدْبِرِيْنَ **بیت** ز وقتی تا بوقتی منتظر باش * بذکر سے
تا بفکری مختصر باش * **قال علیه السلام** اَلْمُنْتَظِرُ لِلصَّلٰوةِ كَاَنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ الذِّكْرِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ **بیت** سخن با کس مگو الا ضرورت * خلل تا در نیفتد
در حضورت * **قوله تعالیٰ** صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ **بیت** بهر جاییکه باشی ذکر
میگوید بهر حالی خدا را شکر میگو * بهر جاییکه باشی با خدا باش * ز خود بیگانه با حق آشنا باش *
قوله تعالیٰ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ **بیت** مده مردود حق را جای در دل * درونت
تا نیاید ره عزازل * **حدیث قال علیه السلام** كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ
صَنَمُكَ وَطَاغُوْتُكَ **بیت** حواس خمس را چون دزد دربند * چو بستی دزد ایمن باش
میخند * **قوله تعالیٰ** صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ **بیت** پس آنکه و از طاعت را
سلامت * ببر در حضرت حق با کرامت * اگر خواهی که با تو حق تعالیٰ * سخن گوید بقدرت بی مثالا *
بخوان قرآن کلام الله بشنو * قدیم است این ز حق منزل نه از تو * **قال علیه السلام** لِكُلِّ شَيْءٍ
قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ **بیت** ندامت را امام خویش گردان * همیشه اقتدا کن
با دل و جان * **قوله تعالیٰ** فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **بیت** اگر خواهی سخن با حق بگوئی

نماز خود حضوری دل بجوئی ✿ قال علیہ السلام الصلوٰة معراج المؤمنین وبعد الصلوٰة
تلاوة القرآن ✿ قال علیہ السلام الصوم جنة من النار وحصن الایمان ✿
نظم چو روز آید بباید بود صائم ✿ چو شب آید بباید بود قائم ✿ شب و روزت چو گردد با تو یکسان
نماید کار مشکل با تو آسان ✿ قولہ تعالیٰ ان للمتقین مفازا فان خیر الزاد التقویٰ ✿
بیت بغفلت میگذاری روزگارے ✿ مگر در گور خواہی کرد کارے ✿ فصل چہارم در بیان
ترک دنیا گوید بیت ز دنیا ترک گیری بہر دین تو ✿ توکل بر خدا کن بالیقین تو ✿ قال اللہ
تعالیٰ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ قولہ تعالیٰ وعلی اللہ فتوکلوا
ان کنتم مؤمنین حدیث قال علیہ السلام الدنیا ساعة لیس فیہا
راحة فجعلہا طاعة بیت ترا گر رفتن ست از دار دنیا ✿ چرا بندی تو دل از کار دنیا ✿
قال علیہ السلام اخرج عن الدنیا تصل بالآخرة ✿ بیت نباید بست دل با زن
و فرزند ✿ بباید بود تنہا با خداوند ✿ قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم
عدوا لکم فاحذروہم یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ
بیت زہی غفلت کہ مارا کور کردہ ✿ کہ یاد مرگ از دل دور کردہ ✿ حدیث قال علیہ السلام
الموت باب لا بد من دخولہ والقبر منزل لا بد من نزولہ بیت بغفلت ہای دنیا
خلق مغرور ✿ ز بے فکری مرگش دل چہ مسرور ✿ قال علیہ السلام الموت جسر یوصل
الحبیب الی الحبیب قال علیہ السلام القبر اول منزل من منازل الآخرة
والآخر منزل من منازل الدنیا بیت ز دنیا اہل آن چون تیر بگریز ✿ چو بگریزی بدرویشان
بیامیز ✿ قال علیہ السلام الدنیا جیفة وطالبہا کلاب بیت علائق ہاے
دنیا قطع گردان ✿ حزین دل باش و روے چون غریبان ✿ قال علیہ السلام کن فی الدنیا
کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحٰب القبور ✿ بیت اگر
در دل جمعیت پیش حاصل آید ✿ عبادت گر کنی آنگاہ شاید ✿ قال علیہ السلام قلب المؤمن
حاضرة من ذکر الخفی فہو حی ودعوة المظلوم مستجابة بیت
نباشد بندی را ہیچ بی دین ✿ کہ پیرے را بجوید راہ بر دین قال علیہ السلام من لا شیخ لہ لا دین
لہ ومن لا دین لہ لا عرفان لہ ومن لا حزاب لہ لا انس لہ ومن
لا انس لہ لا مولیٰ لہ قال علیہ السلام ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری

بیت اگر خواهی که خلوت را گزینی ∴ پس آن بهتر که پیش شیخ نشینی ∴ زنیکو بد ترا هم باز گوید ∴ ز اسرار نهانش راز گوید ∴ مثالش را بگویم گوش دارید ∴ دران تمثیل هریک هوش دارید ∴ اگر بی پیر کاری پیش گیرد ∴ هلاکت را ز بهر خویش گیرد ∴ قال النبی صلی الله علیه وسلم مَن لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان حدیث مَن لا شیخ لہ لا دین لہ ومَن لا دین لہ لا عرفان لہ ومَن لا عرفان لہ لا حزب لہ ومَن لا حزب لہ لا انس لہ ومَن لا انس لہ لا مولی لہ
بیت چنان اندر جهان را دیدبانی ∴ بباید تا خدا را زو نشانی ∴ اگر آن دیدبان در وے نبودے ∴ بجز نقش نبودی هیچ سودے قال النبی علیه السلام مَن یعرف الحقیقة والشریعة بلا امام فقد کفر بیت خطر در راه دین بسیار باشد ∴ گل خوشبوی از خار باشد ∴ چراغ نور باطن را برافروز ∴ بخلوتگاه بنشین شام تا روز ∴ قال علیه السلام افضل الذکر الخفی قال علیه السلام النوم اخ الموت قال علیه السلام تجوع ترانی بیت بکم خوردن بکم خفتن بکم گفتن ∴ بکن عادت تو کم با خلق بودن ∴ قوله تعالی وابتغوا من فضل الله واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون نظم اگر یک ذکر گوید صبح تا شام ∴ رسد کارش بفضل حق با تمام ∴ چنان حاصل شود در دل صفائش ∴ بیک لحظه کشاید کارهائش ∴ چو گردد جان و دل از غیر حق پاک ∴ رسد در عالم لاهوت بیباک ∴ دو چشم خویش را بربند چون باد ∴ درونت تا دهد گم گشته آواز ∴ عروس معرفت چون رخ نماید ∴ ز حسن خویش عقل نور باید ∴ بیک ساعت ترا هفتاد هنجار ∴ نماید روے زلف رہا ہے انوار ∴ قوله علیه السلام ان الله جمیل یحب الجمال بیت دران حالت تمامی نور باشد ∴ ز باد و آب و گل او دور باشد ∴ دران خلوت بعاشق عشق بازی ست ∴ ز دون حق مراد او بی نیاز ست ∴ حدیث قدسی لو عرف الانسان منزلته عندی لقال فی کل نفس من انفاسه انا الملک دربیان تجرید و تفرید گوید بیت درین راه مرد را تجرید و تفرید ∴ بباید تا کشاید کار توحید ∴ قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰة ان الله مع الصابرین ابیات نخستین مرد را تجرید باید ∴ ز دون حق بدل تفرید باید ∴ به پیوند قناعت بایدش کرد ∴ بفقر و فاقه باید بودنش مرد ∴ لباس فقر را می پوش بر تن ∴ درخت حرص را از بیخ بر کن ∴ اگر چیزی بود در ملک درویش ∴ بمقدار درم یا کم ازان بیش ∴ حدیث مَن احب شیئا فاکثر ذکره بیت ز ملک خویش تا بیرون نه آید ∴ حجاب از پیش وی تا کی کشاید ∴ قال علیه السلام ما شغلک عن الله

فهو صنمك بیت مقام قرب بس اعلی مقام است ٭ منی ما را دران منزل حرام است ٭ حدیث
اذا تم الفقر فهو الله بیت بجز صادق نیاید ره بدان سو ٭ بجز عاشق نگنجد کس دران کوی ٭
حدیث الفقر فخری والفقر منی قال علیه السلام الصدق ینجی والکذب یهلك
بیت طریق فقر راهی هست مشکل ٭ یقین باید درین ره توشه در دل ٭ حدیث القناعة کنز لا
یفنی ابدا قوله تعالی وتزودوا فان خیر الزاد التقوی بیت درین وادی بسی گمراه گشتند ٭
یقین را توشه با خود نبردند ٭ بجان باید برفت آن ره نه از پای ٭ زجا بنا زیست جان هم زه
درین جای ٭ حدیث قال علیه السلام موتوا قبل ان تموتوا بیت شکم پرور چه داند
این سخن را ٭ مگر آنکس که بازد جان و تن را ٭ قوله تعالی الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم
ولا هم یحزنون بیت میان کفر و ایمان راه فقر است ٭ دران راهی بسی از خوف کفر است
قال علیه السلام الایمان بین الخوف والرجاء بیت نشاید خوف غالب نه رجا را ٭
میان هر دو باید بود ما را ٭

فصل ششم در بیان معرفت

گوید بیت سخن در معرفت
چون رفت اکنون ٭ برون آرم ز دریا در مکنون ٭ لباس زهد و تقوی تا نپوشی ٭ شراب معرفت را
کی بنوشی ٭ کسی کو معرفت را کرد حاصل ٭ مقام قرب حق را گشت واصل حدیث
تفکر ساعة خیر من عبادة سنة بیت یکی باید تفکر کرد هر خود ٭ که از خاک مخمر صورتم کرد
حدیث قدسی صورة الانسان بنیان ربه حدیث نبوی الانسان بنیان ربی
حدیث قدسی خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا حدیث قدسی ان الله
خلق آدم علی صورته نظم عجب چون نقش بر دیوار آمد ٭ چه وی
حیران بود در کار آمد ٭ زهی پاکی که از خاکی بقدرت ٭ وجود آدمی را کرد صورت
بگوهرها مزین کرد ما را ٭ بنفخ روح در تن کرد جان را قوله تعالی اذا سویته
ونفخت فیه من روحی فقعوا له ساجدین حدیث تفکروا فی آیاته ولا تفکروا
فی ذاته حدیث تفکروا فی آلاء الله ولا تفکروا فی ذات الله قوله تعالی وفی انفسکم
افلا تبصرون ابیات بصر را داد بینائی که بیند ٭ کمر را داد قوت تا نشیند ٭ زبان را داد گویائی که
گوید ٭ عقل را داد جویائی که جوید ٭ زبان را داد نطق در رواری ٭ که تا گوید ثنای شکر باری ٭ دگر داد دست
گیرائی دو یارا ٭ روائی داد هر یک جمله ما را ٭ حدیث قدسی یا غوث الاعظم جسم الانسان
ونفسه وروحه وقلبه وسمعه وبصره ولسانه ویده ورجله وکل ذلك اظهرت له

بِنَفْسِيْ لَا هُوَ اِلَّا اَنَا بِغَيْرِهٖ نظم چو از خاکیم آخر خاک گردیم ❊ بجان دادن چرا غمناک گردیم ❊ چو از ما نقش بر دیوار آمد ❊ هر آنچه بود از ما کار آمد ❊ بدین گفتی چو بشناسی خدا را ❊ شوی عارف کنی حاصل بقا را ❊

فصل هفتم در بیان عشق و محبت گوید بیت بدان کین عشق اندر دل قدیم است ❊ جگر پر خون ز درد دل عظیم است ❊ تنم با جان درین عالم برآمد ❊ نه تنها ماند با مونس درآمد ❊ قوله تعالی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی حدیث وَمَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ بیت محبت در دلست و عشق در جان ❊ تنم با ذات او چون زلف پیچان ❊ محبت گر شود ظاهر بصورت ❊ دران صورت فنا بودن ضرورت ❊ نخواهد چشم جز معشوق دیدن کلامش گوش خود خواهد شنیدن ❊ که از سر تا قدم این جمله مشتاق ❊ بسوئے دوست می گردد بعشاق ❊

فصل هشتم در بیان عاشق و معشوق گوید بیت اگر عاشق شود در یاد معشوق نباید یاد او را هیچ مخلوق ❊ حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم اِذَا عَرَفَ ظَاهِرًا الْعِشْقَ فَعَلَيْكَ بِالْفَنَاءِ عَنِ الْعِشْقِ كَانَ الْعِشْقُ حِجَابًا بَيْنَ الْعَاشِقِ وَالْمَعْشُوْقِ ابیات نشان اندر نهان بیند جمالش ❊ بگوش دل کند فهم کمالش ❊ توئی عاشق بظاهر در طریقت ❊ توئی معشوق باطن در حقیقت ❊ نهان در خویش بیند آشکارا ❊ شود عاشق بروی خود نگارا ❊ چو عاشق گشت والله روی معشوق ❊ نداند او نشان جز کوی معشوق ❊ حدیث قال علیه السلام رَاَيْتُ رَبِّيْ بِعَيْنِ رَبِّيْ

فصل نهم در بیان فنا و بقا گوید نظم فنا در جمله می بینی فنا است ❊ بقا اندر بقا بینی بقا است ❊ اگر گردی تو در توحید فانی ❊ بحق یابی بقای زندگانی ❊ فنا ترک هوا را نام کردن ❊ بقا جمله صفاتش را شمردن ❊ نباشد موت هرگز اولیا را ❊ نه هر یک اصفیا و اتقیا را ❊ ز داری تا بداری نقل باشد ❊ ز شغل کار دنیا عزل باشد ❊ قال علیه السلام اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ بیت بذوق و شوق عمر خویش بردن ❊ ز داری تا بداری نقل کردن ❊ چو او با تست تو هم باش با او ❊ دل خود را ز دنیا پاک تر شو ❊ قوله تعالی وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

فصل دهم در بیان سفر و اقامت گوید حدیث قال علیه السلام حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ نظم مسافر باش دائم راه میبرو ❊ قدم را هوش دار از چاه وار کو ❊ چو ره دور است منزل بی نهایت ❊ یقین را توشه کن بهر هدایت ❊ هر آن منزل که اندر پیش آید ❊ اقامت کردن اندر وی نشاید ❊ ز صورت پای بیرون تن روان شو

رہ حق پیش گیر و پس دوان شو ؛ بھر ملکے عجائب ہا بہ بینے ؛ بھر
عالم غرائب ہا بینی ؛ سفر اندر دل خود بایدت کرد ؛ نہ در دنیا زمین می بایدت کرد ؛ سفر
از خود بدل از دل بجان رو ؛ نہ از اجسام بر ملک جہان رو ؛ رہ نزدیک از دور دوتائی ؛
اگر یکتا شوی مرد خدائی ؛ قولہ تعالیٰ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

نظم مریدان را ہمین قدر ہست کافی ؛ مریض راہ دین راہست شافی ؛ درین رہ
کار ہر چہ بود بر اصل ؛ مرتب کرد شمس الدین بدہ فصل ؛ بہ سنی سیپارہ قرآن تابعم است ؛
تمامی صد و پنجاہ بیت ضم ست ؛ ز ہجرت ہفتصد و پنجاہ ہفت است ؛ حساب حاسبان
تاریخ وقت ہست ؛ تمامی مختصر منظوم موزون ؛ کہ مرغوب القلوب ہست نام اکنون ؛ کہ نام
این کتاب گفت مرغوب ؛ مرتب شد بوقت طالع خوب ؛ اگر درویش این دائم بخواند ؛
ہمیشہ کاروی اعلی بماند ؛ شود اسرار را مکشوف بیشک ؛ نماید کار ہر یک را بہر یک ؛

تمام شد مرغوب القلوب

ایت	حدیث قدسی	حدیث	بیت
۳۴	۱۲	۶۱	۱۵۰

مثنوی راجا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روی که من بدیدم اندر جهان نگنجد
لذت جمال آن رو اندر بیان نگنجد

آن روی مخفی مطلق بیچون و بیچگون است
از وهم و فهم برتر صورت در آن نگنجد

گر کس مرا بپرسد چیزی بده نشانی
از روی بی نشان است اندر نشان نگنجد

اندر کنار جانان اسرارها نگفتیم
جبریل با بلا پاک اندر مکان ما نگنجد

پرواز مرغ قدسی جز لامکان نباشد
این مرغ لامکانی اندر مکان نگنجد

سرمست لاابالی پروای کس ندارد
آنکس که گشت غایب اندر کسان نگنجد

با دوست خوش پیاله دانی چه ذوق دارد
در ذوق آن پیاله باغ جنان نگنجد

همت بلند باشد عشاق مست می را
مرغی خبیث همت در عاشقان نگنجد

بسیار زور باید در کار پهلوانی
مردی ضعیف و لاغر در پهلوان نگنجد

پیش قضا و کرسی علم ز حق گرفتیم
این قیل و قال کسی هرگز در آن نگنجد

الوان هر طعامی اندر ز خوان در آید
الانعام سیری اندر ز خوان نگنجد

آن دم که وی زمانی با یاد حق بباشد
آن دم دمیست باقی اندر زمان نگنجد

تیری ز دست دلبر جانان جگر بدوزد
آن تیر ناگهانی اندر کمان نگنجد

باری ببرد قمار آتش عجب خیزد
آفت رسد که پیر شد اندر گمان نگنجد

این جاگک بی ادب را نسبت بوجه باشد
اما چو او نوازد کس را زبان نگنجد

عصیان نفس او را دم ز بیان گریزد
لقدسیت روح پاکان در خبث آن نگنجد

یک لقمه چون خبر زد اندر فضا بیارد
کس را بهیچ حالی اندر دهان نگنجد

بلبل چو گل ببیند گویا بگل نشیند
بیچاره زاغ مسکین در بلبلان نگنجد

دائم وصال دارم جز این خبر ندارم
با وی وصال دائم اندر نشان نگنجد

در آستان شیران بیگانه ره چه حاصل
آنکس که نیست محرم در آستان نگنجد

اندر جهان جانان راجا دوام عمر است
در فرع این سرایت اندر جهان نگنجد

تا نیاید به پیک جذبه ترک دنیا کی بود
با وجود ما سوی الله بوی الا کی بود

ای جوان تا برنیائی از بیان لا اله
صد هزاران جا بباز الا الله کی بود

ترک دنیا هر عبادت حب دنیا سر خطاست
از جمال نازنین بی ترک دنیا کی بود

مردمان در چاه زندان جهان افتاده اند
بی پناه عشق او از چاه بالا کی بود

نزد مردان حب دنیا زهر قاتل بوده است
زهر خوردن از جوان جز کار احمق کی بود

عاشقانه را در دو عالم جز خدا محبوب نیست
پیش محبوب هیچگه چیز نفیسی کی بود

دیگر از زینت باشد ای جوان از حیلها
جان ما را در جهان جز عشق سودا کی بود

صادقان را جای باشد کاذبان را جای نیست
صدق باشد ورنه عدل کار اعلی کی بود

رسالهٔ رموزات الحقیقت

بسم الله الرحمن الرحیم

واگر طریقت خواهی اختراع ۰ واگر حقیقت خواهی انقطاع ۰ باقی همه صداع شریعت میفرماید
با ... من باش ۰ طریقت می فرماید بی او من باش ۰ حقیقت می گوید بامن باش ۰ شریعت
مر حقیقت را آستانست ۰ بی شریعت بحقیقت رسیدن بهتانست ۰ از بالا درآیی بسر درآیی ۰
از در درآئی دربرآئی شریعت را اوستاد باید حقیقت را پیر ۰ درخت را آب باید ۰ طفل را شیر ۰
حقیقت دریاست ۰ شریعت کشتی ۰ در دریا نشینی بی کشتی بچه پستی کرامات نه برآب رفتن است
کرامات سر دیدن است ۰ اگر بر هوا پری مگسی باشی ـ واگر بر سر آب روی خسی باشی ۰ دلی بدست آ
تا کسی باشی ۰ نماز نافله کار پیرزنانست ۰ روزه تطوع داشتن صرفه نانست ۰ حج گزاردن تماشاے
جهان است ۰ دلی بدست آر که کار آنست ۰ چنان زی که تنها ارزی چنان میر که بدعا ارزی ۰
نور تجلی ناگاه آید ۰ دلی بردل آگاه آید ۰ توحید نه آنست که او را یگانه شناسی ۰ توحید آنست که
او را یگانه باشی ۰ طاعت را رها مکن ۰ چون کردی بها مکن ۰ صحبت با اهل تا به جانست ۰ و با نا اهل تا جان
چون یار اهل است ۰ کار سهل است ۰ آنکه حلاج گفت من همان می گویم او آشکارا گفت و من نهان میگویم ۰
سخن حلاج را شنودم ۰ نه قبول کردم نه انکار مرا با قبول و انکار چه کار زنده نشدم تا نسوختم این خام
نه من دوختم اعتقاد نیک گنج بی زوال است راستی که بدروغ ماند مگوی منکری سرمایه همه جهلهاست
بر نیکوی کردن بهانه جوی مباش مگوی آنچه نتوانی شنید وفا از مردم اصیل جو عمر بکاستی عذر
نخواستی از روی راستی نه رواستی دوستی گزین که از و هیچکس ملول نشود سلطانی بدست آر
که از ملک معزول نشود تا بر خود می لرزی در آن حضرت بجوے نمی ارزی هر سر که درد وسجود نیست
سفچه البیت بر کف که در وجود نیست کفچه البیت دوست را از در بیرون کنند اما از دل بیرون
نکنند این کار بدل آگاه است نه بدستار و کلاه است ای جوان مرد دلتنگ بخیز که صبح وصال
نزدیک است آفتاب مهر روشن است اگرچه شب فراق تاریک است هر که او را شناخت ۰

کار بروبار یک ہست بدہر کہ او را نشناخت راہ بروتاریک ہست ابلیس درآسمان بود و ابراہیم در بتخانہ کار عنایت
دارد باقی بہانہ ابوجہل از کعبہ می آید و ابراہیم از بتخانہ کار عنایت دار باقی ہمہ افسانہ یکی را بدست فضل میکشد
ویکی را در پای عدل میکشد بیدار باش کہ کاروان بر سر راہ ہست اگر تو واپس مانی مرا چہ گناہ ہست از دیدار شناخت
نہ آید و مرید ار بمقدار شناخت آید اگر بقا میخواہی در فناست کہ فلاح باید آنکہ بخود مبتلاست اشک ندامت
در میگدہ افگندہ بہ از صوفی دل پراگندہ از عارف در جہان نشان نیست زبانی کہ از عارف
نشان دہد در ہیچ دہان نیست عارف را از انکار منکران چہ باک نہ دریا بدہان سگ پلید گردد
و نہ دہان سگ بدریا پاک کار نہ بحسن عمل ہست کار آنست کہ در قبول اول ہست از طاعت
چہ نفع و از معصیت چہ خلل ہست چون سعادت و شقاوت از ازل ست گنجی بودم نہانی
کلید آن بدست خرقانی ناگہ رسیدم بچشمۂ زندگانی چندان بخوردم کہ نہ من ماندم و نہ خرقانی
ظلم اگرچہ بسیار بود بسر آید ظالم اگرچہ جبار بود بسر در آید پیری کردن معلمی ہست از غیب خبر دادن
منجمی است مقام ہر کس یاد نمودن مقومیست خلق در حق سپردن غمازیست تکلف کردن
شومی ہست خود بینی محرومی ست اسرار معرفت فاش کردن دیوانگی ہست امید ثواب و عطا
داشتن دکان داری است راہ ملامت رفتن ضعیفان را بدخواہی است شیوہ سلامت
رفتن با بزرگان ہمراہی ہست دعا کردن لجوجیست گریہ کردن شفائی ہست صبر کردن
با حق سیارزیست شکر با او برابریست نعرہ زدن دلتنگی ست جامہ دریدن سبکی است
خود را بزبان شکستن رعنائی است یاد کردن بزبان غافلی ست طلب کردن بمسافت
غائی ہست شادی کردن سبک سری ہست از خلق خواستن مشرکیست از خدا غیر
خواستن کافریست اندوہگین بودن از گران جانی ہست آرزومندی مردہ دلیست
بہشت جستن سنگریست لطف کردن مفید زیست تواضع کردن بیچارگی است بردباری
حمالی ست خویشتن شناختن بطالی است خورسندی لئیمی ہست نومیدی کافریست
خوش خوئی سبلیمی ست در پیش رفتن جاہ طلبی ست در پس رفتن بوالعجبی است در برابر رفتن
بی ادبی ہست بخود مشغول بودن سروی است از خود گذشتن مردی ہست کہ اصل
خطا نکنند بیاموزد بیاموزان گناہ کمتر از عفو دان سرمایہ ہمہ گناہ ہا جہل ست دلیل ہمہ
نیکوئی ہا علم است سر ہمہ آفتہا زبانست داروی ہمہ گناہان توبہ ہست زوال ہمہ نعمتہا
ناشکری ست از من پرسیدند کہ چہ گوئی در حق دنیا گفتم چہ گویم در حق چیزی کہ برنج بدست آرند

و به هم نگاه دارند و بحسرت بگذارند جوینده گوینده هست و یابنده خاموش گفت نوشی است
همه زهر و خاموشی زهر نیست همه نوش هرچه بزبان آید بزیان آید نفس بت است
و قبول خلق زنّار جمله را ترک کردم بیکبار چنان نمائی که باشی چنان باش که نمائی و فت
و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید قصه دوستی دانی که چرا چندین دراز است زیرا که دوست
بی نیاز است طهارت کن که قامت نزدیک است توبه کن که قیامت نزدیک است چون
پاکان را استغفار باید کرد ناپاکان را چه کار باید کرد اگر از دوستان یک کس قبول کردی رستی
و اگر یک کس قبول کردی پیوستی یکی در غرقاب زیادت متقاضی و دیگری در تشنگی بقطرۂ آب
راضی هرکه بدانست که حق تقصیر نکرد از عیب برست و هرکه بدانست که قسّام در قسمت بد
نکرد از حسرت برست طومار قسمت بیک خط است سعی آدمی سقط است هرکه از هو الذی
انزل السکینة م برخوردار باشد او را با برادر مسلمان چه کار باشد خلق می پندارند که چیزی
دارند باش تا پرده از پیش بردارند توحید عوام خود او نیست توحید خواص جز او نیست
دوستان او را مرگ نیست منکران را ازین سخن برگ نیست اگر حاضری مالکی و اگر غافلی دیوانگی
این کار نه برنگ و بوست این کار بعنایت اوست کار عنایت دارد طاعت زیور است ابراهیم را
از آن چه که پدرش آزر است عنایت دوست عزیز است و نشان او دو چیز است یا عصمت
با دل یار یا توبه بآخر کار معرفت حق دریای بی کرانه است جان آدم آن را خزانه است آنجا که شناخت
است نه عرش است و نه کرسی سخن را جا نگفتم دیگر چه پرسی عشق مردم خوار است بی عشق
مردم خوار است عشق نه نام دارد نه ننگ عاشق صلح جوید و نه جنگ عشق با محبت قرین است
عاشق را یک بلا در پیش و صد در کمین است دیده برای آن می بیند که خود را نمی بیند بهشت
نزد عارف خوار است بندۂ حق را با بهشت چه کار است اگر دست عارف بحور عین رسد طهارت
معرفت وی شکسته شود و اگر درویش از غیر حق چیزی طلبد در اجابت بروی بسته شود بهشت
بهانه است مقصود خداوند خانه است اگر بهشت چون چشم و چراغ است بی دیدار درد و داغ است
زاهد مزدور بهشت است جمال آن جمال است باقی زشت است بهشت را به بها نمی دهند ولی
به بهانه می دهند مزدور به بهشت می نازد و عارف بدوست از صوفی خود چه گویم که صوفی آن دوست
مزدور به بهشت مغرور است و صوفی در مشاهده و نور است و آنکه دنیا می خواهد کور است عارفان را
از دنیا عار است و آخرت در پای ایشان خوار است عاشقان را باین و آن چه کار است نعمت

بی شکر غره راین جهانی ست ٭ سختی بی صبر بلای جاودانی ست طاعت بے اخلاص ضایع کردن
زندگانی ست صحبت با خلق در دست داروی آن تنهائی ست نه مارا با خلق صحبت و نه از
دوست جدائی ست شانزده چیز باید تا مرد دوستی را شاید اول جودی باید بے طاعت
دوم صحبتی باید بی ملامت سوم گفتنی باید با سلامت چهارم یاری باید بی عداوت پنجم
عشقی باید بے تهمت ششم دیده باید با امانت هفتم شناختی باید بے جهالت هشتم
نفسی باید با صیانت نهم خاموشی باید با عبادت دهم حکمی راست باید بی اشارت
یازدهم لقمه حلال باید با حلاوت دوازدهم از یار جرم آید از تو غرامت سیزدهم
شب نماز باید چهاردهم روز زیارت پانزدهم همت صافی باید شانزدهم دل بر
هدایت ٭ تا کار با آخرت گردد کفایت چشم بخود دار که هر آفت که بمردم رسد از چشم خود رسد چشم بد را
دوا است اما چشم خود را دوا نیست آدم را چشم بد رسید بتوبه شفا یافت ابلیس را چشم خود رسید
لعنت و شقا یافت بلا از دوست عطاست پس از عطا نالیدن خطاست بلا چه نیکو بود
چون در میان بلا او بود دل در دنیا مبند که خسته گردی در مولی بند که رسته گردی هر کار که ترا
پیش آید باید که حق ترا از آن بیش آید اگر داری بگوی و اگر نداری دروغ مگوی گمان تو این است
که ترا از رزق چاره نیست اما حقیقت آن ست که رزق را از تو چاره نیست رنج مردم از سه چیز ست از وقت پیش
میخواهند و از قسمت بیش میخواهند و آنچه از دیگران ست از آن خویش میخواهند حق قسمتی کرد بعلم ازلی خویش
نه ذره بیش باشد و نه لحظه پیش دی رفت و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید حال را غنیمت دان
که دیر نپاید بسے برنیاید که کسی را از ما یاد نیاید بر در کارسے رسیدم که از وسے پرسیدم در دامے
آویختیم که از وے گریختیم این چه کاریست شور انگیز مرا جا که نشینم گویند برخیز شبی برخیز و قیام نماے
تا قیام قیامت دست گیرد شکسته باش و خاموش که سبوی درست بدست نبرند و شکسته را بدوش
اگر بغفلت بگذشت دوش امشب بکوش مست باش و مخروش گرم باش و مجوش کسی
اگرچه پلیدست اما از بوستان اوست عبد الله اگرچه کس نیست اما از دوستان اوست
عکس آفتاب در جهان فاش است اگر علتی هست در چشم خفاش است نشان ادبار سه چیز ست کوتاه دیدن
امل و حقیر دیدن عمل و نزدیک دیدن اجل هر که سه چیز را بشناخت از سه چیز برست هر که دانست
که آفریدگار در آفرینش تقصیر نکرد از عیب برست هر که دانست که قسام در قسمت میل نکرد از حسد
برست و هر که دانست که او را از چه آفریده اند از کبر برست اگر داری مفروش و اگر نداری مخروش

توفیق عزیز است نشان او دو چیز است اولش سعادت و آخرش شهادت از دوست که عیب
نیاید چشم و دست بر عیب ننماید دانی که چه می ارزی بنگر که چه می ورزی اگر درین راه بی مرادی مردی
و اگر با مرادی نامردی خواست که قدرت نماید عالم آفرید خواست که خود را نماید آدم آفرید یکی را
چهل سال علم آموزد چراغی نیفروزد یکی سخن گوید و دل خلق بسوزد آه ازین تفاوت راه دو آهن
در یک کارگاه یکی نعل ستور سازند و از یکی آینه شاه لقمه خوری هر جای کارکنی ریائی زن کنی هوای
فرزند خواهی خدای رهی مرد سودائی کار زاهد نماز و روزه بود عارف ازین هر دو برون بود کار نه روزه
و نماز دارد کار شکستگی و نیاز دارد زنده باد دل پراگنده چون دنیا بود بر سنگ افگنده همه تن
گوش باش چون سخن گویند خاموش باش سرمایه عمر توحید شناس اعتقاد پاک گنج بیزوال
شمر طاعت حق را غنیمت دان دنیا پرست مباش صلاح از علم ساز از آموختن بیاسا
از راستی شفیع انگیز نجات آخرت در عبادت جوی سخن از شهادت گوی همه وقت مرگ
را یاد کن گذشتن از خود رسیدن بحق دان نفس را مراد مده که بسیار خواهد اگر راحت جوئی رنج کش
نادان را زنده مدان در زاهدی که جاهل باشد اعتقاد مکن بر طاعت حریص باش و تکیه بران مکن از
دشمن دوستی نمائی حذر کن از نادان مغرور اجتناب نمائی خود را از همه کمتر دان مردم را باندازه
ستای راست گوی عیب مجوی راستی که بدروغ ماند در ان مبالغه منمای در جواب تعجیل
مکن قول از راستی باز مگیر تا نپرسند مگوی تا نخواهند مده مفروش آنچه نخرند در گذار تا در گذارند
بلا نتیجه هوا دان آنچه نهاده بر مدار از خود لاف مزن ناکرده کرده مشمار دل را بازیچه دیو مساز
در نهان از آشکارا بهتر باش هرچه بخود نخواهی بدیگری مپسند بنده حرص مباش خفته غفلت مشو
نان همه کس مخور نان از هیچ کس دریغ مدار دهنده خدا را دان سرمایه بیسود از دست مده کر دسود
که در آخرت زیان دارد دیگر و خود را اسیر شهوت مساز از فرمانبرداری هوا حذر کن عافیت را الفرمان
نفس از دست مده از دشمن اگرچه حقیر باشد ایمن مباش از دشمن خانگی بیشتر ترس از عاجز
و نو کیسه وام مکن با ناشناخته هم سفر مشو اندک خود را از بسیار دیگران بدان تا نتوانی نیاز خود
بر خلق عرضه مکن خاموشی شعار خود ساز بیهوده گوئی را سر همه آفتها دان عافیت مزاج را خصومت
دان منت بردار و منت منه مردم نااهل را در صحبت خود راه مده سعادت دنیا و آخرت و صحبت
دانا شناس بیازمای آنگه با او دوستی کن خویشتن را بنده چیز مردم مساز حاجت روائی را بزرگ
کاری دان عقوبت باندازه گناه کن عهد را بوفا رسان از نادان دامن در کش از دست

بیک جفا برنگرد یار را در خشم و غضب بیازمای صحبت با خلق زهر است تریاق آن جدای است
با خلق صحبت مدار کثرت با حق آشنائی است وقت را غنیمت دان سخاوت راستی وعده
رادان دوستی دلها از کم آزاری شناس تا از محاسبه خود باز نپردازی با دیگران شروع
نکن مگو آنچه نتوانی شنید کاری میکن تا کاهل نباشی روزی از خدای میدان تا جاهل نباشی
حق تعالی دنیا را بیافرید و بر قومی بیاراست و گفت اینجای بلاست و آخرت را بیافرید و گفت
این بستان عطاست و خود را بر قومی بیاراست و گفت ای جوانمردان دو گیتی از آن ماست
دنیا نه جای آسایش است بلکه جای آزمایش است یکی راهست بهشت و یکی راهست دوست
ای من فدای آنکه همتش همه اوست طالب دنیا رنجور است و طالب عقبی مزدور است و طالب
مولی مسرور اگر طالبی راه پاک کن و پشت بر آب و خاک کن چون اغیار گذاشتی مسافت
از میان برداشتی چون از خود بریدی بدوست رسیدی و دیدی آنچه دیدی صاحب غلبات
از خود آگاه نیست و آنچه درستی کند او را گناه نیست چون آتش زیادت گردد محبت بی طاقت
گردد تجلی دو گونه است تجلی ذات و تجلی صفات تجلی صفات عاشق را پست کند و تجلی ذات
عاشق را مست کند اگر پست شوم گوید مست باش و اگر بوجود نیستی نمایم گوید با ما نیست باش
و اگر خود نیست شوم گوید با ما مست باش یک چند طلبیدیم و درون فرسودیم آخر چون بسوختیم
فرا آسودیم ذکر زبان عادت است و ذکر دل عبادت است و ذکر جان سعادت است اگر داری طرب کن
و اگر نداری طلب کن یار باش بار مباش گل باش خار مباش یار فروشی اسلام است
خود فروشی کفر تمام است هر که ازین خبر دارد از درخت معرفت ثمر دارد اگر روزی صد بار خاک شوی
به که در پسند خود هلاک شوی دل بخلق مبند که خسته گردی بحق بند که رسته گردی یکی مست
شراب و یکی مست ساقی آن فانی است و این باقی روزگاری او را می جستیم خود را می یافتیم اکنون
خود را می جوئیم او را می یابیم پنج چیز نشان بدبختی است بی شکری در نعمت بی صبری در محنت
بی رضا بودن در قسمت کاهلی در خدمت بی حرمتی در صحبت مهر از درم بردار و بر ایمان نه مهر از
کیسه بردار و بر زبان نه ترس چنان باید که ترا بر طاعت دارد مهر چنان باید که در دل تخم خدمت
کارد اگر امروز نترسی فردا بترسی هر که با علم بود درخت امید او پربار بود و هر که با تقوی بود دین او
در حصار بود هر که با یاد حق بود دل وی بیدار بود سرشک چشم را مایه ساز تا بنوازد ترا آن بنده نواز
در کودکی پستی و در جوانی مستی و در پیری سستی خدا را کی پرستی این کار بدل آگاه است

بدستار و کلاه است درکار باش که کاروان بر سر راه است اگر تو واپس مانی مرا چه گناه است
در جستن دلها می کوش و عیبها می پوش و عذرها می نیوش و دین بدنیا مفروش و سقاهم
ربهم تمام است شرابا طهورا کدام است در آن محلت که محبت جا گیرد عافیت زهره ندارد
که پای گیرد درویش آب در چاه دارد و نان در غیب نه سر پندار دارد نه زر در جیب توانگران بازر
و سیم نازند درویشان با نحن قسمنا سازند درویش را نه دنیا وطن است و نه عقبی جای
نه دوزخ مسکن است و نه بهشت سرای درویشی چیست خاکی بیخته آبی بران ریخته نه کف پا
را ازان دردی و نه پشت پا را ازان گردی درویشی چیست آنچه در سر داری بنهی و آنچه در دست
داری بدهی و آنچه بتو رسد نجهی از درویش دو چیز ماند و بس آبی در دیده و آتشی در نفس اگر بسته
عشقی خلاص مجوی اگر کشته اوی قصاص مجوی عادت معشوق حیله فروشی است
و کار عاشق حلقه بگوشی است هر کرا خواهند براندازند باباش و راندازند همه از روز پیشینها
می ترسند و عبدالله از روز پسین هر که بر خود بیند بر خود خندد خوش عالمی است نیستی هر کجا
باستی کس نگوید کیستی اگر میدانی که میداند پشیمان باش و اگر نمی دانی که می داند مسلمان شو
یکی میدود که نمیرسد و یکی خفته و میرسد اگر تو خالق را می شناختی بمخلوق نمی پرداختی خلق بپندارند
که دارند باش تا پرده بردارند عیبی که در شماست دیگرانرا ملامت نکنند هر نعمت که دران شکر
نیست نقصان دو جهانی است و هر ایمان که دران اخلاص نیست کفر نهانی است محنت کشیدن
بی صبر هلاک جاودانی است طاعت کردن بی اخلاص بباد دادن زندگانی است بندگی کردن
جز حق بر بنده حرام است او را بنده باش همه عالم ترا غلام است از رهی تا بنده دو کار است
و دنیا نه سرای مراد و کام است اگر سجده انیاز داری پیران را نیاز داری زاد برگیر در سفر دوره
راه باریک است از ندامت چراغ افروز که عقبه تاریک است ایمن مشو که هلاک شوی ایمن
آنگه شوی که با ایمان بخاک شوی در رحمت به در توشاد است بنده در بند تو عزیز ترا آزاد است
بر گناه دلیری مکن که حق صبور است خویشتن را نا امید مساز که ایزد غفور است دل در غیر مبند
که الله غیور است بیدار شو که پیشگاه می شود کار اول تو نیاید که با آخر تباه شود در رنگ و
پوست منگر در نقد دوست بنگر بعاریت نازیدن کار زنانست از دیده جان حیران شدن
او را کار آنست هر که پنداشت که بخویش ترا شناخت نه ترا شناخت نه خود را شناخت از دوست
عذر خواستن از بی مروتیست عذر قبول ناکردن از بی فتوتیست آنکه بجان زنده است او زندگانی

محروم است و آنکه بجان بخشیدن زنده است حی قیوم است دانیم که هست و ندانیم که چون است
آنکس که بدانست که چون است از دائرهٔ اسلام بیرون است ای جوانمرد درخت هستی
خود را از بیخ برکن و در دریای نیستی افگن آفریدن عرش نه تلبیس است هر که حق را محتاج عرش
گوید نیز از ابلیس است رسول خدا صلی الله علیه وسلم فرمود دع ما یریبک الی ما لا یریبک
شکر را ایمان و یقین را بگیر عیب نفس تو یقین است و عیب دیگران اگر مردی عیب پوش باش
نه عیب هرکس در مشاهده دوستی نماید اما دوستی در غیبت پدید آید مبتدیان را گفتار است بزبان
منتهیان را گفتار است نه بیان اگر خاموش باشم گویند دیوانه است و اگر سخن گویم گویند از عقل
بیگانه است هیچ چیز همه چیز را چگونه شناسد و آمده بوده را چگونه داند نه زنده است آنکه زنده بجان است
آنکه زنده بدوست نیست زندهٔ جاوید انست حق از همه مستغنی است پس چندین پیوند جن و انس
باکیست هیچ ندانم تا این روز با بیدلان چراست و خون عاشقان در کدام مذهب رواست
بزبان هرچه گویی تو راه است بندگی رضا دادن بقضاست اصل در محبت دل است باقی آب
و گل است قالب پوشش است و حقیقت دیدار چون تو منی حجاب از میان بردار قرآن هم
یاد است و هم یادگار نمازش میدار تا بوقت دیدار اشتیاقی که از تعظیم مانی است حرمان
هر حقیقت که از شریعت خالی است خذلان است تا بود تو در میان است چه جای امانست حکم گردان
است و قضا روان است مرد آنست که در رنج و راحت یکسان است قضای حق تیغ بران
است نیام را از تیغ چه زیانست همه زخمها بر تن آید از آن درویش بر جانست دوستی نام بی
نامان است نشان بی نشانان است اگر رواست که بدم جبرئیل عیسی مریم حاصل شود چه عجب
که بفضل مولی آب و خاک از صوفی باطل شود زنده می خواهم تا از محبت قطره از جان او
چکانم مشتاقی میجویم تا ورقی از شوق معرفت بر وخوانم منصفی میجویم تا انصاف یک نفس
عمر از و بستانم یکی جوهر فشانست و یکی جوهر فروش یکی جان می فشاند تو می نیوش فشاننده
را مبارکباد و جنبنده را نوش مردی که از تربیت ازل خیزد خاک لحد او را تریزد لطف میسازد
و کرم می نوازد بس لطف با کرم عشق می بازم و خاک در میان بگذار د بنظر حق ناگاه آید اما بدل
آگاه آید صوفی نه در بهشت نه در دوزخ نه در دنیا نه در عقبی است قرب کجاست صوفی را ماوای آنجاست
هر که در بنداه فتاد چهار تکبیر بر جهات کند و جان و دل تسلیم فرمان کند و قالب را در خاک حسرت
نهان کند نه زهره آن دارد که از و ناله و افغان کند نه طمع آن دارد که دردش را درمان کند

مهر را با صبر خویشی نیست و در مذهب عشق توانگری و درویشی نیست مطرب با چنگ به از زاهد با جنگ ترا کلید نجات بجنگ نیست دل تنگ مکن که دوست با کسی بجنگ نیست در جهان هیچ عجب تر از مرگ نیست و این عجب تر که ترا برگ برگ نیست بهشت بلطف آفرید و دوزخ بغضب نا مومن بطرب زید و صوفی بطرب نه فراغتی که دل رمیده را باز جویم نه مساعدی که روزگار شوریده را باز گویم نه عالمی مصدق که علم شریعت باز گوید نه پیری محقق که آداب طریقت باز گوید آن مایه داران که مایه خود کار کردند رفتند و از ایشان بیادگار جز ربلی نماند و بدست پسنیان جز لقمه و خرقه و بانگی نماند خرقه با دل پراگنده تخمی بود بر سنگ افگنده این کار نه بعلم است نه بدانش نه بکوشش است نه بخواهش از الله عنایت است و بخشایش هر که بندگی کند آزادی یابد و هر که از در ادای بندگی کند پادشاهی یابد وقتی پیری روی بجمعی کرد که ایشان از ربخامی نالیدند گفت بدانید و آگاه باشید که هزار نیکوی کنند که حق تعالی از شما پسند چنان نبود که او کاری و حکمی کند که شما از وی بپسندید و تسلیم کنید خدای پرست درویش توانگر انست و هوا پرست توانگر درویش اگر کوشم که خویشتن بپوشم برهنه مانم و اگر جهد کنم که بسعی خویش از تو چیزی یابم بی بهره مانم با دوستی جان عواصی نتوان یا جانی کم کبریا دور از میدان حرمت کعبه از آن است که بتعظیم کعبه فرمان است میان کعبه و حاجی بادیه در میان است و میان بنده و حق نفس در میان است با دشمن ظاهر جنگ کردن آسان است کار دشمن باطنی است که قصد او با ایمان است تاویل مکن که سر آن نهان است تشبیه مکن که راه بی راهان است چون باد میاش که بر هر نا خوشی وزی و چون آتش مباش که بر نا جنس بیامیزی دین در سر درهم مکن و دل در سر شکم مکن ای پارسا دین فروش دین خود را بلقمه مفروش آنکه سلام او بواسطه است مزدور است و آنکه سلام او بی واسطه است در نور است یکی سلام شنود و یکی سلام کننده بیند قافلهٔ عشق در هر دل که مقام کند ویران کند و در کار خود سرگشته و حیران کند با دیده و دل یعقوب شنودی چه کرد با دل عاشقان همان کند یک چندی می ترسیدم بنیازهای بیبلا اکنون می ترسم که بفریبی بعطا درین راه نفسی باید مرده و دلی باید زنده جانی باید فرخنده مردی در درد جراحت و مردی در کشف راحت مر کسی را چیزی مصلحت اگر من بیکبار در دوستی قدم نهم قدم بر فرق هر دو عالم نهم حق چون حاضر است با ادب زی و چون ناظر است در طلب زی سر فرو دار تا در هر دلی گریزی خوی خوش دار تا در هر دلی آویزی بحکمت مسافر و بقدرت سر و رید تا باندازه هر یک جامه برید از بوده با لم با از نابوده

از بوده محالست و از نابوده بیهوده دنیا نه سرای آسایش است اگر آسایش هست آن هم از نمایش
است از زندگانی در عذابم گوئی بر آتش کبابم نه خورد پیدا و نه خوابم در میان دریا تشنه آبم از آنکه
از خود در حجابم منتظرم تا کی رسد جوابم چون صبر قسمت میکردند من نبودم بدین سبب چندین
ناشکیبائی نمودم یکی ازین کار چاشنی کرده است و یکی چندان خورده هست که مست خراب
افتاده است آنکه جز این کار بوی رسیده هست از طلب هیچ نیاسوده هست و آنکه بوی این کار
او را ربوده هست شب او را صبح ندمیده هست و آنکه ازین کار چاشنی کرده هست بسر کار رسیده است
و آنکه چندان خورده هست که مست خراب افتاده نیست او از آدم و حوا بریده هست و بدنبال چشم
بفردوس اعلی ننگریسته و از دوزخ نه اندیشیده هست همه آنکه کنند که او را باید و او آن کند که ما را
باید پاکی هر چیزے در شستن است و یافتن هر خبری در جستن هست هر که خدای را جوید در علم شریعت
باید خواندن علم شریعت دلگیر باشد فاما در روز قیامت دستگیر باشد تا تو مراد خواهی و خود را نیک
نه مراد آید نه ترا نیک جوان مرد دریا هست و بخیل چون جوی پس دراز دریا جوئی نه از جوی چون معشوق
عیان بود عاشق بیچاره دل نگران بود یار باش بار مباش گل باش خار مباش نفس بد را روزه
پای ترکیاره را موزه گناه بتقدیر الله دان تا بیگناه باشی طاعت بتوفیق الله دان تا براه باشی
هرچه در عالم است نشان آن در دم هست کمال کار در بندگیست عزم مرد در افگندگیست
از نادان حذر کن بر طاعت حریص باش و تکیه بر آن مکن چون پیش بزرگی شوی همه گوش باش
او چون سخن گوید تو خاموش باش دل رفته و دوست یافته بادشاهی است بی دل و بی دوست
زیستن گمراهی است دست و پاے عبد الله بجام بسته به که بجام نشسته پیری بعقل هست توانگری
توانگری بدل هست نه بمال علم بعمل هست نه بقال دنیا سرای عبرتست گور منزل حسرت است
میان عبرت و حسرت چه جای عشرت است شادی از غم زاید و محنت از کاهلی دل از نفاق خیزد
دولت از عادلی زاد برگیر که سفر نزدیک است دل را ادب آموز که خدمت مولی باریک است
دوزخ گرم هست تافته آتش از درگاه روی برتافته عشق مردم خوارست انچه کنی او را بکار نیست
انچه او کند ترا با آن کار نیست سنی باش تا با ایمان در خاک شوی راه بدعت مرو که زود هلاک
شوی اگر نسیم رحمت بوزد همه کافران در نیاز باز گردند و اگر سموم قهر بوزد همه مخلصان در طاعت
فراز گردند این سخنان نه از اسناد بکار هست نه استاد گوینده این سخن آدم است و نه از آدم زاد
هر که ازینباب سخن گوید بحکایت یا با اسناد و روایت نه از یافت و لایت آن گفتار بروی حجت و

خیانت تصوف ظاهر بی رنگ هست و باطن بی جنگ است بیست بر بار مکن که مقصود در مشاهد
پیشانی است شفقت بازنگر که مایه درین طریق مهربانی ست اگر تو توی حق گو و اگر حق است
حق یکی ست نه دو و ورق سخن از دل نیست از جان است از جان هم نیست لیکن بهانه باز نیست
ابلیس را گفتند چرا فرمان نبردی گفت فردا هزار هزار ابد و زخم برند که چرا و گفتی بگذار تا یکی نیز
برند که چرا و نگفتی بهر بلای مگریز که اصل صحبت جاودانی است بعیب دوست را مگذار که پاکی
نعمت سبحانی است شوق آنگه برجهد که مرد بکمال و وصال رسد و رسیدن بکمال و وصال ممکن
نیست فردا که او را بینی بقدر خود بینی نه بقدر او از بس شوق کی برخیزد از آنجا بود که موسی علیه السلام
فریاد می کرد که ارنی جواب می آید که لن ترانی ای موسی این ندیدی که تو طالب آنی شنیدی اگر بیابی
نمانی که من یزدانم تو انسانی اگر خواهی بکوه نگر تا بدانی چه لذت دارد از زندگانی آنکه از دوست
شنود لن ترانی هر کس را ولایتی و مرا پاسبانی هر کس را ندای و مرا دیده بانی و ندیده هر کس
از مرگ و آن من جاودانی پروانه چون بشمع رسید بسوخت و نیست شد بلکه عین شمع شد در مستی

تمام شد رساله رموزات الحقیقت

به عون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مثنوی نایاب از معرفت	بحر وحدت گنج عرفان صفت	بسکه معنی و مفید فحول	زین سبب گردید عالم را قبول

مثنوی حضرت شیخ بهلول

۲۹

بحر عرفان بود این مرد خدا	گنجیه دان بود گنج بی بها	در ره معنی سعادت دست سبا	ترک تجرید بیت نغایت دلیل

در مطبع گرامی منشی نولکشور بطبع مزین مقبول جهان شد

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

آن خدا اول بنام کردگار
خالق هفت و شش و پنج و چهار

آنخداوندی که آدم را ز خاک
آفرید و داد او را جان پاک

ماه را از شمس نوری داد باز
تا شود ماهی نورش در گداز

خلق را ابر آب بنیاد او نهاد
خاکیان را عمر بر باد او نهاد

آن که فرمان داد قهرش باد را
تا سزائی داد قوم عاد را

بی پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مهد گویا او کند

این نجوم پس بروج آمد پدید
تا عبور تا عروج آمد پدید

انبیا را داد حکم کن فکن
اولیا را داد سر لم یکن

انبیا را داد سر لامکان
اولیا را داد سوز عاشقان

انبیا را داد هر دم صد عطا
اولیا را داد صدق با صفا

اولیا و انبیا و حق ببین
این سخن تقلید نیست از شید یقین

تو کشف گفته علی پاک دین
بشنوی این رمز با صدق و یقین

از رموز سر عشق آگه نهٔ
لاجرم کوری و یا دیوانهٔ

آنخداوندی که هستی ذات است او
هر دو عالم مصحف آیات اوست

آن خداوندی که اشیا را ز بود
هر یکی را در لباس آورد نمود

شمس را همچون چراغ نور داد
تا شود روشن ز نورش در بلاد

آن یکی را جنبش بادام داد
وآن دگر را داد آنها آرام داد

آن خداوندی که خویش اظهار کرد
بر خلیل آن نار را گلزار کرد

گه سگی را ره دهد تا پیشگاه
گه کند او گربه را انگشوف راه

انبیا را در ره گل سر نمود
اولیا را دامن پر در نمود

انبیا را داد سر ذوق عشق
اولیا را داد راز شوق عشق

انبیا را داد هر دم رفعتی
اولیا را داد هر دم خلعتی

انبیا و اولیا را حق بدان
سر معنی کرده ام با تو عیان

من رانی گفت آخر مصطفا
چند باشی در حجاب ای فتا

لی مع الله گفت احمد در میان
لیک این رمز نیست از راز نهان

مصطفی آمد درین ره پیشوا
پیشوای انبیا و اولیا

مصطفی آمد درین ره سرفراز / موج میزد در دلش بحر نیاز
مصطفی آمد درین ره بحر کل / قطره ها از بحر او یابند پل
مصطفی آمد درین ره پیر راه / دامن او گیر تا گردد براه
مصطفی آمد درین ره رهنما / طالبان را اندرین ره جا نما
مصطفی آمد درین ره بحر نور / هر دو عالم یافته از وی حضور
مصطفی آمد درین ره پاکباز / سالکان را رهنما و کارساز
مصطفی آمد درین ره سر حق / از دو عالم برده در عالم سبق
مصطفی آمد درین ره غیب دان / سر معنی را بدیده او عیان
مصطفی آمد درین ره حال را / از برای عالم گفتش قال را
مصطفی آمد درین ره شهریار / حکم او بر هر دو عالم پایدار
مصطفی را حق بدان و حق ببین / تا شوی تو مرد راه و مرد دین
مصطفی را نور حق میدان یقین / تا رسی در قرب رب العالمین
مصطفی حق بود و حق بد مصطفی / بشنو این معنی که پاکی با صفا
سر احمد بود عثمان در جهان / احمدش گفته رفیق در جهان
جمله در توحید حق یکتا بودند / نه در کثرت صد تا بودند
عاشقان بینی بجان حیران شده / هر یکی نوعی دگر بریان شده
عاشقان بینی ز خود فانی شده / جمله در احوال یک بینی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده / وانگهی در عشق حق کامل شده
عاشقان بینی بخود باقی شده / وانگهی در عشق حق ساقی شده
عاشقان بینی بر لای مکان / هر نفس در باخته جان جهان
عاشقان بینی ز درد عشق خویش / سر برهنه پا برهنه دل پریش
عاشقان بینی تمامی جان شده / همچو اسمعیل جان قربان شده
عاشقان بینی بمصر جان شده / وانگهی در مصر جان سلطان شده
عاشقان بینی بسی در معرفت / همچو داود نبی در نغز ثبت
عاشقان بینی پریده از جهان / همچو عیسی سرفراز آسمان

مصطفی آمد درین ره با نشان / هر زبان از راه داده صد نشان
مصطفی آمد درین ره نور پاک / جمله ظلمات را کرده خاک
مصطفی آمد درین ره فخر جان / تاجدار و بادشاه جاودان
مصطفی آمد درین ره راز دان / دیده معنی درین ره باز دان
مصطفی آمد درین ره عقل کل / عقلهای جمله ره یابند پل
مصطفی آمد درین ره راز دان / سر معنی را از ینجا باز دان
مصطفی آمد درین ره با وصال / زاهدان را از جمال و الجمال
مصطفی آمد درین ره شاه دین / قطب عالم رحمة للعالمین
مصطفی آمد درین ره مرد عشق / این کسی داند که داند درد عشق
مصطفی آمد درین ره ذات حق / این کسی داند که دید آیات حق
مصطفی را حق ببین و حق بدان / تا شوی در هر دو عالم بی نشان
مصطفی و مرتضی عل را یار دان / جمله را حق دان و بر خیز از میان
مصطفی و مرتضی عل هر دو یکیست / در ابوبکر رض و عمر رض خود دوئی شکست
سر جان مصطفی و مرتضی ع / کشته زهر و بقتال آن شهید کربلا
عاشقا یکدم درآ در سیر جان / تا بیابی سر عشق لامکان
عاشقان بینی درین ره گشته غرق / از قدم در خون نشسته تا بفرق
عاشقان بینی ز خود واصل شده / از خودی بگذشته و فانی شده
عاشقان بینی زبان قال آمده / وانگهی از عشق در حال آمده
عاشقان بینی بری از خویشتن / همچو ابراهیم آزر بت شکن
عاشقان بینی ز فرق خاکدان / در روی بگذشته از هفت آسمان
عاشقان بینی ز عشق دوست مست / جمله اندر نیستی گشتند هست
عاشقان بینی ز هجر درد داغ / همچو داود نبی اندر فراغ
عاشقان بینی بسی غرق نور / همچو موسی رفته اندر کوه طور
عاشقان بینی بسی شاه آمده / چون سلیمان شاه درگه آمده
چون محمد عاشقی هرگز نبود / عاشقان را نیز چندان عز نبود

عاشقان خود جمله در راه حق اند / جمله حاجتمند درگاه وی اند
از سر روئی نگه کن این کتاب / تا که هر چیز در پیشت صد حجاب

از سر روئی نگه کن ای پسر / تا شوی از سر معنی باخبر
این کتاب دیگر است امر دین / رهروان را ره نماید در یقین

غیر قرآن این کتب ها ای گمر / جمله پوست اند این بدان ای بیخبر
یار قرآن معنی است ای کمال / تو چه دانی تا چه گفت ذوالجلال

من همه تفسیرها را خوانده ام / مغز قرآن را از آن خوانده ام
باز فرمودند پیشان مرا / تا بگویم اصل را و مغز را

هر چه گفته دیگران افسانه بود / عقلها با این سخن افسانه بود
یک زمانه ترک کن افسانه را / گوش کن از من تو وصلت یار را

هر که خواند این بکام دل شود / زود باشد کاندرین واصل شود
نام این کردم تو وصلت نامه / زانکه وصلت دیده ام از خویشتن

هر که میخواهد که او واصل شود / در د بهلوش همه حاصل شود

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سرانجام مهام او

ای برادر قصه تو گوش دار / تا شوی در هر دو عالم مرد کار
دست لطف حق چو آدم آفرید / وز غذای سر عشقش پرورید

چل صباحش از قضا تخمیر کرد / بعد از آنش سر کشید و مکر کرد
بعد از آن فرمود کی افلاکیان / سجده آری پیش آدم در زمان

پس نهاده ذات ها هم در پیش او / سرکشیده آن لعین از پیش او
حق تعالی گفت ای ملعون راه / تو چرا سر میکشی از حکم شاه

زاو می معنی تو آگه نیستی / سخت مغروری و در ره نیستی
چونکه تو سر میکشی از راه دین / لعنت ما بر تو شد تا یوم دین

ای لعین گنجیست آدم در صور / تو چه دانی زانکه هستی بیخبر
آنزمان آدم نشسته در بهشت / بود با روحانیان در باغ کشت

صد هزاران حور هر دم در برش / صد هزاران نور هر دم در سرش
صد هزاران لطف او در یافته / صد هزاران حله ها سر ساخته

صد هزاران عز و شادی و طرب / نی در آنجا رنج دیدی نه تعب
سلسبیل و زنجبیل و میوه ها / شیر و شهد و میوه های جاودان

جمله از لطف خدا آدم بدید / هر زمان میگفت او هل من مزید
حق تعالی خواست اسرار ترا / فاش گرداند سرای مر ترا

آدم از جنت چو بیرون آمد / صد هزاران در مکنون آورید
صورت ابلیس را ابلیس دان / وسوسه کرده در آدم هر زمان

آدمی معنی توئی ای بیخبر / سر ببین و سر بدان سر راه بر
نفس شومت هست ابلیس لعین / سر کشیده او ز روح نازنین

روح را فرمان ست بر وان فضول / لاجرم نامش نهاده بوالفضول
باز گوئی سر تو اسرار جان / گرچه آمد آدم اندر خاکدان

بود گنج بی نهایت در عدم / رونمود این جایگاه او دمبدم
گاه آنجا آدم و حوا شده / شیث را اندر جهان شیدا شده

نوح گشته در جهان سالی هزار / دعوت حق کرده هر دم آشکار
باز ابراهیم بوده در جهان / بت شکسته پیش حق هر دم عیان

باز اسمعیل همچون جان شده / در ره حق هر زمان قربان شده
باز اسحاق نبی پیر آمده / در ره حق سرور پیر آمده

باز یعقوب نبی آمد بدرد / بوده در عشق خدا از او فرد
باز یوسف بود اندر مصریان / پادشاهی کرد او اندر عیان

باز داود نبی بوده یقین / در تضرع پیش رب العالمین
باز آمد چون سلیمان در جهان / تخت را بر باد کرده خوش روان

باز زکریا چو شد اندر درخت / اره کرده آن درختش تخته تخت
باز یحیی آمده اندر یقین / سر فدا کرده ز بهر راه دین

باز عیسی آمده از بهر خلق ‌‌‌— صد هزاران خلق را داده سبق
باز احمد آمده در لامکان — صد هزاران نور او اندر جهان
باز احمد آمده از عشق نور — خلق عالم یافته از وی حضور
باز احمد آمده از عشق کل — عاشقان جمله ازو یابند گل
باز آمد مصطفی با صد بیان — از برای طالبان و عارفان
باز بوبکر آمده در صدق کل — صادقان جمله ازو یابند گل
باز عمر آمد درین ره عدل پاک — عادلان اکرده اندر نور پاک
باز عثمان آمده اندر حیا — صد هزاران رهروان را پیشوا
باز حیدر آمده با صد کمال — آفتاب شرع نور ذوالجلال
از حسین و از حسن صد راز بین — صد هزاران سر حق را باز بین
باز آمد بایزید اندر فرید — هر زمان جان هل من مزید
باز لقمان آمده آن قطب حق — در ره حق برده از مردم سبق
صد هزاران سرفرازان نعت شهان — آمدند از پشت آدم در جهان
کی توانم جمله را تکرار کرد — عشق پاکان در دل من کار کرد
گر صد آمد است و گر بیز است چو هست — مرد حق را اندرین ره کی شکست
آدم از جنت برون آمد چو جان — با جمال دوست آمد عیان
آدم معنی مکرم آمده است — او ز نفخ روح خرم آمده است
آدم معنی ز جمله دوست دان — هر چه غیر آدم است آن پوست دان

حکایت آمدن مردی دانا بخدمت حضرت شاه

بیامد پیش حیدر مرد دانا — که سر باز گو ز اسرار ما را
که اندر جنت ماوا بود روز — بود این شمس آنجا مجلس افروز
علی گفتش نه روز است و نه شب هم — نه شمس است آنکه بدر است و نه مظلم
همین آدم بود سالار افلاک — همین آدم بود معمار این کاخ
همین آدم درینجا سرفراز است — همین آدم درینجا شاهباز است
همین آدم بود کرسی نیز دان — ازین آدم شده است این چرخ گردان
همین آدم بود عقل مصفا — ازین آدم شده است انوار پیدا
همین آدم بود روح مطهر — ازین آدم شده است عالم منور
همین آدم بود عرش الهی — ازین آدم بدانی هر چه خواهی
همین آدم بود سر معانی — ازین آدم خدا را باز دانی
همین آدم بود جنات اکبر — ازین آدم شود جنات اصغر
همین آدم بود خیر کل فتوا — نه فتوا گنجد آنجا و نه دعوا
ز بهر آدم است حوران و غلمان — ز بهر آدم است طوبی و رضوان
ز بهر آدم است اشجار جنت — ز بهر آدم است انوار جنت
ز بهر آدم است این هر دو عالم — ز بهر آدم است هر بیش و هر کم
همین آدم بود معبود عالم — همین آدم بود مقصود عالم
همین آدم توئی گر باز دانی — همه عالم توئی گر راز دانی
بگو معنی ترا از شرع داده — در معنی بروی تو گشاده
اگر تو اندر آن دم خام باشی — بزیر بار کالانعام باشی
اگر تو اندر آن دم خام باشی — ازان در تا بروی کی خام باشی
ازان تا اندر آن اشتباه باشی — بمعنی چون رسی الله باشی
زهی توحید حق توحید دانکو — درین ره عاشقان دانند جانکو
گهی گر غیر حق بیزار باشی — یقین میدان که مرد کار باشی
ز غیر حق درین ره میل در کش — بداغ عشق خود را نیل در کش
بغیر حق مبین در هر دو عالم — اگر هستی ز ذریات آدم
که اندر هر دو عالم جز یکی نیست — درین معنی که میگفتم شکی نیست
یکی دان جمله را انجام و آغاز — یکی بین جمله را در گوش کن باز
یکی دان صورت عالم سراسر — یکی دان جمله اشیا ای برادر
اگرچه صد هزاران نقش بینی — بهر جائی و صد دینی و کیش است
ولیکن اصل آن یک رنگ آمد — ازان هر دم درینجا ننگ آمد

نه بینی ابر را هر دم برنگی ۔ درختان گرد او هر دم برنگی
هزاران رنگ گونا گون شتاب آب ۔ گهی زرد و گهی سرخ و گهی تاب
خاک را خود رنگها افزون از آن است ۔ زانکه قربت بعد او کامل تر است
این همه تقدیر آن کردیم ما ۔ تا نه بینی جز یکی را ای فنا
این همه برهان آیات ایزدیست ۔ این همه ذرات و طامات ایکیست
این همه زنده هنوز دانیان ۔ ای پسر این جمله آیات دان

حکایت در ظاهر رمز بلال

بشنو این رمز از بلال با وفا ۔ خواجه با یان غلام مصطفی
اوفتاده بود آن در یمین ۔ در میان آن جهودان یقین
مرد دین بود او طلبکار آمده ۔ عشق احمد را خریدار آمده
روز از زهر جهودان کار کرد ۔ شب همه شب خدمت جبار کرد
روز و شب در دین حق بیدار بود ۔ واقف سر بود مرد کار بود
آن جهودان لعین گمره شدند ۔ از طریق عشق او آگه شدند
چند تن آن گمرهان جمع آمدند ۔ تا بلال پاک را چوبک زدند
تا که بر گردد ز عشق مصطفی ۔ ترک گیر این طریق مصطفی
بعد از آن گفتند از نفس دنی ۔ تو چرا تعظیم احمد میکنی
راه او را تو چرا کردی قبول ۔ گشته در راه ما تو بوالفضول
گفت راه او حقیقت و بهتر است ۔ راه بی راهان تمامی ابتر است
پس بلال از شوق دل گفت ای احد ۔ قادر و فرد و خداوند صمد
صد هزاران گر زنند از خشم من ۔ من یکی دانم ترا ای ما و من
گر هزاران پاره گردد جسم من ۔ من یکی دانم یقین بی ما و من
تا و من بگذار بگذار از دوئی ۔ تا درین ره مرد صاحب سر شوی
چون بلال با وفا بگذر ز خود ۔ تا رهی از نام و ننگ و نیک و بد
تا دم آخر بباز ای محترم ۔ بگذری از کفر و از اسلام هم
تا دم آخر بیکتائی رسی ۔ در کمال ذات یکتائی شوی
چون تو یکتا باشی ای مرد خدا ۔ پس بقا باشد ترا بعد از فنا
چون تو یکتا باشی ای در یقین ۔ هم ز دنیا بگذری هم ز دین
چون تو یکتا باشی ای مرد فقیر ۔ بر همه عالم توی سلطان و میر
چون تو یکتائی درین ره دانا است ۔ هر دو عالم در ره تو قطره ایست
چون تو یکتا باشی اندر لامکان ۔ ساقیت باشند هر دم قدسیان
چون تو یکتا باشی اندر بحر نور ۔ وصلتی یابی شوی اندر حضور
چون تو یکتا باشی در دین خدا ۔ از خدا یابی تو صد گنج و عطا
چون تو یکتا باشی اندر بحر جان ۔ جان نماید خویشتن را و بیان
چون تو یکتا باشی اندر سر دل ۔ سر دل را باز دانی هم ز دل
چون تو یکتا باشی اندر معرفت ۔ معرفت اندر تو هر دم صفت
چون تو یکتا باشی اندر راه را ۔ پات سازی صد هزاران شاه را
چون تو یکتا باشی و هم یکتا بدان ۔ سر معنی کرده ام با تو بیان
چون جمله را جمله رنگ پیدا شده است ۔ عقلها را جمله رنگ پیدا شده است
انبیا را جمله رنگ گفتند باز ۔ از یکی گشته ایشان سرفراز
شرع و ترتیب از یکی شد آشکار ۔ بشنو این معنی و یکدم هوشیار
آسمان را از یکی گردان شده ۔ ماه و خورشید نو از تابان شده
از یکی شد این جهان پر گفتگوی ۔ از یکی شد عالمی پر جستجوی
از یکی شد این نجوم بیشمار ۔ از یکی شد عالم هفت و چهار
از یکی پیدا شده آب و هوا ۔ این جهان از او شده هر دم با صفا
از یکی پیدا شده اشجار ها ۔ داده هر دم لون لون اثمار ها
از یکی شد قطره باران پدید ۔ بحر گشته سبز بلبل بس خرید
از یکی شد کوه پیدا در جهان ۔ از برای ساکنین این جهان
از یکی پیدا شده عین و روان ۔ اینچنینها نه شیر کرده رایگان
از یکی پیدا شده خیل و حشم ۔ اشتر و گاو و خر و اسپ و غنم

از یکی پیدا شده زر و گهر — در و لعل و سنگهای معتبر
از یکی پیدا شده وحش و طیور — هر یکی را صد نوا و صد نفور
از یکی پیدا شده صد دل خراب — کرده با عشاق هر دم صد عتاب
از یکی پیدا شده خوبان چین — چشمها بادام لب ها شکرین
از یکی پیدا شده جمله جهان — از یکی شد آشکارا و نهان
از یکی پیدا شده صد نامدار — عاشقان را کرده هر دم جان نثار
از یکی پیدا شده علم انبیا — از یکی آمد حضور اولیا
از یکی آمد خلیل ذوفنون — در ره حق تاجدار و رهنمون
از یکی موسی شده صاحبقران — حیرت آورده ز هیم لن تران
از یکی دان هرچه بینی سربسر — چه بد و چه نیک چه خشک چه تر
این یکی اندر یکی آمد مدام — تو یکی اندر یکی بین والسلام
تو یکی اندر یکی توحید دان — بر دل تو آیت تحقیق دان
تو یک اندر یک تو عشق روح الله — این سخن را تو در مفتوح دان
ذات حق را در صفات حق ببین — بگذر از کفر و رها کن کیش دین
بس نهان اندر عیان مبدا مدام — پس عیان از نهان بین والسلام
هم نبی هم ولی و هم علی — دو مبین تا تو نباشی احولی
و مبدم در هر دو کار ره نمود — چون مکانش نیست هر جا می نمود
این سخن از لامکان آورده‌ام — سر مخفی را عیان آورده ام
این سخن از عرش اعلی آمد است — از رموز حق تعالی آمد است
این سخن از بهر معنی آمد است — نه به دعوی و نه فتوی آمد است
این سخن برهان معنی آمد است — از طریق عشق مولی آمد است
این سخن از عشق جانان آمد است — لاجرم از عقل پنهان آمد است
گر ترا در دست یابی کار را — اندرین ره باز دان اسرار را
درگذر از علم و بیهوده قال و قیل — درگذر انگیز بیت شعر چون سلسبیل
درگذر از خویشتن یکبارگی — تا رسی در عالم بیچارگی

از یکی پیدا شده صد ماه رو — سرو قد و تنگ چشم و مشک بو
از یکی پیدا شده صد نازنین — هر یکی را در لباس خویش بین
از یکی پیدا شده صد گلعذار — ابروان چاچی و چشمان خمار
از یکی پیدا شده صد ماه وش — دست شان در گردن ما بادخوش
از یکی پیدا شده صد مه لقا — عاشقان بر انگشت هر دم از جفا
از یکی پیدا شده این جسم و جان — سر اینمعنی بدانند عاشقان
از یکی آمد نبوت در جهان — از یکی آمد ولایت در جهان
از یکی احمد شده سالار شاه — عقبها را برگرفته او ز راه
از یکی عیسی شده بر آسمان — ترک کرده خطهٔ این خاکدان
این همه تفسیر از بهر یکیست — مرد معنی را در انجا کی شکست
خود یکی اندر یکی آمد یکی — اندرین معنی کجا باشد شکی
تو یکی اندر یکی دان بیخبر — تا شوی در معرفت صاحب نظر
تو یک اندر یک خدا باشد خدا — بشنو این معنی پاک با صفا
پس جمالش در جلالش با زمین — شک بشنو زان و گذر کن ایمن زین
هم زمین هم آسمان و هم فلک — هم نجوم و هم بروج و هم ملک
این یکی آمد یکی آمد همه — عقل او فتاده است اندر دمه
این سخن از ترجمان دیگر است — مرد این ره را نشانی دیگر است
این سخن از عقل و از جان برتر است — این کسی داند که عالی گوهر است
این سخن از بهر عشاق آمد است — از برای جان مشتاق آمد است
این سخن از بهر وصلت آمد است — نه از ره تقلید و کثرت آمد است
این سخن از سر پنهان آمد است — صد هزاران گوهر جان آمد است
این سخن را در دیار بیشکی — تا بدانی از رموزش اندکی
گر ترا در دست و زبان هم بود — گر ترا عشق است جانان هم بود
درگذر تو زین جهان و آن جهان — چند باشی آشکارا و نهان
بگذر از خود پاک کلی از فنا — تا رسی اندر فنا عین لقا

چون وجود خود کنی کلی خراب
گر یکی بینی تو جانا ره بین شوی
در همه عالم ورا همتا نیست
روز و شب در راه با او در رهست
این حکیم است دو جهان معمور اوست
صد هزاران حکمت از حق یافته
ای بسا کس را که او آگاه کرد
ای بسا کس را که جام فقر داد
او حکیم صادق سر خداست
صد هزاران حکمت بی منتها
اندران خانه یکی آئینه دان
جزو و کل گفت ای حکیم باخبر
حکمت او من ازین پیدا کنم
چون دو دیده احولک در آئینه
جهد کن تا گر نه بینی ای سوار
جهد کن تا گر نه بینی ای فتا
دو مبین و کج مرو در راه ای پسر
دو مبین ای مرد معنی در میان
دو مبین ای مرد بگذر از دوئی
دو مبین ای مرد راه ذوالجلال
دو مبین و وحدت حق در نگر
دو مبین و بگذر از هر ننگ و نام
احولک دو دیده از ره او فتاد
لاجرم از غافلی از ره فتاد
لاجرم در بند صورت مانده است

آن زمان محبوب بینی بی حجاب
ور دو بینی احول کژبین شوی
همچو او در علم سر غوغای نیست
بی ولید و جفت فردی فرد هست
این حکیم است هر دو عالم نور اوست
هر زمان نوعی دگر پرداخته
ای بسا کس را که شاهنشاه کرد
ای بسا کس را که خانه زر بداد
همچو او دیگر حکیمی خود کجاست
از خدا دریافت آن بهر صفا
هفت عالم را و زان آئینه دان
هر زمان در آئینه می بنگرد
در جهان خود را چو او زیبا کنم
لاجرم کژبین شده در آئینه
تا نباشی همچو احول شرمسار
تا نگردی همچو احول مبتلا
تا شوی در راه معنی معتبر
تا شود اسرار حق پیشت عیان
تا رسی در عالم که بودنی
تا رسی در عالم وصل وصال
تا یکی بینی جهان را سر بسر
تا رسی در راه وحدت والسلام
سرنگون اندر درون چاه او فتاد
لاجرم از احولی در چه فتاد
پای تا سر در کدورت مانده است

عاشق معشوق تو خود خود شوی
هست او استاد حکیم پاکباز
رازها با حق تعالی گفته است
هیچکس از راز او آگه نشد
همچو او دیگر حکیمی خود نبود
ای بسا کس را که ره از وی گشود
ای بسا کس را که در روی عشق داد
ای بسا کس را که شاه و میر کرد
از خدای خویش حکمت یافته
هیچکس از علم او واقف نشد
هست آن آئینه در پیش حکیم
حکمت او بیشکی در آئینه است
و انگهی در آئینه کرد او نگاه
جهد کن تا گر نه بینی ای پسر
جهد کن تا گر نه بینی ای فقیر
هر که دو بیند نشان غفلت است
دو مبین و دو مگو و دو مجو
دو مبین ای پاک باز و راه رو
دو مبین ای خواجه باش از راستان
دو مبین در راه عشق راستان
دو مبین و بگذر از هر نیک و بد
دو مبین در راه عشقش را بیان
احولک در آئینه چون بنگرید
لاجرم بدبخت سرگردان شده
وان حکیمی پر هنر در آئینه

جان و تن بگذار بگذر از دوئی
دائمان با حق تعالی گفته راز
سرها از رازها دانسته است
هیچکس با او دمی همره نشد
جمله عالم را از و حکمت گشود
ای بسا کس را که سیر حق نمود
ای بسا کس را که درد صدق داد
ای بسا کس را که قصد خیر کرد
در سلوک خویشتن رفعت یافته
احولی با او کرم همخانه شد
روی خود را دید او در روی مقیم
لاجرم زیبا رخش چون آئینه است
دید او صورت که زشت است و تباه
تا نباشی همچو اول کژ نظر
تا نمانی همچو احول در سعیر
زانکه او اندر مقام احول است
تا ازین طاقت و طریت گفتگو
بگذرم از گفتار من آگاه شو
تا شوی شیهامی اندر لامکان
تا شوی در هر دو عالم بی نشان
تا یکی بینی ازل را از ابد
تا شوی پنهان ز اندر لامکان
روی خود را دید آن از کار دید
هر دم از نوعی دگر حیران شده
جمله یکتا دید در معاینه

وان حکیم پر هنر ارواح دان ... نفس شومت احوال آمد در میان
روح اندر عالم وحدت فتاد ... نفس اندر عالم کثرت فتاد
دل بدان آئینه از روی کمال ... تا در و بینی جمال ذو الجلال
اندر آن ره گرچه صاحب دل شوی ... بی کمال و بی یقین و اصل شوی
روح نفس و عقل و دل جمله یکیست ... مرد معنی خود در اینجا بی شکست
چونکه ره بین شد نوا ارواح دان ... چونکه کژبین گشت نفس شوم دان
عقل اندر صورتت کرده صواب ... عشق صورتهای کل کرده خراب
عقل اندر هردو عالم در فراق ... عشق داده هردو عالم را طلاق
عقل اندر کارسازی در جهان ... عشق اندر بی نیازی در جهان
عقل دائم طالب دفتر شده ... عشق آتش در همه دفتر شده
عقل اندر نیستی هست آمده ... عشق اندر هستی مست آمده
عقل نقاشی شده اندر جهان ... عشق شهبازی شده در لامکان
عقل هر دم خانه آبادان کند ... عشق هر دم خانه ها ویران کند
عقل باشد غافلان را رهنما ... عشق باشد عاشقان را پیشوا
عقل آنجا پرده داده شده است ... عشق آنجا راز دار ره شده است
عقل آنجا هر زمان اندر سجود ... عشق غوطه خورده اندر وجود
عقل اندر کار خود درمانده است ... عشق صد اسرار حق برخوانده است
عقل در تسبیح و تهلیل آمده ... عشق در تکبیر و توحید آمده است
عقل اندر ناتمامی باز ماند ... عشق اندر کاردانی پیش راند
عقل اندر سرفرازی آمده است ... عشق اندر بی نیازی آمده است
عقل اندر حیث خود در قال و قیل ... عشق اندر شست شو چون آب نیل
عقل اندر پاکبازی جاودان ... عشق وصل و فضل خواند این جهان
عقل گشته هر زمان گوئی دگر ... عشق را گوئی نبوده این خبر
عقل هر دم درد و رنگی آمده است ... عشق اندر بی درنگی آمده است
عقل از تکلیف چون کامل شده ... عشق از تشریف او واصل شده
جوهری عشق است بحر لامکان ... جوهر عقل است فعل این جهان
جوهری عشقست پیدا و نهان ... حالت عشقست این هر دو جهان
جوهری عشق است دریای عظیم ... جوهر عقل است رحمان الرحیم
جوهری عشقست پاک از ذات حق ... این کسی داند که دید آیات حق
ایدل آخر یک زمان بیدار شو ... یکزمان جویای وصل یار شو
ایدل آخر یک زمان بگذر ز جان ... تا رسی اندر مقام لامکان
ایدل آخر بگذر از هر دو جهان ... تا رسی در عالم صبح عیان
ایدل آخر بگذر از قال و مقال ... چند باشی در پی حال و محال
ایدل آخر بگذر از هر نیک و بد ... چند باشی در عقول و در خرد
ایدل آخر بگذر از کون و مکان ... تا نه بینی خویشتن را در میان
ایدل آخر بگذر از حرص و هوس ... تا نمانی اندرین ره باز پس
ایدل آخر بگذر از کبر و نفاق ... تا نمانی در عذاب و در فراق
ایدل آخر بگذر از پندار کین ... تا رسی در قرب رب العالمین
ایدل آخر بگذر از جهل و گمان ... تا ز نور عقل یابی صد بیان
ایدل آخر بگذر از سود و زیان ... تا ز سودت بر فزاید این جهان
ایدل آخر بگذر از بخل و فساد ... تا روی در روز محشر شاد شاد
ایدل آخر بگذر از بالا و پست ... تا شوی از عشق جانان نیست و هست
ایدل آخر بگذر از خوف و رجا ... تا نباشی بر طریق ماجرا
ایدل آخر بگذر از طامات خلق ... چند باشی در پی حالات خلق
ایدل آخر بگذر از عقل فضول ... چند باشی در پی رد و قبول
ایدل آخر بگذر از نفس صور ... چند باشی بت تراش و بی خبر
ایدل آخر بگذر از اسم و علم ... سر بباز و غوطه خور اندر عدم
ایدل آخر بگذر از راه گمان ... چند باشی اندرین ره بدگمان
ایدل آخر بگذر از راه نشان ... همچو مردان خدا شو بی نشان
ایدل آخر بگذر از لذات ها ... تا بیابی عالم بی منتها

ای دل آخر ترک کن گفتار را — تا بیابی عالم اسرار را
ای دل آخر جان را ایثار کن — پس سر افگن دیده و دیدار کن
ای دل آخر بگذر از غیر خدا — هان و هان تا تو نه بینی غیر را
غیر حق اندر دو عالم خود مبین — شک بسوزان و گذر کن زین یقین
گر تو غیر حق نه بینی ای پسر — در قیامت خسته گردی کور و کر
گر تو غیر حق نه بینی ای فقیر — سر زبان از جان بر آید چه نفیر
گر تو غیر حق نه بینی ای جوان — خاک بر فرق تو نهی جاودان
چون صفات او احد آمد مدام — غیر نبود جمله او دان والسلام
در همه اشیا ورا ظاهر ببین — اولین و آخرین ظاهر یقین
آسمانها و زمینها و فلک — جمله او را دان و بگذر تو ز شک
هر چه بینی ذات او میدان مدام — ذره در کوی او بین والسلام
کوه ها از درگهش یک مشت خاک — تا بگرد او فتاده در مغاک
سر خود با انبیا گفته تمام — بر محمد ختم کرده والسلام
سر وحدت از محمد شد پدید — پس علی از وی بگوش جان شنید
چون علی بشنید دل آگاه کرد — آن زمان هم خاست و قصد راه کرد
جان و تن قربان کن تو ای مرد یقین — تا شود علم الیقین عین الیقین
چون علی اسرار او در جان بجست — تا تنت فانی شود از گفتگو
چون تنت فانی شود کل جان شوی — آن زمان تو لا بقی جانان شوی
چون تنت فانی شود ای مقتدا — پس بیابی قرب وصل مصطفا
چون تنت فانی شود ای نیکبخت — همچو موسی نور بینی بر درخت
چون تنت فانی شود از قیل و قال — فارغ آئی و شوی تو مرد حال
چون تنت فانی شود از خویشتن — وا رهی از گفت و گوی ما و من
چون تنت فانی شود اندر وجود — بر تو گردد ره بر کار وجود
چون تنت فانی شود از بهر راز — راز ها یابی و گردی شاهباز
چون تنت فانی شود در بحر نور — محو گردی و شوی اندر حضور

ای دل آخر بگیر زمان بیدار شو — وانگهی جویای راه یار شو
ای دل آخر خویشتن را کن فنا — تا بیابی در فنا عین بقا
غیر حق اندر جهان نیست ای پسر — باز دان اسرار و شو صاحب نظر
غیر حق اندر دو عالم نیست کن — در ره توحید این ارشاد کن
گر تو غیر حق نه بینی در جهان — منکری باشی بسان کافران
گر تو غیر حق نه بینی ای فتا — در میان غیر گردی مبتلا
گر تو غیر حق به بینی در جهان — باز مانی از جمال جاودان
هر چه دیدن ذات پاک او بود — اینچنین دیدن نه زانیکو بود
ظاهر و باطن ورا میدان مدام — آخر و اول ورا دان والسلام
صورت و معنی همه تو دان او — جمله اشیا مصحف آیات دان
آفتاب از روی تو یک ذره بدان — بحرها از بحر او یک قطره دان
انبیا را داد سر خویشتن — زانکه ایشان اند شاه انجمن
سر وحدت نور احمد باز دان — تا شود پیدا به پیشت هر زمان
با علی اسرار خود احمد بگفت — چونکه او بشنید ترک خود بگفت
پس علی اسرار حق با جا بگفت — سر وحدت از دل آگاه گفت
تن به پنج و چار و شش درمانده است — لاجرم در راه حق وا مانده است
چون تنت فانی شود باقی شوی — آن زمان علی خدا دانی شوی
چون تنت فانی شود ای مرد کار — نی همان دیار ماند فی دیار
چون تنت فانی شود ز اسرار عشق — چون خلیل الله رود ز نار عشق
چون تنت فانی شود آگه شوی — همچو عیسی پاک روح الله شوی
چون تنت فانی شود از ذکر و فکر — فارغ آئی و شوی در راه بکر
چون تنت فانی شود از جسم و جان — فارغ آئی و شوی در لامکان
چون تنت فانی شود از معرفت — فارغ آئی و بمانی در صفت
چون تنت فانی شود در لامکان — باز دانی سر را از عاشقان
چون تنت فانی شود ای جان من — آن زمان بینی جمال ذوالمنن

چون

چون تنت فانی شود سلطان شوی / پس علیم و عالم و بیان شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام / هر دو عالم با وجودش با نظام
عادل برحق بد و سلطان دین / بت شکن در ملک هندوستان و چین
شهر خود را در غزا انگاشته / کام خود را از غذا برداشته
سالها در جنگ کفار لعین / بود آن کیخسروی دینی این
این جهان آراسته از عدل و داد / آن فریدون زمانه کیقباد
صد هزاران جسم را اعیان شده / ملک هند از تیغ او ویران شده
بتکده از تیغ او زیر و زبر / چه هنود و چه چنین و چه گبر
غلغله افتاد از وی در جهان / قیصر از خویشش نبود در امان
شهرهای کافران کرده خراب / کافران را دل شده از وی کباب
روز و شب در خدمت دلدار بود / دشمن کیش بد زنار بود
دیرها کرده خراب اندر جهان / از برای دین احمد هر زمان
در طریق دین احمد فرد بود / صادق دین صاحب درد بود
روز و شب در خدمت دلدار بود / صاحب سر بود و مرد کار بود
روز و شب در دین احمد کار کرد / شب همه شب خدمت جبار کرد
دائما در راه حق کوشنده بود / او شراب دین حق نوشنده بود
صوفی و صادق بد آن شاه جهان / صادق عاشق بد آن فخر زمان
جان او پر گوهر توحید بود / از ره اعیان و نه تقلید بود
دائما در فکر و راه معرفت / حاصل او بود در دین این صفت
شرع احمد را بجان کرده قبول / راه شرع او گرفته از رسول
دائما در عدل و در داد آمده / خلق عالم جمله زو شاد آمده
خلق عالم از سخای وی غنی / شاه را نی کبر بود و نی منی
دائما جویای مردان خدا / دشمن نفس خود و کبر و هوا
شب شدی از خانه بیرون آمدی / در طلب وی مست مجنون آمدی
یک شبی در دین احمد کار کرد / عشق آمد در دل وی کار کرد
سر برهنه پا برهنه شد برون / نی برسیم بر شیی آن ذو فنون
ناگهان افتاد در ویرانهٔ / بود آنجا بی دل دیوانهٔ
پس سلامش کرد و گفت ای پیر راه / حاجتی دارم بدرگاه اله
حاجت را بخواه از کردگار / زانکه می بینم که هستی مرد کار
پس زبان بگشود پیر بیقرار / گفت ای محمود از حق شرم دار
ملک و مال و تخت خواهد [illegible] / تا شوی تو از گروه صوفیان
با غلامان لطیف و تخت زر / کی شوی از راه معنی با خبر
با سپاه و لشکر و طبل [illegible] / کی رسی از خوان آن فضل و کرم
با خوانین ظریف و خانمان / کی رسی در زمرهٔ صاحبدلان
با دواج و تاج و شمشیر و کمر / کی شوی در معرفت صاحب نظر
با سرا و باغ و راغ و کشتکار / کی شوی در راه عرفان مرد کار
با سلاح و اسپ و با گنج و گهر / کی رسی در راه مردان ای پسر
با سواران دلیر و کر و فر / کی رسی در وصل حق ای بیخبر
با حکیمان و ندیمان و جهان / کی رسی اندر طریق عاشقان
با مراد نفس خود خو کردهٔ / لاجرم در صد هزاران پردهٔ
صد هزاران پرده اندر پیش و پس / کی رسد بوی ترا آن هیچکس
پرده‌ها را اول از خود باز کن / وانگهی بر خود ره را ساز کن
روز نور عشق شمع بر فروز / پرده‌ها را سر بسر کلی بسوز
چون بسوزی پرده‌ها را ای قباد / آن زمان گردی تو وصل و شاد
چون ترا پیدا شود آن بحر نور / هر دو عالم در دلت گردد نفور
پادشاهی بزرگی در جهان / مختصر گردد به پیشت ای جوان
این سپاه و کشور و ملک و حشم / در نیاید پیش همتت یک قدم

این غلامان ظریف و ماه روی — پیش تو گردند خشک و زشت خوی
این سرا و باغ تو زندان شود — هست این عالم همه خسران شود
این زر و املاک گنج بی‌شمار — جمله در پیش تو گردد همچو مار
این کلاه و این قبا و این کمر — جمله در چشم تو گردد مختصر
این کنیزان اتو می‌بینی بناز — جمله در چشم تو گردند چون پیاز
از هوای این جهان بیرون شوی — در طریق عاشقان مجنون شوی
ترک گیری لذت دنیا بکل — پس برون آئی تو از پندار ذل
در ره معشوق خود صادق شوی — آن زمان تو عشق را لائق شوی
سر بسر تو درد گردی ای جوان — پس نماند هیچ درد در میان
محو گردی فانی مطلق شوی — وانگهی در عشق مستغرق شوی
حق نماند از وجود تو خبر — آن زمان از راه حق یابی خبر
چون تو هست فانی شو باقی شوی — آن زمان علی خدا دانی شوی
وارهی از ننگ نام خویشتن — چند باشی بت پرست خویشتن
بت چو بشکستی شود گنج عیان — بر خوری از گنج وصل جاودان
بت چو بشکستی حجاب از پیش رفت — عشق آمد ره ادین و کیش رفت
بت چو بشکستی شوی مرد خدا — وارهی تو زین طرد و ماجرا
بت چو بشکستی برون زین شو جهان — مسخر آئی در جهان جاودان
بت چو بشکستی برو زین خاکدان — سر بفگن در فضای لامکان
بت چو بشکستی بمنزل کی رسی — در قربگه حضرت الله رسی
بت شکن شو همچو ابراهیم حق — تا ز همراهان خود یابی سبق
چونکه ابراهیم یکتا گشت فرد — لاجرم بت‌ها شکست آن نیکمرد
این جهان بر هوس هنجار دان — همچو ابراهیم بت بشکن عیان
چون علی بت نیز در کعبه شکن — تا به بینی تو جمال ذوالمنن
کعبه را تو دل بدان ای با بصر — تا بیابی از ره معنی خبر
این خیالات بدن تو بت بدان — بت شکن این بت‌ها در آ در لامکان
چونکه محمود این سخن‌های بلند — بشنوید از پیر روشن هوشمند
آتشی در چاه او افتاد سخت — وارهید از نام و ننگ و تاج و تخت
گفت محمود ای شریف و پیشوا — ای حبیب مصطفی و مرتضی
ای تو سلطان همه عالم یقین — ای تو برهان خدای عالمین
ای تو قطب اولیا و اصفیا — پیر عالم بندهٔ خاص خدا
ای تو پیر سالکان در هر طریق — رهنمای مومنان در هر فریق
ای تو سلطان همه عالم حشم — ای تو چوپان همه عالم غنم
ای تو سرخیل بزرگان جهان — خلق عالم از وجودت بی‌نشان
ای جنید وقت شبلی جهان — بایزید پیر مرید خورد دان
ای تو پیر راه رو در معرفت — ذات تو پر نور و صفت از صفت
ای تو مرد عشق و وحدت آمده — از ره معنی بعزلت آمده
ای تو مرد پاک بازو پارسا — صادقان را رهنما و پیشوا
ای تو حکمت از خدا آموخته — حکمت هر دو جهان آموخته
ای تو توحید خدا کرده بیان — از ره توحید داده صد نشان
ای ترا علم لدنی داد حق — در علوم مصطفی خوانده سبق
ای تو فخر پیشوایان زمان — ای تو گنج بی‌نهایت در جهان
ای تو سالار سلوک عاشقان — ای تو غمخوار دل صاحبدلان
ای کمر بسته درین ره مرد وار — همچو منصور آمدی در پای دار
ای چو ابراهیم ادهم کهنه پوش — ای چو باده بصری حق کرده نوش
در ره حق وحدت کل یافته — عاشقان حق ز تو ملی یافته
از خودی خود بکل فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده
در مقام ترک تجرید آمده — در رموز علی توحید آمده
بی سر سلطنت سلطان شده — وانگهی در عالم عرفان شده
صوفیان را طالبان را با وفا — از تو می‌یابند صدق و صفا
گنج معنی و بصورت در فقیر — این بمعنی بس بزرگ و بی نظیر

هر دو عالم در وجودت قطره ایست ... عرش کرسی پیش جودت ذره ایست
هشت جنت سوخته از هیبتت ... هفت دوزخ یخ شده از عزتت

این جهان و آنجهان خواهان تو ... امشب من آمدم مهمان تو
اکرم الاضیاف از قول رسول ... امشبی ما را ز لطف کن قبول

گفت اهلا مرحبا شاد آمدی ... در ره عشاق آزاد آمدی
بعد از آن سلطان بگفتش ای امام ... از کجائی تو مرا برگو تمام

گفت لقمان مرخسی نام ماست ... گنج معنی در دل ویران ماست
گفت سلطانش مرا معلوم بود ... شیخ لقمان نام تست ای بحر جود

لیک پرسیدم ز وقت پیر راه ... زان نگفتم نام تو اینجا یگاه
حمد لله را که دیدم روی شیخ ... آمدم ناخوانده من در کوی شیخ

شیخ اینجا آمده من بیخبر ... از قدوم شیخ کارم شد چو زر
بعد از آن گفتش که چون ای مقتدا ... شیخ اینجا آمد و گشتیم شاد

شیخ گفتنش بود مردی بیقرار ... لیک در عشق خدا می کامگار
از ره توحید برخوردار بود ... محرم حق بود سر راه بود

در طریق عشق در راه ادب ... دائما بود آن محقق در طلب
صوفی صادق بد او مرد یقین ... کامل و ناطق بدان ای مرد دین

عاشقی پیدا بد آن مرد خدا ... واله و شیدا بد آن سر صفا
ترک تجریدی بغایت داشت او ... در ره معنی سعادت داشت او

در ره توحید حق پاک آمده ... در ره تجرید چالاک آمده
بحر عرفان بود آن مرد خدا ... سر یزدان بود گنج بی‌بها

سر الا الله را دریافته ... لی مع الله را بجان بشناخته
گنج کنز اگفت او هر دم بخود ... محو گشته پیش او هر نیک و بد

لیس فی الجنت ردای گفته او ... هر دم خود بر در او گشته شو
کوس سبحانی زده در دم عیان ... آن محیط بیکران گنج روان

می برفت از دار دنیا آن فقیر ... آن بمعنی لیس بزرگ و بی‌نظیر
او انا الحق آشکارا گفته بود ... در این اسرار را او سفته بود

آمدم از بهر جستن اینجا یگاه ... از برای آن ولی مرد راه
اندرین ویرانه می بود او مدام ... دائما از فضل حق او شادکام

من چو اینجا آمدم شوریده حال ... دیدم او را رسته از قال و مقال
سر بدان خشتی نهاده این گدا ... دو فرشته پیش استاده بپا

یک ملک ابریق لولو پر ز آب ... بود در دستش ایا مشک و گلاب
وان دگر یک حله را امید و ایمان ... از برای آن فقیر پاک باز

چون بدان آبش بشستند ای عزیز ... وندران حله‌اش بپیچیدند سر
بعد از آن روحانیان آسمان ... جمع گشته اندر آنجا ای جوان

پس مرا پیش کردند از نیاز ... تا که بگذاریم ما بروی نماز
بعد از آن صندوق سبزی از سما ... چون پدید آمد در آنجا ای فتا

آن بزرگی دین در آن صندوق رفت ... در زمان صندوق ... گشت
ای پسر تو یک زمانی هوشدار ... قصهٔ مردان حق را گوش دار

هر که او در راه حق در کار بود ... لاجرم در عشق برخوردار بود
هر که عمر خویش را ایثار کرد ... هر دو عالم را فدای یار کرد

هر که او در راه معنی مرد بود ... روز و شب در ناله و پر درد بود
هر که حال خویش را آگاه کرد ... نفس خود را او فدای راه کرد

جملهٔ مردان خود فانی شده ... در بقای حق بحق باقی شده
نفس خود را در ریاضت داشتند ... از خدای خود سعادت خواستند

یک زمانه خواب کردندی نه خور ... بود از خلق جهان آزاد و حر
ترک ازین و آن جهان کرده بکل ... این جهان را دیده اند عین ذل

بر مراد نفس خود بر داشتند ... هر دو عالم را بکل دریافتند
در ریاضت نفس خود را سوختند ... دیده و نفس و هم در دوختند

در ره توحید حق پاک آمدند ... در ره تجرید چالاک آمدند
سالها بودند اندر انتظار ... تا یکی را وصل شد از صد هزار

من شدم در راه حق بسیار گوی
زان ندیدم در جهان اسرار جوی

ای دریغا سر اسرار نهان
من نگفتم هم ندیدم آن جهان

هر که او در بند نفس خویش ماند
کی تواند حرف این اسرار خواند

هر که او یکدم مراد خود نداد
صد در رحمت بروی خود گشاد

رستمان در راه رفتند ای پسر
این خران در پایگاه خیر و شر

حکایت تاج السراج منصور حلاج علیه المغفرة الی المنهاج

بود منصور عجب سوزنده حال
از ره تحقیق او را صد کمال

حال او حالی عجب بود ای پسر
نی چو حال آن خسیسان بیخبر

او ز شور سر حق بی پرده بود
نی که چون ما راه را گم کرده بود

او شراب وصل حق نوشیده بود
لاجرم از جسم کلی مرده بود

او یقین خویش حاصل کرده بود
در یقین خویش واصل گشته بود

راه در گنج معانی برده بود
نی که چون ما تو اندر پرده بود

عاشق صادق شده آن بحر صفا
عارف و صادق بدان بحر وفا

در علوم دین فنون قول داشت او
هیچ علمی را فرو نگذاشت او

عالمان از علم او درمانده اند
عارفان از عرف او وا مانده اند

عاشقان از عشق او گریان شدند
هر دم از نوعی دگر بریان شدند

صادقان از صدق او خون جگر
سالها خوردند کس را نی خبر

زاهدان از زهد او شیدا شدند
وز خیال زهد او شیدا شدند

حال او حال عجب بود ای فقیر
او بمعنی و بصورت بی نظیر

بود پنجه سال او اسرار پوش
ناگهان از وی بر آمد صد خروش

زد انا الحق سر خود پیدا بکرد
ناگهان بغداد پر غوغا بکرد

اهل تقلید آن زمان بر خاستند
از برای خویش فتوا خواستند

سی صد و هفتاد تن از عالمان
جمله بر کاغذ نبشتند آن زمان

این زمان حلاج کافر گشته است
از طریق و دین ما بر گشته است

جمله بغداد پر غوغا شده است
او بکفر خویشتن رسوا شده است

تا که بر گردد ازین کفر عیان
ورنه خونش را بریزیم این زمان

بعد از آن نزد خلیفه آمدند
کام خود را از خلیفه خواستند

وانمودند حال آن منصور را
صاحب سر آن شه غیور را

چون خلیفه واقف این کار شد
در دل او صد هزاران خار شد

زانکه دایم او محب او بدی
کام دل از گفته او بستدی

چند کتاب از گفته او خوانده بود
سر مخفی را بجان بر خوانده بود

لیک از ترس عوام و عالمان
منع نتوانست کردن آن زمان

پس بفرمودش که در زندان بند
تا که باز آید ازین آن مستمند

من همی دانم که او مرد خدا است
فارغ از کفر و نفاق و از هوا است

بعد از آن منصور در زندان نشست
بود در زندان ز قومی پای بست

چار صد تن بود در زندان بند
چون در آنجا رفت شیخ هوشمند

شب در آمد گفت ای زندانیان
اندرین زندان چرا آئید این زمان

جمله بر گفتند حال یکدیگر
گر چه افتادیم ما در این خطر

بعد از آن منصور گفت ای مردمان
جمله را آزاد کردم این زمان

مردمان گفتند ما در بند سخت
کی توانیم رفت زینجا تن بتفت

شیخ آمد دست خود افشاند زود
جمله شان را بند از هم بر گشود

بعد از آن گفتند در ها بسته اند
ما در اینجا خوار و زار و مستمند

چون رویم ای پیشوای سالکان
چونکه در بسته است با ایم لنگان

پس اشارت کرد آن مرد صفا
رخنها شد اندر آن دیوار ها

چار صد رخنه پدید آمد پدید
هر یکی از رخنها بیرون دوید

چونکه زندانبان بدید این حال کار
پیش آمد و نگهی بگریست زار

دست و پای شیخ را بوسه بداد
بار ها او بر کف پا رو نهاد

گفت من آگه شدم از سر کار
می نیارد رفت جز من پایدار

تا که جمله سالکان آگه شوند   از طریق عاشقان آگه شوند
چونکه زندان بان برفت آن مرد دین   در مناجات آمد آن مرد یقین
گفت ای دارندهٔ عرش مجید   عرش و کرسی هم ز نورت شد پدید
گفت ای دارندهٔ لوح و قلم   این جهان و آن جهان از تو علم
ای وصالت آتش افروخته   عاشقان از هجر غیرت سوخته
ای وصالت صادق و صبا شیده   در طریق صدق حق لاهو شیده
ای وصالت زاهدان در زهد خویش   هر زمان تقریر زهد اندیش
ای وصالت انبیا را دوستدار   هر یکی را داده صد علم آشکار
ای وصالت آسمان و هم زمین   هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت ماه را حال آمده   گاه بدر و گه هلال آمده
ای وصالت باد و آتش را بهم   داد و صلت از ره لطف و کرم
ای وصالت بحر را گه اخته   هر زمان در و گهر پرداخته
ای وصالت در درختان آمده   صد هزاران میوه الوان آمده
ای وصالت انبیا و اولیا   ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت عالمان عاملان   ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت هر دو عالم سوخته   ای وصالت خانمانها کوفته
ای وصالت غم کشائی مفلسان   ای وصالت شمع جان بیکسان
ای وصالت سوز مشتاقان شده   ای وصالت وصل مشتاقان شده
ای وصالت ترک تجرید آمده   ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت کرده زندان مرا   ای وصالت فکر شه هجران مرا
بار دیگر عالمان جمع آمدند   جمله اندر قصد آن شمع آمدند
شبلی آمد در زمان پیش جنید   گفت شیخا او فتاده بالقید
تا که بر دارش کشند از چارسو   خلق عالم می دوند از کو بکو
چون رسید آنجا و خلق بیشمار   دید شیخ آنجا بزرگ و نامدار
این بگفت و رفت در زندان او   دید آن شه را ز هیبت طپید

بعد از آنش گفت بر خیز و برو   تا که یکدم با خود آییم از گرو
گفت ای دارنده کون و مکان   غیر تو خود نیست در هر دو جهان
گفت ای پیدا و پنهان آمده   خلق عالم از تو حیران آمده
گفت ای آرام جان عاشقان   هم توئی در جان و در دیده نهان
ای وصالت عاشقان در یافته   جان خود را اندرین ره باخته
ای وصالت سالکان مردان   جمله در راه رفته و از ره بی نشان
ای وصالت عالمان در های و هوی   در رهی تقلید بشکافند موی
ای وصالت اولیا را داده حال   ذات ایشان با ورای قیل و قال
ای وصالت شمس را در یافته   نور او بر جمله عالم تافته
ای وصالت کوکبان حیران شده   اندرین ره جمله سرگردان شده
ای وصالت کرده آب و خاک را   داده گاه این روح قدس پاک را
ای وصالت کوه را در دل زده   صد هزاران عقبه اش در دل زده
ای وصالت ستره پایی قدم   صد هزاران در برآورد از عدم
ای وصالت عاشقان عارفان   ای وصالت صالحان صافیان وفا
ای وصالت از جهان بیزار شده   ای وصالت عالمی بیچون شده
ای وصالت روشنائی در جهان   ای وصالت حاصل صاحبدلان
ای وصالت رهنمای سالکان   ای وصالت در کشا طالبان
ای وصالت صدق صدیق آمده   ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت وصل جان در یافته   ای وصالت عشق جانان یافته
ای وصالت کرده بر من آشکار   می برد فردا مرا در پای دار
صد هزاران خلق در غوغا و شور   بر در زندان دویدند از ضرور
خلق و عالم جملگی جمع آمدند   بر در زندان آن شه آمدند
شیخ چون بشنید برخاست آن زمان   با مریدان رفت تا زندان شتابان
گفت یا رب این زمان جهلت عجیب   بعد از آن تا هر چه می باید کنید
گفت ای منصور دیوانه شدی   در حدیث شیخ بیگانه شدی

تا که بودم منزلی همدم نه‌ای	تا که موئی مانده محرم نه‌ای
این حدیث تو همه دیوانگیست	عقل را با این سخن بیگانگیست
پیشوای ما همه چون مصطفی است	لاجرم آنچه تو گفتی هست راست
این چه گفتی کفر محض است ای فقیر	درگذر از کفر و رستی از سعیر
تو برهنه صورت وا مانده‌ای	کی تو هرگز حرف احمد خوانده‌ای
لی مع الله گفت احمد از صفا	تو کجا دانی که هستی بیوفا
تو ز صورت همچو کافر مانده‌ای	واصلی حق را تو کافر خوانده‌ای
بت پرستی میکنی در زیر دلق	مینمائی خویش را صوفی بخلق
دامگاهی کرده‌ای این خرقه را	میفریبی هر زمان این فرقه را
راه تجرید و فنا راه تو نیست	در سخن کم گوی آن راه تو نیست
روکه راه بی‌نشان راه تو نیست	عقل تو از راه معنی در شکست
پس برون آمد از آنجا همچو باد	رفت اندر خلوت خود سر نهاد
شیخ او را گفت ظاهر گشته است	لیک باطن را ندانم من کیست
تا که بر دار آورند منصور را	آن قتیل عشق گنج و نور را
سر اسرارت چرا کردی عیان	لاجرم سر را نهادی در میان
گر سرت باید تو ترک سر بگو	ور سرت باید تو ترک سر بگو
می بدیدند این جهان بیوقار	تا کشند آن زمان بر دار زار
من نه منصورم تو منصورم ببین	از ره توحید حق دورم مبین
گنج پنهانم درین جسم آمده	سر اعیانم درین اسم آمده
سر توحید این زمان پیدا کنم	در بقای حق بحق باقی کنم
تا بدانند عاشقان سوخته	اسم اعظم را ز اسمی کوخته
من نموداریم برای جمله‌شان	وانمایم سر حق را من عیان
من برای راه تحقیق آمدم	لاجرم در عشق صدیق آمدم
من شراب از جام وصل خورده‌ام	گوی را از خلق عالم برده‌ام
من ازین ره برنگردم شبلیا	چند داری با من آخر ماجرا

وز خیال خویش دیوانه شدی	وز حدیث عشق بیگانه شدی
باز قرآن جمله را شرح و بیان	کرد سرش را نگفته اندر آن
این چه تو گفتی پیمبر آن نگفت	این دُر اسرار هرگز او نسفت
بعد از آن منصور گفتش شو بدر	از رموز سر معنی بی‌خبر
من رآنی گفت احمد در میان	تو کجا دانی که هستی بی‌نشان
نحن اقرب گفت خداوند جلال	تو کجا دانی که هستی در ضلال
خرقهٔ ناموس را پوشیده‌ای	وانگهی سالوس را کوشیده‌ای
تو شکوک راه خود وا کرده‌ای	لاجرم در صد هزاران پرده‌ای
در خودی خود بد گرفتار آمدی	لاجرم در عین پندار آمدی
روکه در تقلید ما ندهی مبتلا	سر توحید از کجا تو از کجا
چونکه بشنید این سخن از وی جنید	در دلش افتاد از صد گونه قید
عالمان آندم فغان برداشتند	از جنید پاک فتوی خواستند
چون جنید از علم فتوی دادشان	عالمان هم جاهلان کرده فغان
شبلی آندم رفت پیش او نشست	گفت ای مرد حق یزدان پرست
چونکه سر خویش را کردی عیان	آن زمان خون تو خواهد شد روان
سر مگو دیگر عیان ای مرد کار	تا نباشی در میان خلق خوار
بعد از آن منصور گفتش کای رفیق	من فتادم در یکی بحر عمیق
من خدایم من خدایم من خدا	فارغم از کبر و کین و از هوا
اولین و آخرین من بوده‌ام	ظاهرین و باطنی من بوده‌ام
بر سر دار آورم این جسم را	پس بگفتار آورم این اسم را
من برای جملهٔ عالم آمدم	لاجرم در نفس آدم آمدم
من برای سر توحید آمدم	لاجرم در ترک و تجرید آمدم
انبیا در راه احمد تاختند	جان خود در راه احمد باختند
مصطفی شیخ منست در راه دین	او مرا بنموده است راه یقین
مهلتی خواه ای زمان زین حشر	تا بمانیدم یک امروزی دگر

زانکه یار هست یار باصفا
کامد هست در راه حق مصطفی
هست نام او درین عالم کبیر
او برون آمد ز شیران سکرمان
چون شود واقف ز حال آن کبار
میرسد فردا یکه شیخ کبیر
تا چه فرماید ز شرع آن کبار
بعد از ان چون شیخ رسید اشنید پیر
گفت ای مرد موحد از چه کار
تو چرا اسرار خود با این خسان
گنج مخفی بود ای مرد خدا
قریب پنجه سال بود بی ده بانوش
بعد ازین منصور گفت ای پیر تیز
کی توانی کرد پنهان بحر را
کمترین موجش انا الحق آمدست
گر ز تو فتوی بخواهند تن بده
چون دهم فتوی من از جهل و کما
بعد از آن آمد برون شیخ کبیر
شیخ گفت ای مردمان منصور گفت
عالمان آندم فغان برداشتند
جمله شیخا هر همه حاضر شدند
پس عجب نبود بدان قرای پیر
هیچ او را ترس نی و خوف نی
سالکان حق ز خود فانی شدند
زاهدان از زهد بیزار آمدند

گنج توحید هست آن مرد خدا
هر دم از حق یافته است او صد عطا
آن بمعنی او بصورت بی نظیر
صورتش فردا به بینی او عیان
بعد از آنم گو برند در پای دار
آن بمعنی او بصورت بی نظیر
گر دهد فتوی کشیمش پایدار
آمد از شیراز آن شیخ کبیر
از برای تیغ زدند این خلق دار
گفتی و دیدی جفا از ناکسان
آشکارا کردی ای اینجا چرا
دایما در راه حق اسرار پوس
من چه گویم آنکه تو دانی خبر
تو بزیر کاسه ای مردما
حق چو حقیقت هو مطلق آمدست
هفتی هم این زمان بر من بنه
این چنین گفته است آن مرد خدا
آن بزرگ دین چو آن بد بر منیر
قتل بر من گشت این ساعت درست
پس طناب دار را آراستند
سالکان و اصلان ناظر شدند
روز محشر بود گویی سر بسر
بحر کی گردد ز بانگ شبنمی
واصلان در عین حق بینی شدند
ترک خود کردند در کار آمدند

جان خود را در ره حق باخته است
در حقیقت پیر عالم هم وی است
او ز حال من خبردار و خبیر
چون بیامد آن بزرگ پاکبار
شبلی آندم گفت ای مردان دین
شیخ عالم او است آندم در جهان
جمله گفتند آن زمان برداشتیم
چون به بغداد آمد آن شیخ جهان
سر حق را غیر کی پی می برد
تو چرا رمز انا الحق آشکار
راه توحیدی عیانی داشتی
این چه بودی کین زمان رفتی ز هوش
بحر معنی بی نهایت آمدست
تو نمیدانی که آن بحر صفا
سر توحید آن زمان شد آشکار
شیخ گفتش این چه گفتی بی روا است
کشتن من واجب آمد این زمان
خلق و عالم جمله پیش او شدند
در طریق اهل ظاهر کشتنی است
بعد از انش آوریدند پایدار
عالمان حاضر شدند و جاهلان
در میان حلاج استاده بپا
زد انا الحق آن زمان و شد نهان
صوفیان زان آتش ازان بگداخته
عالمان آندم فغان برداشتند

سر معنی را چنان بشناخته است
زانکه آندم قطب عالم هم وی است
میرسد فردا بدین جانب مگر
سر خود با او بگویم من براز
مهلتی میخواه از آن قطب یقین
هست کرامات و مقالاتش عیان
تا که شیخ آید فغان برداشتیم
رفت پیش شیخ منصور آن زمان
هیچکس دیدی که تا حق می خورد
گفتی و رفتی چنین بر پای دار
گنج اسرار نهانی داشتی
هر دو عالم گرده پر از خروش
لاشکی بی حد غایت آمدست
هر زمانی می برآرد موجها
گو ببرندم این خسان بر پایدار
من همیدانم که ذات تو خداست
در شریعت زود تر ای عالمان
تا که فتوی را از و هم بستدند
لیک باطن را ندانم من که چیست
بر روی آنجا خلق عالم بیشمار
عامه بسیار بودند مردمان
همچو شیران در میان بیشها
خلق عالم را همه لرزید جان
عارفان ز آتش ازان شد کاسته
عامه را بر صوفیان بگماشتند

کی زیبد ای شیخ گان با نفاق
چونکه منصور آنچنان دید آن چنان
بر سر دار آمد آن مرد خدا
بار دیگر از انا الحق باز داد
سنگ خشت و سته و کیلوخ و داد
بر زمین میشد انا الحق آشکار
پس بساعد بر زمی مالید دست
گفت ایندم میگذارم من نماز
بعد از آن شبلی بگفت ای مرد کار
بار دیگر گفت کای صاحب نظر
بعد از آنش سر بریدند از جفا
چون بریدند سر آن مرد کار
خاک او بر آب الله شد پدید
جمله مردان فنای ره شدند
جمله مردان ز خود بیرون شدند
هستی خود را ز ره برداشتند
زهد را و علم را و قال و قیل
دیده از غیر خدا بر دوختند
گر تو غیر حق نه بینی در جهان
آن زمان ز اسرار حق یابی خبر
پیر راهست اندرین ره عشق دان
عقل شیطان از ره دور داشتست
آدمی معنی ندیدی ای لعین
گر ترا دیده بودی در راه او
ای برادر در کمال خویش باش

جمله در راه محمد گشت عاق
گفت اینک میروم بر دار زبان
هر زمان میزد انا الحق بر بلا
جملهٔ عالم باو آواز داد
میزدند آنجا انا الحق آشکار
این چه سرست این چه عشقست آشکار
خوش نشاطی کرد و عمر را وریست
پس وضو سازم بخون ای یار کبار
از تصوف این زمان تر بیار
از طریق عشق ده ما را خبر
عالمان و جاهلان بیوفا
خوش انا الحق میزدی بر آشکار
خاک او را باد در آب آوریده
در لقای حق بحق آگه شدند
در ره عشاق غرق خون شدند
نیستی را اندرین ره خواستند
جمله را انداختند در رود نیل
غیر حق را اندرین ره سوختند
بر تو روشن گردد این راز نهان
که از جسم و جان شوی تو بدر
تا رسی اندر مکان لامکان
زان سبب رو راز ده برتافتست
روح پاکش رحمة للعالمین
آدم ما را ندیدی همچو ما
در ره توحید حق بی کیش باش

عامه آندم سنگها برداشتند
دست زد اندر رسن آن مرد کار
چون کسان او را همی نشناختند
خلق عالم آن زمان از خود شدند
مفسدی آندم بگردستش بریدند
او فرو مالید دست خود برو
شبلیش گفت این زمان چه دیده
کین نماز عشق را اینجا وضو
گفت کنز آنکه می بینی ببین
گفت عشق آنجا بود کز زندگان
این بگفت و اینچنین شد حال او
بعد از آنش سوختند آن مردمان
در نگر ای عارف صاحب نظر
گر تو مردی راه عشق راه رو
جسم و جان و دین و دل در باختند
مال و ملک و آب و جاه آنجهان
صورت خود ز آب گل کرده خراب
ای برادر غیر حق خود نیست کس
چون تواند راه یک بینی شوی
عقل را این گفت سودا می کنند
عقل را بگذار در راه ای پسر
حق تعالی گفت ای ملعون شده
او منست و من همیم تو بی خبر
چون ندیدی آدم ما را الیقین
بگذر از کفر و نفاق و کیش و دین

بر مشایخ سنگها برداشتند
یا بهار ابر زد و پیش شد پدید
سنگها بر وی همین انداختند
بیخبر اینجا انا الحق میزدند
آن زمان از دست او خون میچکید
گفت مردان از خونش آبرو
دست در ساعد چرا مالیده
راست ناید جز بخون ای حق نگر
تا ترا در راه حق باشد یقین
بعد از آنش آتش اندر سوختن
منتشر شد در جهان احوال او
خاک او برباد دادند آن زمان
تا که مردان را چها آید بسر
همچو مردان از دل آگاه رو
تا کمال راه را دریافتند
جمله را اندرین پیش غسان
این جهان در پیش ایشان چون سراب
اهل معنی را همین ملک و نیس
از وجود خویشتن فانی شوی
عشق هر دم خانه ویران میکنند
تا نمانی اندرین ره کور و کر
از طریق حق ز خود بیرون شده
تا حرم در راه باشی کور و کر
تا که تو گردیم ابلیس لعین
تا رسی در قرب رب العالمین

این نه راه تست ای طفل نژند | راه شیر انست مرد هوشمند
ذات این ره نیستی میدان الیقین | شک بسوزان و ببر از کبر و کین

خود پرستان اندرین ره گمرهند | از طریق نیستی آگه نیستند
نفس ایشان ضد راه صدق شد | عاشقان را ره پیش از عشق شد

عشق را بگزین و نفست را بسوز | تا شب تاریک گردد همچو روز
نفس را بت دان و بت را بشکن | تا رسی در بارگاه ذوالمنن

نفس را آنجا حجاب راه دان | این سخن را از دل آگاه دان
هر که اندر بند نفس خویش ماند | از ره حق همچو کافر کیش ماند

این تقاضا نیست در راه هوا | راه تحقیق است راه مصطفی
از ره توحید احمد ای پسر | وز ره توحید حق شو با خبر

در ره توحید جان ایثار کن | دیده را در باز رو دیدار کن
در جلال و جمال عشق بین | در صفاتش ذات حق میدان الیقین

اندرین ره کاملی باید شگرف | تا کند غواصی این بحر ژرف
صد هزاران طالب اینجا سر نهاد | تا که یک کس ره بدان درگه نهاد

صد هزاران خلق حیران مانده اند | اندرین ره زار گریان مانده اند
صد هزاران عارفان در گفتگو | اندرین ره لوح دل و شستشو

عاشقانه آتش زن در دو کون | تا رهی از نقشهای لون لون
نفسها را جمله در آتش بسوز | بعد از آن شمع وصالش بر فروز

چون نماند نفسها اندر میان | آن زمان نقاش را بینی عیان
تا بگویم سر اسرار نهان | ای برادر نفس را نقاش دان

چون ترا باشد کمال دین حق | خویش را هرگز نبینی جز که حق
چون ترا معلوم گردد از عیان | غیر خود هرگز نبینی در میان

هر که بینی آن تو باشی بی شکی | چه ده و چه صد هزاران یکی
جمله اجزای تو اندای بیخبر | ذات کلی این جهان ای سر بسر

عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم | از تو شان شد اسم در عالم علم
نور تو از هر دو عالم برتر است | این جهان و آنجهان را جوهر است

گر شود حشمت بنور خویش باز | قدسیان در پات افتد از نیاز
جوهری تو جمله گرده بیان | چون بدیدی سجده کردی آن زمان

جهد کن تا جوهرت آید بچنگ | تا رهی از کبر و از صلح و جنگ
جوهر کان در هوس گم کرده | با سگی و جاهلی خو کرده

داده بر باد عمر جاودان | یک زمان آگه نه از سر جان
گر شوی آگه بجان خویشتن | ترک گیری آن حدیث ما و من

جمله را یک بینی ای مرد خدا | تا نباشی در مقام احولا
گر تو راه عشق را مایل شوی | یک ره و یک کعبه و یکدل شوی

نیست غیری از همه سوای مرد کار | وا رها از عشق باشی بیقرار
عشق جانان جو که جان جان است | لاجرم از خلق پنهان آمدست

هست پیدا لیک پنهان از شما | کی بود خفاش را تاب ضیا
این جهان و آنجهان با هم ببین | بگذر از راه گمان و از یقین

عشق با عشاق بین آئینه | روح اندر خاک او بسیجنه
چند گویم ای پسر در من نگر | تا نه بینی خویش را در من نگر

گفت پیغمبر که با اخوان شدیم | همه گر را آئینه در جان شدیم
گفت احمد خواند ما را ای امام | انبیا و اولیا و اعلام

وانموده سر اسرار قدم | آوریدآن در معنی از عدم
صد هزاران سر از دریای جلال | آوریدآن شاه عالم در مثال

هر حق را ره نموده لطف حق | در ره حق داد مردان را سبق
راه را بنموده آن بحر صفا | خواجه دنیا و دین خیر الوری

عارفان این معرفت در یافتند | سالها با سوختن در ساختند
عاشقان دیدند روی او عیان | دستها شستند در عشق از جهان

رهبر عالم محمد آمدست | اسم او محمود و احمد آمدست
تو مرو از خود زره گر ره روی | تا نمانی در بلا و کژ روی

گر ز دنیا و ز عقبی بگذری | بی ره احمد تو هم در کژروی
راه راه اوست هم دنیا و دین | سر حضرت رحمة للعالمین

هر که در راه محمد راه یافت | سر حق را از دل آگاه یافت
احمد است اینجا احد ای مرد کار | سر حق را با تو گویم آشکار

میم را بردار احمد شد احد | فهم کن معنی الله الصمد
هست این اسرار از جایی دگر | سر این را کی شناسد کور و کر

کور را خود از رخ زیبا چه سود | گرچه داند تا چه بانگ آید ز رود
کور و کر از راه عقبی مانده اند | روز و شب در بند دنیا مانده اند

راه مردان راه توحید آمدست | شرش تجرید و تفرید آمدست
بگذر از هستی خود یکبارگی | تا رسی در عالم بیچارگی

بت پرستی راه شیطان آمدست | بت شکستن راه یزدان آمدست
بت شکن در راه حق ای مرد کار | تا نباشی در قیامت شرمسار

گر بخود نتوانی این بت را شکست | همت خواه از دل یزدان پرست

حکایت مردی پاک باز که در راه بی نیازی سر افراخته بود

بود مرد پاکباز سرفراز | در ره حق بود با سوز و نیاز
نام او محمود بود ای باخبر | از ره و بینش خدا بوده خبر

دایما در جنگ کفار لعین | بود آن کیخسرو روی زمین
بود یک دیر مگر در سومنات | یک بت بود است آنجا نام لات

خلق او را خواستندی صد هزار | می پرستیدند آن بت آشکار
شاه چون آگاه شد از کار شان | از خیال فاسد پندار شان

لشکری کرد آن زمان آن شهریار | بود آن لشکر بقرب صد هزار
بود اندر لشکرش مردانه مرد | همچو سام و همچو رستم در نبرد

شهبر مردان خدا در ره یقین | دایما در جنگ کفار لعین
جمله در ساز و سلاح آراسته | در مصاف از جان خود برخاسته

شه سپاه خویش را بیرون کشید | دامن چرخ فلک در خون کشید
شب حکیمان و ندیمان را بخواند | مشورت کرد و سپه در پیش راند

چون سواران بر نشستند آن زمان | غلغله افتاد ز ایشان در جهان
بانگ بر دابر دبیر خواست از سپاه | جبرئیل را سر رسیده تا بماه

چشم عالم آنچنان لشکر ندید | هیچ لشکر نیز زیور زر ندید
بود هفتصد پیل با برگستوان | در خوری زد از برای دشمنان

اینچنین میرفت آن لشکر روان | تا رسیده در بلاد مشرکان
مشرکان آگاه شد خبر کامد سپاه | شاه محمود است یا عالم پناه

قلعه را کردند درها استوار | اندر آن قلعه برون چندین هزار
بر فراز قلعه آن دم آمدند | دل پر آتش دیده پر نم آمدند

پس سپرها بر کشیدند آن زمان | وز غراره سنگها کردند روان
لشکر محمود در پای حصار | بود استاده بقرب صد هزار

مشرکان چون سنگها انداختند | لشکر محمود جنگ آراستند
قلعه بوده سخت پر از کافران | عاجز آمد لشکر محمود ازان

شه بجا آورد آنچه جنگ بود | کس ندانست آن زمان قلعه گشود
شاه را آمد ازان حال ملال | گفت یا حی و قدیم ذوالجلال

قلعه را پروردگارا بی نظیر | کار من افتاد دست یارب دستگیر
سر بسجده داشت آن شه در دعا | ناگهی از دست رفت آن با دعا

دید مردی را نشسته غرق نور | گرد بر گردش ستاده خیل حور
بود خشتی در کف آن پیشوا | رو به برج قلعه چون آن خشت را

قلعه برهم ریخت در ساعت بزور | گفت ای محمود کار تست تنگ
لشکر او خود عیان دیده بچشم | کاندر آمد از هوا خشتی بخشم

زد به قلعه قلعه را ویران بکرد | کار دشوار آن زمان آسان بکرد
غلغله افتاد آن دم در سپاه | شاه ازان غافل بخسپ از خوابگاه

پس ایاز خاص گفت ای شهریار　　شاد منشین این زمان از کارزار
حق تعالی داد نصرت ای قباد　　از هوا خشتی فرود آمد چو باد

زد به برج قلعه قلعه شکست　　این زمان می بایدت بت هم شکست
شاه گفتش خشت را آور رحیم　　تا ببینم خشت را ای محترم

رفت خشت آورد پیش شهریار　　بر رخ آن خشت بد خطی نگار
بر نوشته نام قطب اولیا　　شیخ لقمان معدن صدق و صفا

شاه فرمود آن زمان کای سرکشان　　بت بسیار بد و بسوید این زمان
بت بسوزانید شهر کافران　　جمله را ویران کنند در یک زمان

همچنان کردند آن مردانه مرد　　آتش اندر بت زدند آن شهر گرد
نفس چون بت را بسوزای مرد کار　　تا ببینی سر حق را آشکار

هر ولی کانجای او شیطان بود　　شهر کفرست آن شهر جان بود
شهر شیطان را بکلی کن خراب　　شهر جان این بود گو هست تاب

بت شکست آن مرد شرع نبی　　لاجرم نامش شده شاه ولی
بت شکن تو نیز هر دم در حضور　　تا بیابی بحر خانه شهر نور

جمله مردان شفیع تو شوند　　در طریقت هم رفیقی تو شوند
شد شفیع شاه لقمان نامدار　　عاقبت محمود شد آن شهریار

دید سلطان چون کرامات قوی　　رفت زانجا پیش شیخ معنوی
با بزرگان و حریفان و ندیم　　می شدند در ره به پیش آن حکیم

چون بده فرسنگ شیخ آمدند　　اسپهاشان جمله در راه آمدند
شهد میکردند بهیودی نبود　　بود نی چون بود بود و نبود

پس حسن را گفت آن شهریار　　دو پیاده پیش شیخ نامدار
چون رسی آنجا بعزت باش تو　　در ره عزت بخدمت باش تو

پس حسن در راه شد آن دم روان　　تا رسید آنجا که قطب عارفان
چون بدید از دور روی شیخ را　　در تضرع آمد و اندر دعا

گفت ای شیخ جهان نامور　　آمدست محمود پیشت از فلک
تا ببیند روی شیخ نامدار　　از محبان تو هست آن شهریار

اسپهاشان جمله در ره مانده اند　　یک قدم زان جایگه رانده اند
شاه را یار رهی ای پاکباز　　تا ببیند روی شیخ شاهباز

شیخ گفتش کان زمان کای مرد بار　　شاه را با عاشقان حق چه کار
شاه را با عارفان راه حق　　کی بود وصلت بکوی مرد عشق

اهل دنیا را کجا باشد خبر　　از درون سالکان با خبر
عامه را با طالبان دل کجا　　کی بود وصلت درین ره بی حجاب

آنکه دائم بر سر جاه است برگ　　کی خبر یابد بگو از ترک مرگ
آنکه دارد هر دمی صد غزو ناز　　کی نشان یابد بسوز و از نیاز

آنکه با بندها خداوند و سرای　　کی رسد در راه مردان خدای
با غلامان لطیف و ماه روی　　کی بیابد اندرین ره رنگ و بوی

با کلاه و با قبا و با کمر　　کی شود از حال او را خبر
پادشاه این جهان و تخت زر　　کی ببیند ظلمت اندر روی بد

با سپاه و لشکر و طبل و علم　　کی تواند غوطه خوردن در عدم
با سواران و دلیران جهان　　کی رسد در زمره صاحبدلان

با حکیمان و ندیمان و ظریف　　کی رسد در راه مردان شریف
با سرا و باغ و سلطان و غلام　　کی رسد در راه مردان همام

با بزرگان جهان و طمطراق　　کی خبر یابد ز درد و از فراق
در هوای خوش نشستن با ندیم است　　لاجرم از راه معنی مانده است

آنکه او را باشدش صد رنگ و بو　　اندرین ره کی بود جویای او
چونکه گفت این نکته های شیخ هوش　　خود حسن آنجا فتاده شد بیهوش

شیخ چون دیدش که بی طاقت شدست　　پس ضعیف آمد و از خود شده است
رحم کرد آن ساعتش شیخ کبار　　بار زنش آورده اند از ضعف و زار

بار دیگر چون بکار آمد حسن　　گفت ای خاص خدای ذوالمنن
لطف کن تا شاه آید این زمان　　تا ببیند روی قطب عارفان

شیخ را رحم آمد و پا برکشید | شاه با لشکر ز راه آمد پدید
یکزمان چون مرده باش پیش او | یکدلی هم باش اندر کیش او
پیش چشمش هست جنت مرده است | هفت دوزخ همچو یخ افسرده است
همت دارد بغایت باکمال | هست محو اندر جمال ذوالجلال
من ندیم آن زمان من گم شدم | همچنان چون قطره در قلزم شدم
دل بدست آور که دل آئینه است | تا ببینی خویشتن را معاینه
خیمهٔ خرگاه را در هم کشید | قبهٔ چتر و علم را برکشید
چون رسیدند نزد شیخ راه بر | هر سه افتادند گشته بی خبر
پس زبان بگشود محمود آن زمان | گفت ای خاص خدا قطب زمان
در بهشتی بعقبی در جهان | هر کجا خواهی همانجائی عیان
روی آورده ایم کاینجا بنده ایم | روز و شب در خدمتت افگنده ایم
در میان بندیم اینجا با صفا | سفرها گردان کنیم ای پیشوا
حق تعالی شاهیت داده خبر | خوار بگذار این شه را بیخبر
چون کمال خویشتن آن کیقباد | وارهی از خسرو و از کیقباد
بعد از آنش گفت پیش کیقباد | رفت شاه و روی بر پایش نهاد
دید همچون شیخ قومی بیشمار | جمله در خدمت ستاده هر دو وار
شاه دید او را ز جود رفت زود | باز شیخ او را از آن عالم ربود
اینچنین قومی که دیدی در سند | از سلوک ما بجان و دل وند
شیخ ایشان باشد این پیر صفا | حق تعالی داد او را صد عطا

پس حسن رفت و بگفت ای شهریار | هست لقمان قطب عالم تو بیار
هیبتی دارد نباید دردناک | صد هزاران جان کنی در دم هلاک
این جهان و آن جهان یکقطره ان | پیش چشمش ای شه گردن کشان
من چو دیدم روی آن مرد خدا | هوش از من رفت افتادم بپا
بعد از آنم شیخ را آگاه کرد | با خودم آورد دوره کوتاه کرد
پس بفرمود آن زمان شاه جهان | کی فرود آیند اینجا این زمان
پس ایاز خاص و سلطان و حسن | هر سه رفتند پیش شیخ انجمن
شیخ شان با خویشتن او ره بیان | دیدم آن دم روی شیخ شاهبان
خشت ست از معنی زدی در رستهات (اینت ۱۲) | قلعهٔ بتخانه را کردی فرات
بر امید می آمدم از راه دور | تا بود ما را ازین صحبت حضور
بگذرم از پادشاهی جهان | اختیار ماست خواری جهان
آن برادر گفت ای محمود شاه | لشکر اسلام را هستی پناه
در ره دین خدا مردانه باش | طالب درد دل دیوانه باش
آن زمان تو شاه باشی یا فقیر | از همه عالم تو باشی بی نظیر
گفت بنگر تا چه می بینی کنون | چون نگه کرد آن امیر ذوفنون
در میان جمع مردی همچو نور | جمله را ارشاد دادی از حضور
گفت ای محمود پنجاه و دو صد | از وفات ما رود اندر عدد
جمله اندر خدمت مردان بودند | روز و شب در طاعت سبحان بودند
نام او باشد محمد ای امیر | او بمعنی و بصورت بی نظیر

حکایت امتداد حیات (زندگی ۱۲) شیخ لقمان تا هنگام بعثت حضرت صاحب الزمان علیه السلام

بود لقمان چون محمد شد پدید | آن در اسرار معنی را کلید
سر الا الله بجان دریافته | مرکب معنی درین ره تاخته
ابلیس فی جنت روایت کرده بود | سر او ما ورای برده بود
سر بی جان اعیان منکر او | جسمها را همچو جان منکر او
عارفان جمله از و کامل شدند | عاشقان در صحبتش واصل شدند

مرشد بود او بغایت با کمال | دائما در قرب بود و در وصال
من رآنی را بجان بخریده بود | سر احمد را در آنجا دیده بود
در انا الحق بود دائم آن همام | عارفان و عاشقان را اعلام
سالکان را رهنما آن پیشوا | طالبان را در گشود اندر نما
زاهدان ترک نمود از ترک تن | اختیار خویش کرده مرگ برگ

جسم خود را در ریاضت سوخته ‏ دیدهٔ نفس دوئی را دوخته
از خودی خود برون رفته بکل ‏ هر دو عالم را فروشسته ز دل
غیر حق در پیش او فانی شده ‏ دائما در عین حق دانی شده
در حقیقت سر نهان یافته ‏ در شریعت راه جانان یافته
در طریقت ره روی مردانه مرد ‏ بود آن صاحب دلی بسیار درد
روز و شب در خدمت دلدار بود ‏ با کمال خویش حاصل کرده بود
پس کرامات و مقالات قوی ‏ داشت آن مرد خدای معنوی
یکزمان غائب نبود آن پاکباز ‏ دائما در قرب بود و با نیاز
فاضل حق بود آن مرد خدا ‏ صافی و عاشق بود آن پر صفا
در ره معنی ریاضت بهره بود ‏ گوی از میدان بخدمت برده بود
سالها در راه حق بود پیشوا ‏ آن ولی دبیر حق و کان سخا
صد هزاران درد دل برکشود ‏ صد هزاران خلق او در دیده بود
مرشد بود او بقرب خویشتن ‏ مثل او مرشد نبد در انجمن
بیعدد بودش مرید این جهان ‏ با کرامات و مقالات عیان
چار صد مرد مرید معتبر ‏ بود اندر خدمت آن راهبر
هر یکی در راه دین مردانه ‏ در طریق عاشقی فرزانه
در ریاضت نفسها را سوخته ‏ دیدهٔ اغیار هم بردوخته
جمله یکبار گشته اندر بحر جان ‏ سیر کرده در فضائی لامکان
از خودی خود بکل ببریده اند ‏ در طریق عشق صاحب دیده اند
در شریعت موی می بشگافتند ‏ در طریقت سر دین بشناختند
بود پیری در میان شان عجب ‏ می نیاسود از صناعت روز و شب
در ره توحید حق کوشیده اند ‏ شربت معنی بجان نوشیده اند
در حقیقت جان خود بگداخته ‏ سالها در سوختن در ساخته
شیخ را پیوسته با او بود کار ‏ زانکه بود آن شیخ را اسرار دار
بود نام او ابوبکر و فقیر ‏ او بمعنی دل ز صورت بی نظیر
یک شبی در پیش شیخ آمد بزار ‏ گفت ای شیخ جهان پاکباز
من درین ره سالها رفتم بدرد ‏ خود ندیدم اندرین ره هیچ گرد
هر زمان کین راه بی پایان است ‏ هر زمان این دردی درمان تراست
عقل من در راه او دیوانه شد ‏ از خودی خویشتن بیگانه شد
هر دمی حیرت فرو گیرد بتر ‏ کرده ام گم اندرین ره پا و سر
من ندانم تا درین ره چون روم ‏ هر نفس از عشق غرق خون شوم
چند باشد منزل این ره بگو ‏ کی رسم در کام خویش ای خوبرو
لیک باز پنج منزل در ره است ‏ چار بگذر پنجمین در گه است
منزل اول بود کون و فساد ‏ ای بسا کس اندرین ره سر نهاد
پس دوم منزل بود خوف و رجا ‏ شد بسی جانها درین منزل فنا
سوی انس است رحلت ای فقیر ‏ چون بگذشتی رستی از تاب سعیر
چارمی باطینت باشد انیس ‏ اندرین منزل شود روح نفیس
منزل پنجم جمال با جلال ‏ اندرین منزل بود عین وصال
چون فرد آمد بود در کون و فساد ‏ صد هزاران خلق بینی کیقباد
هر یکی حکم دگر کرده ز خود ‏ هر یکی را پیش آمد نیک و بد
هر یکی راه گرفته اختیار ‏ روز و شب با همدگر شان کارزار
این همیگوید که ره راه منست ‏ وان همیگوید که جاده منست
این همیگوید که اندر راه ماست ‏ هر که نابینیست او مرد خداست
این همی گوید که رهبر آمدم ‏ وان همیگوید که مهتر آمدم
اندرین منزل بسی وا مانده اند ‏ هر یکی در کار خود درمانده اند
باز بعضی قال را کرده بیان ‏ از ره تقلید داده صد نشان
باز بعضی حکمت تو ساخته ‏ وا ز ره حکمت سخن پرداخته
باز بعضی در طبیعت مانده اند ‏ همچو کوران در دلیعت مانده اند
باز بعضی در نجوم و در بروج ‏ باز مانده فارغ از سیر عروج
باز بعضی در تناسخ مانده اند ‏ از خیال نفس خود درمانده اند

باز بعضی کور و پیر و همچو خر — از ره توحید معنی بی خبر
باز بعضی زرق و سالوس آمدند — روز و شب در بند ناموس آمدند
باز بعضی در پی صد نام و ننگ — باز پس ماندند در خاک و سنگ
باز بعضی مکر و تلبیس آمدند — اندرین ره همچو ابلیس آمدند
باز بعضی در پی جاه آمدند — در ره عشاق آزاد آمدند
باز بعضی در خیالات هوس — بر نجاست جمع گشته چون مگس
باز بعضی را بخیلی راه زد — صد سنان در سینه شان ناگاه زد
باز بعضی در تنعم مانده اند — نخته الا طرب میخوانده اند
باز بعضی پادشاه و ملک دار — باز مانده از طریق کردگار
باز بعضی قاضیان ره شدند — بیخبر از راه کی آگه شدند
باز بعضی عقل شان شد پای بند — بی خبر از عاشقان درد مند
باز بعضی عاشق باغ و بهار — بی خبر از بارگاه کبریا
باز بعضی در علوم و در بیان — عقل خود را کرده شاهان عیان
باز بعضی واله و شیدا شدند — اندرین دریای بی پایان شدند
باز بعضی صوفیانند در حضور — راه میرفتند در مکر و غرور
باز بعضی عاشقانه سوختند — جبه وصل حقیقی دوختند
تو چه دانی تا کدامی ره روی — وز کدامی ره بدان درگه روی
بگذر از کون و مکان ای مرد دین — تا رسی در قرب رب العالمین
همچو مردان بگذر از کون و فساد — تا که بنده بایدت صد کیقباد
چون نماند رنگها صادق شوی

باز بعضی ملحد راه آمدند — از ره حق کور و گمراه آمدند
باز بعضی در پی پندار خویش — روز و شب ماندند در کار خویش
باز بعضی در حیل بیگانه شدند — نرد خست هر زمان می باختند
باز بعضی در نفاق و کین شدند — در ره حق مرتد و بی دین شدند
باز بعضی در غرور این جهان — باز پس ماندند هم در خاکدان
باز بعضی در تکبر مانده اند — پای تا سر در تحیر مانده اند
باز بعضی کمتر و کافر شدند — در ره مردان حق ناهیچ آمدند
باز بعضی در عمارات جهان — عمر خود بر باد داده رایگان
باز بعضی چاکر و لشکری — از ره حق بازمانده از خری
باز بعضی عامه مسکین شدند — باز بعضی جاهل بدکین شدند
باز بعضی عاشق زر و گهر — از ره حق بازمانده بی خبر
باز بعضی بند مشت خاکدان — کی کند پرواز اندر لامکان
باز بعضی در رکوع و در سجود — راه میجویند در دریای جود
باز بعضی صادق ره آمدند — در ره عشق حق آگه شدند
باز بعضی زاهدان از ترک خود — گفته اند رفارغ از نیک و بد
صد هزاران که درین منزل بود — هر ره را صد جهان حاصل بود
آن نه زان نشسته مردانه دل — عقل را هم تو ز دیوانه درآ
گر بجانی اندرین کون و فساد — عمر خود ضایع کنی بر باد داد
آتشی زن همچو مردان در دو کون — تا بسوز در نگهای لون لون
آن زمان این راه را لایق شوی

حکایت برنا ظریف و انجام احوال خرمال آن لطیف

بود برنائی ظریف ماه روی — پیش خلق عالم او را آبروی
روز و شب در خدمتش بود شاد — جمله همچون چاکر و چون کیقباد
ناگهان وردی را مدد در دلش — از خیالت کار او شد مشکلش
زاد ره بر داشت شد در قافله — قافله میرفت هر دم مرحله

بود هم پیر نگر خویشان او — دائما در عشق دل ریشان او
ماهرویان خطائی او سرای — بود اندر خدمت او خوبرای
عزم کعبه کرد و آمد آن غلام — پس وداع کرد خویشان را تمام
آنجوان میرفت هر دم شاد شاد — تا رسید آن قافله در بغداد

چون درآمد آن شیخ در باغداد او ‌ ‌ در تفرج آمد و شد شیخ بیاد
هر زمان در هر دمی میدید او ‌ ‌ صد جهان خلق را میدید او
هر یکی را گشته در گرداب خویش ‌ ‌ عاشق خود کرد در گفتار خویش
هر طرف هنگامه ای استاده بهم ‌ ‌ بهر نظاره بهر سو میدوید
پس عجائب های گوناگون بدید ‌ ‌ خویشتن را هر زمان مجنون بدید
همچنان میرفت تا دجله رسید ‌ ‌ در تعجب ماند چون کشتی بدید
تا که یک ملاح خوش اندیش ای پسر ‌ ‌ کرد او کشتی روان را ای پسر
اندر آ در کشتی ای پیر و جوان ‌ ‌ تا ببینی آن طرف صد دلستان
اندر آ در کشتی ای مرد حزین ‌ ‌ تا ببینی آنطرف صد نازنین
اندر آ در کشتی ام ای خوبرو ‌ ‌ تا ببینی آنطرف صد ماهروی
اندر آ در کشتی ای مرد لطیف ‌ ‌ تا ببینی حسن را آنطرف ظریف
اندر آ در کشتی از بهر آن خوش ‌ ‌ تا ببینی آنطرف صد ماه وش
اندر آ در کشتی ای مرد جوان ‌ ‌ تا ببینی آن طرف ابرو کمان
اندر آ در کشتی بنشین براه ‌ ‌ تا ببینی آن طرف زلف سیاه
اندر آ در کشتی سیر و رد بهشت ‌ ‌ تا ببینی آنطرف چشمان مست
اندر آ در کشتی ای مرد تبار ‌ ‌ تا ببینی آنطرف روی نگار
اندر آ در کشتی بنشین خموش ‌ ‌ تا ببینی آن طرف صد لب پر نوش
وسوسه کردش لعین بوالفضول ‌ ‌ تا فریب آرند او را همچو غول
شد ز گفت آن لعین او در غلط ‌ ‌ رفت در کشتی و شد زانسو سقط
بر کناره شط یکی قصری بدید ‌ ‌ چشم او هر گز چنان قصری ندید
بر سر آن قصر یک دختر چو ماه ‌ ‌ شد به پشت جسم و خال سیاه
در زمان شیخ این بدید آن آزاد مرد ‌ ‌ دل ز دست خود بداد و حال خود
دل ز دست خود بداد آن شیخ ما ‌ ‌ گشت عاشق بر رخ آن کافرا
در فغان آمد ز دست آن نگار ‌ ‌ جامه را بدرید بر تن تار تار
خاک بر سر کرد در خون اوفتاد ‌ ‌ عشق او از پرده بیرون اوفتاد
زاد خود را پیش آن معشوق برد ‌ ‌ گفت جانم از غم عشق تو مرد
زاد راه شیخ نخورد آن هیچ کس ‌ ‌ مفلس و بیچاره درماند از نفس
دخترش گفت آن زمان کای زیبا ‌ ‌ گفت با او زر نماز ای گلعذار
گفت شمع و شاهدی می بایدت ‌ ‌ نی ز راه حاصل کجا می آیدت
پند من بشنو خودی خود بباز ‌ ‌ تا که عشق آمد درین ره پیش باز
چونکه عشق آید تو خود جانان شوی ‌ ‌ آن زمان شایسته رحمان شوی
پند من بشنو برو این راه را ‌ ‌ تا ببینی حضرت الله را
عشق آنجا ره نماید مر ترا ‌ ‌ عشق آنجا در گشاید مر ترا
گر تو اندر راه حق عاشق شوی ‌ ‌ راه حق را آن زمان لائق شوی
اندرین ره عشق باید ای پسر ‌ ‌ تا شوی در راه معنی با خبر
عشق را دردی بباید ای فقیر ‌ ‌ درد باشد در دو عالم دستگیر
درد شد درمان جان عاشقان ‌ ‌ درد شد معشوق درد بیدلان
درگذر از زهد و تقلید و بیان ‌ ‌ مرد باید اندرین راه عیان
هر که او را اندرین ره درد نیست ‌ ‌ خاک بر فرقش که آنکس مرد نیست
درد آمد اندرین ره پیر راه ‌ ‌ هر که با او راست شد آگاه شاه
درد را بگزین و بگذر از همه ‌ ‌ درد باشد پیشوا اندر همه
درد را بگزین و ترک قال کن ‌ ‌ جسم خود را باز در ره حال کن
درگذر از ذکر و فکر و قال و قیل ‌ ‌ درد را بگزین و بر خود کش تو نیل
درد درمان دل ما آمده است ‌ ‌ در جهان دل ما آمده است
درد ما را همچون در وصل یار ‌ ‌ سر پنهان کرد بر من آشکار
درد ما را برد اندر عز و جان ‌ ‌ درد ما را بود اندر لامکان
درد ما را از خودی فانی بکرد ‌ ‌ در لقای حق بحق باقی بکرد
درد ما را داد هر دم خلعتی ‌ ‌ درد ما را داد هر دم رفعتی
درد ما را در جهان آزاد کرد ‌ ‌ درد آمد جان ما را شاد کرد
درد ما را کرد بینا در جهان ‌ ‌ تا بدیدم سر پنهانی عیان

در دمارا داد در راہ مصطفیٰ
درد مارا برد اندر لامکان
درد مارا مسند قربت نشاند
درد آمد بر در راہ عیان
در خبر دیدم کہ یحییٰ دائما
دائما از حق بحق نالان بدے
دایمان بود در تحیر آن امام
آہ میکرد و بزاری میگریست
گفت عیسیٰ ہم تو در قہرش نگر
گفت یحییٰ گر بیاید جبرئیل
بگذری از خویش و گردی بی نشان
بی نشان شو ای پسر در راہ یار
بی نشان شو در میان عاشقان
بی نشان شو در رہ توحید یار
بگذر از خوف و رجا ای مرد کار
انس چون با دوست باشد خود شوے
انس چون با دوست باشد قطرہ با دریا شود
انس چون با دوست باشد دوزخ حق جنت است
انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان
انس چون با دوست باشد طاعت تو روشن است
ہیبت حق جملہ را یکسان کند

در دمارا داد سر اولیا
خود ہمی گشتیم ما با قدسیان
بر سریر مسند عزت نشاند
عاشق بی درد کی باشد روان
بود در خوف از خدای با صفا
ہر زمان از کار خود حیران بدے
بر سر کوہش بودے اندر مقام
ہر زمان از خوف حق می مرد و زیست
چند باشی ایمن ای صاحب نظر
آن زمان گوید مرا باشد دلیل
بی رجا دانند بخوف این نشان
تا تو باشی در دو عالم بختیار
تا تو باشی پیش حق خاص خواص
دائما در ترک و در تجرید باش
تا جمال دوست بینی آشکار
انس چون با دوست باشد آن دو رو
انس چون با دوست باشد ابر با صحرا شود
انس چون با دوست باشد نعمت حق جمعیت است
انس چون با دوست باشد سر نہان شد عیان
انس چون با دوست باشد گلخن تو گلشن است
جسم ہا را سر بسر چون جان کند

در دمارا داد حال صوفیان
درد مارا از خدا آگاہ کرد
درد مارا در صفحہ جان یار داد
یک صحابہ بود در عہد رسول
روز و شب در گریہ و زاری بدے
از میان خلق بیرون رفتہ بود
ناگہان عیسیٰ رسید آنجایگاہ
گفت عیسیٰ ای رحمت حق را ببین
عیسیش گفتا کہ حکمت بوالسیست
در زمان جبرئیل آمد با کمال
بی نشان شو بگذر از نام و نشان
بی نشان شو در رہ مردانہ مرد
بی نشان شو ای فقیر پاک باز
بی نشان شو در رہ حق ای پسر
بعد ازین آسایش ست ای فقیر
انس چون با دوست باشد طالب مطلوب شد
انس چون با دوست باشد چشم تو خون جان شود
انس چون با دوست باشد خاکدان شد آسمان
انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان
انس چون با دوست باشد راہ تو منزل شود
ہیبت حق کار گرداند تمام

درد مارا داد سوز عاشقان
درد مارا با حق کوتاہ کرد
وانکہی در جان جانان در گشاد
درد سوزی داشت آن حبیب قبول
دائما در ساز ہوشیاری بدے
در یکی کہسار او بنشستہ بود
دید یحییٰ را میان سوز و آہ
چند گریی ای نبی راستین
مرد حق را این سخن خود عاقبت
گفت میگوید شما را ذوالجلال
تا بہ بینی سر پنہانی عیان
تا تو باشی در جہان آزاد و فرد
تا تو باشی در دو عالم شادمان
تا ز اسرار خدا یابی خبر
سالکان جو طالبان را دستگیر
انس چون با دوست باشد عاشق محبوب شد
انس چون با دوست باشد جان تو جانان شود
انس چون با دوست باشد آسمان شد لامکان
انس چون با دوست باشد نور را تو خور بدان
انس چون با دوست باشد کام تو حاصل شود
ہیبت حق ہمچنین ست والسلام

حکایت آمدن سائلی در ملازمت سلطان العارفین بایزید

سائلی بنشست پیش بایزید
تو شراب وصل حق نوشیدہ
جان و تن را در طلب بگداختی

گفت کز لطف خدای بی نیاز
سر اسرار خدا پوشیدہ
تا کمال معرفت دریافتی

دائما در راہ حق مردانہ
سر سبحانی ز تو شد آشکار
ہر دو عالم را درین رہ باختی

درمیان عارفان فرزانہ
درمیان عاشقان نامدار
مرکب معنی درین رہ تاختی

از وجودی خود ز خود فانی شدی   در بقای حق بحق باقی شدی
عشق و عاشق هر دو محبوب آن   سالک و طالب همه مطلوب آن
بعد از ان بینی انیس با جلیس   اندرین منزل شوی تاج نفیس
روح تو در خلوت جانان بود   در حریم وصل یار رحمان بود
سر اسرار خدا حاصل کنی   جان و دل در معرفت کامل کنی
بود درویش غلامی ای غلام   سال و مه اندر سفر بودی مدام
عمر خود را در سفر بگداخته   بهره او از سفر نا یافته
پس خجل شد آن پسر چون زشت نما   عشق دختر رفت کارش گشت زشت
هر دو چشمش ازرق و دندان دراز   چون بدید آنرا او دل شد در گداز
سر برهنه پا برهنه شد برون   از دلش معرفت مردم موج خون
هاتفی گفتش که ای جان پدر   قافله رفته تو ماندی بیخبر
قافله را ره روان بین بدان   راه رفتند و رسیده در جنان
شهر بغداد است در انجا کعبه ان   در تعجب مانده در لون آن
ای اسیر ملاح را تو دیو دان   گفته او را اسیر نور بودن
در طلسم گشتی آن دیو پلید   صد هزاران خلق را دیو دزد
در طلسم کشتی آن دیو پیر   زشت را نمود بهشت چون سعید
در طلسم کشتی و لابه گری   دیو را نمود بهشت چون پری
دختر زیبا چو رخ او را نمود   بود زشتی و نیز از زشتی چه سود
عاشق دنیا شدی رفتی ز دست   در بلا و رنج ماندی پای بست
همرهان رفتند حج دریافتند   گام خود در راه حق برداشتند
بهر وی هر سو دمی پرسی خبر   قافله رفته بماندی کور و کر
هرکه او در بند دنیا مانده است   بیشک او از راه عقبی مانده است
هرکه رهبی او درین عالم بود   او کالانعام است آدم کی بود
هرکه از دنیای دون شادان بود   بیشک اندر آتش سوزان بود
هرکه در دنیا بچیزی باز ماند   تو یقین میدان که از ره باز ماند

دیده نفس بهم بر دوختن   این جهان و آنجهان را سوختن
یافتن آنجا بود نا تافتن   گم شدن اینجا بود پیدا شدن
دائما بنشسته باشی با خدا   فارغ از کبر و نفاق و از معا
یک زمان غافل نباشی از خدا   دائما از نور حق گیری ضیا
در جلیسان با خدا و مصطفی   در جلیسان با صفا و با وفا
بارها در راه مکه رفته بود   پس ریاضت ها که او خود کرده بود
بعد از آنش گفت بر خیز و برو   تا نگردد جامهٔ جانت گرو
چون پسر را حال خود آمد پدید   پیر زالی در برابر شد پدید
یادش آمد آن زمان از قافله   در دلش افتاد آن دم ولوله
هر کرا امید ید او از مردمان   می بپرسید آنزمان از کاروان
بشنو این رمزی فقیر با بصر   وصف حال تست قصه پسر
در بهشت عدن این هم وصال   محو گشتند در جمال ذو الجلال
هست آن جمله اینجا خیال   چشم تو کشتی و غرقه در امان
بحر دنیا آب شیطان آمدست   لاجرم در بحر کشتیبان شده است
در طلسم گشتی آن دیو نژند   سالکان را گشته پای بند
در طلسم گشتی آن دیو لعین   طالبان را باز داشت از دین
چون بود راه تو در کشتی جسم   قصر را نمود آندم از طلسم
دل ز دست خود بدادی ای غلام   همرهان رفتند در سیر علام
دختر بنمود دنیا بس ظریف   در یقینیت بود زانی نظر لطیف
تو بماندی اندرین کون فساد   هر دمی کعبه نمی آید بیاد
هرکه او در کون ماند همچنین   کی رسد در قرب رب العالمین
هرکه او در بند دنیا باز ماند   از حیات جاودانی باز ماند
هرکه در دنیای دون در مانده است   از لقای حی بیچون مانده است
هرکه را محبوب او دنیا بود   در جهنم دائما غوغا بود
هرکه در دنیا کند لابه گری   بیشکی است او ز قومی سامری

هرکه در دنیا بکام دل نشست
هست در راه خدا او زیردست

هرکه او دنیای دون را ترک کرد
گرد نعاش در دنیا مده هیچ مرد

هرکه بندی این جهان بر هم شکست
در ره توحید حق باشد بهشت

هرکه از دنیا بشغل او بهست
بر سریر جنت المأوی نشست

هرکه در دنیا بچیزی بنگرد
از نعیم جاودانی برخورد

هرکه او در راه شیطانی بود
بیشک در کیش نفسانی بود

طالب راه خدا باش ای پسر
از ره شیطان ملعون کن حذر

راه رو از جان و دل ای مرد کار
تا شوی در هر دو عالم نامدار

نفس سگ را اندرین ره خوار کن
جان خود در راه خود ایثار کن

جهد کن تا درین منزل رسی
در حریم واصلان مسکن رسی

گر بمانی اندرین ره ای جوان
در بلا و رنج مانی جاودان

دایما در راه حق گریان بود
واز ضعیفی چند گه نالان بود

گاه او را درد پا و درد سر
گاه درد سینه و پشت و کمر

در ره دین بود او مردانه
در ره او بود بس فرزانه

بود با درد آن ولی پاکدین
نام او کردند بوذر والدی

همچو بوذر دل کن و در اختیار
تا شوی در راه معنی بختیار

بگذر از غیر خدا او مرد باش
در ره توحید حق با درد باش

بگذر از کون و فساد و راه رو
در حریم حضرت الله رو

بعد ازین می آیدت خوف و رجا
شادیت با غم بود ای متصل

گاه شاه و گاه رعیت آمدی
گه بکام و گه بحیرت آمدی

گاه طالب گاه مطلوب آمدی
گه محب گاه محبوب آمدی

گاه صوفی گاه صادق آمدی
گاه عابد گاه فاسق آمدی

گاه از ترس خدا بگداختی
گاه اسپ شادیت می تاختی

اندرین ره زهر با نوش آمده است
اندرین ره عقل با هوش آمده است

اندرین ره خوف باشد یا رجا
اندرین ره امن باشد یا بلا

هرکه را شد قبلهٔ دنیا امام
باز اندر آتش سوزان مدام

هرکه از دنیای دون یابد خلاص
در ره توحید حق باشد خواص

هرکه از دنیای دون آزاد گشت
از نعیم جاودانی شاد گشت

هرکه ملک این جهان بر باد داد
بر نعیم جاودانش شاد شاد

خانهٔ نفس است دنیا سر بسر
بگذر از دنیا و شو صاحب نظر

هرکه رحمانی شده اندر جهان
خاک او بهتر ز خون دیگران

در ره توحید حق مردانه باش
همچو مجنون بیدل و دیوانه باش

بگذر از نفس بهیمی ای فقیر
عاشقانه دامن مردانه گیر

می اندر راه و در ره وا مبیست
بگذر از کون و مکان با همت است

با ولی و با نبی باشی مدام
در بهشت عدن هم شاد کام

دائما با درد بود آن مرد کار
ورد دین اگر دار آن شه بختیار

روز و شب بنشسته بودی در دمست
دائما اندوهگین و مستمند

درد معنی در دل او کار کرد
جان و دل در راه حق ایثار کرد

آشکارا بود درد آن ولی
بود آن محبوب الله منتهی

درد را بگزین تو در راه خدا
درد آمد رهبر راه صفا

همچو سلمان باش و ایمان بکوش
می نیوش و سر این اسرار پوش

راه مردان مرد آمد ای پسر
درد را بگزین و بگذر ای پسر

چون کند گردی کوشش مرد پیش
بعد خوف و رجا آید به پیش

یکزمان با وصل باشی ای فقیر
یکزمان در هجر باشی در زحیر

گاه باقی گاه فانی آمدی
گه نهانی گه عیانی آمدی

گاه درد و گاه درمان آمدی
گاه شاه و گاه دربان آمدی

گاه عاقل گاه کامل آمدی
گاه عاقل گاه جاهل آمدی

اندرین ره خار با خرما بود
اندرین ره عشق با غوغا بود

اندرین ره درد با درمان بود
اندرین ره وصل با هجران بود

گر درین منزل بمانی ای فقیر
گاه باشی شاد گه باشی اسیر

بگذر از خوف و رجای مرد کار
تا نمانی مبتلا پایان کار

در خراسان بود قطب نامدار
شیخ عالم بوسعید آن شهریار

در کرامات مقالات عیان
بود آن مرد خدا خورده دان

در شریعت پیشوای عالمان
در طریقت رهنمای صوفیان

در حقیقت واصل بر حق بود او
دائما در عشق مستغرق بود او

آن مسافر آمد از ره پیش شیخ
آبله افتاد در پا همچو میخ

شیخ گفتش کی جوان خوبرو
آبله افتاده بر تن شد نکو

در جلیسان همچو مردان ای پسر
تا ز اسرار نهان یابی خبر

در جلیسان ای فقیر نوربین
صد هزاران عالم پر نوربین

در جلیسان گنج به بین جان جهان
سر پنهانی شنو هر دم عیان

در جلیسانی نسبی با دادگر
شاد بنشین و مرو تو دربدر

در جلیسان آن جمال حق ببین
در جلیسان آن وصال حق ببین

در جلیسان مرد خدا را یاد کن
جان و دل را در ره حق شاد کن

همچو مردان تکیه زن در کبریا
آبله از تن ببر تو ببر یا

بعد از آن بینی جمال ذوالجلال
اندرین منزل بود عین وصال

قطره اندر قعر دریا او فتاد
ذرهٔ خورشید بالا او فتاد

قطره اندر بحر ناپیدا شود
قطرهٔ نا مانده همه دریا شود

محو گردد صورت آفاق کل
عزها کلی بدل گردد بدل

او نماید آفتاب با جمال
هر دو عالم محو گردد در جلال

آنچنانکه گفت عطار امین
در کتاب منطق الطیر الیقین

سایه در خورشید گم گردد مدام
خود همه خورشید گردد والسلام

گفتهٔ عطار خود از مغز بود
لیک اندر صد لباس فقر بود

گفتهٔ بهلول از جانان بود
هر چه گوید آیت برهان بود

گفتهٔ بهلول را توحید دان
دائمش در ترک و در تجرید دان

شیخ لقمان بود در عین وصال
محو گشته در جمال ذوالجلال

از وجود خویشتن فانی شده
در بقای حق بحق باقی شده

از خودی بگذشت آن مرد خدا
دائما در وصل بود آن با صفا

وز سلوک و از طلب بگذشته بود
با جمال اندر طلب پیوسته بود

ذکر فکر و زهد و تقوی سوخته
جبهٔ وصل حقیقی دوخته

قال و قیل و علم و تقلید و بیان
ترک گرد و آمده اندر عیان

محو بود اندر جمال آن پاکباز
زان نکردی گاه بیگاه او نماز

هست خدمت بر وجود مرد کار
چون وجودت محو شد رستی ز کار

شیخ ما چون از خودی خود برست
در حریم حضرت سبحان هست

آنکه باشد دائما اندر جمال
کی بود در ذکر فکر قیل و قال

آنکه با سلطان نشیند در وصال
کی اندرو خدمت بود عین وصال

شیخ دائم محو بود اندر جمال
غیر حق در پیش بودی بر زوال

در بخارا بود پیری پاک باز
گفت لقمان می نگذارد نماز

میروم او را الفقر مایم نماز
بندگی باشد درین ره بی نماز

در زمان برخاست اندر ره فتاد
بود او با چل مرید پاک باز

دست جنبانید پیر رهنمون
خیل شیران از پیش آمد برون

هر یکی بر شیر نر گشته سوار
تازیانه ساخته از نیش مار

همچنان ببشد براه آن ذو فنون
شیخ را اعلام دادند از درون

شیخ بر دیوار نشست آن زمان
رفت آن دیوار چون اسپ روان

از فقیران شیخ را دیدند دور
از قدم تا فرق گشته غرق نور

بر نشسته بر یکی دیوار شاد
میرود دیوار در ره همچو باد

پیر گفت آن دم فرود آمد ز شیر
من ندیدیم آنچنان مرد دلیر

با قدومش تا خیال آن جهاد
ما درین ره چاکریم و کیقباد

چون رسیدند آن همه از یکدگر
در قدم او نهادند جمله سر

اندران صحرای یک چه یافتند
بر سر آن چاه منزل ساختند

اندر آمد آن زمان وقت نماز
پیر و اصحابش فتادند در نماز

گفت لقمان صلاح آمد فراز
با تو بگذارد درین موضع نماز

پیر و اصحابش بطینت شو خفتند
دیدهٔ عقل از زبان بر دوختند

جمله آندم از خودی بیرون شدند
در مقام بیخودی مجنون شدند

سر نهادند آن همه رفتند بخواب
خواب چون شد جان شده بیدار

پیر با اصحاب قصد چاه کرد
تا که آب آرد زچاه آن شیرمرد

دلو را در چاه افگند از جیا
دلو او در آب پر شد ای کیا

می نیاید دلو در آب ای عجب
در تعجب ماند پیر و در تعب

آمد اندم پیش شیخ الصادقا
روی خود در دست و پای او نهاد

شیخ اندر چه فگند آب دهان
آب بیرون آمد و پس شد روان

پیر و اصحابش بگفتند ای همام
تو نکردی آن نماز اینجا تمام

شیخ دست از خرقه بیرون آورید
از زمین هر سوی او خون میچکید

چونکه آنحالت بدیدند آن فقیر
از حدیث عشق گشتند با خبر

آن زمان گفتند لقمان واصل است
هر دمی عین وصالش حاصل است

هر که واصل شد برو تکلیف نیست
در میان جان و دل تکلیف نیست

هر که باشد در جمال ای نامدار
در مقام بندگی او را چه کار

هر که باشد در وصال ذوالجلال
از همه کاری بود او را ملال

هر که جان شد جسم را با او چه کار
هر که آن شد اسم را با او چه کار

هر که واصل شد جمال حق بدید
در جمال حق جلال حق بدید

هر که واصل شد همه خرمن بسوخت
هر دو عالم را بیک آذر فروخت

جهد کن ای دوست تا واصل شوی
یک ره و یک کعبه و یکدل شوی

والذین جاهدوا فرمود حق
جهد کن در راه تا گیری سبق

بادشاها رهنما این بنده را
آن فقیری بیکسی افگنده را

این گدائی بینوای دردمند
دائما اندوهگین و مستمند

این فقیر با حقیر هیچکس
دائما افسانه گفته چون مگس

رهنمای خستهٔ با درد را
رهنما این بندهٔ نامرد را

رهنمای بینوای راه را
رهنمای رهنمای راه را

هست بهلول از قدم تا سر گناه
رحمتت کرده است پیشش رهنما

هست از سر تا بپا آلودگی
از خدا خواهم همه پالودگی

بادشاها رحم کن بر جان من
در گذر از کفر و از ایمان من

بادشاها دست این مسکین بگیر
تا شود از لطف تو بدر منیر

بادشاها نفس شد بر من سوار
نصرتم ده تا شوم بیشم حمار

ای خدای آشکارا و نهان
رهنمای مومنان اندر جهان

ای خدائی این جهان و آنجهان
رهنمای بنده را اندر عیان

ای خدای عرش کرسی و فلک
ای خدای روح قدسی ملک

ای خدای بر و بحر و آفتاب
ای خدای کوکبان ماهتاب

ای خدای انبیا و اولیا
رحمت تو مصطفی و مرتضی

ای خدائی انبیا و مرسلین
ای خدائی مومنین و مسلمین

ای خدائی عاقلان کاملان
ای خدائی عابدان مخلصان

ای خدائی عاشقان عارفان
ای خدای صوفیان ابدان

ای خدائی بی نهایت جزو
چون تو عشقی حد و غایت جزو

ای خدائی عالمان عاملان
ذات تو برتر ز فکر است و بیان

ای خدائی جزو حیوان و طیور
زندگی دادی تو او را از نور

اولین و آخرینی ای کریم
ظاهری باطنی یا رحیم

محو گردان ای خدا بهلول را
وا رهان از خویشتن این گول را

قاریا بر من مکن قهر عتاب
گر خطائی رفته باشد در کتاب

آن خطائی رفته را تصحیح کن
از کرم والله اعلم بالصواب

تمام شد

خاتمۃ الطبع

وہ واحد ہر طرف کو اوسکی وحدت جلوہ آرا ہے ÷ سوِ کثرت اگر دیکھو تو وحدت کا تماشا ہے ÷
ہزاران ہزار شکر بدرگاہ کارساز بے نیاز ÷ کہ اندنون ایک مجموعہ معرفت کا گنجینہ نادرہ اوال اعجوبۂ روزگار جو گلدستۂ زیب انجمن اہل مذاق تصوف ہے اور گلگونۂ چہرۂ شاہد اہل معنی صاحب تصرف ہے عارفان معارف معنی کے لیے آئینہ حقیقت نما ہے اور واقفان مواقف یزدانی کے واسطے سجنجل صورت آشنا ہے جسمین تیرہ ۱۳ رسالہ شامل ایک سے ایک عمدہ اور کامل ۔ اہل باطن اولیاء اللہ کا کلام پرتاثیر ہے عارفین کاملین کی ہر رنگ کے مذاق کی تقریر ہے اول رسالہ رہبر راہ حق جس مین طریقۂ تعلیم وتلقین اشغال واذکار ومراقبہ مکاشفہ وغیرہ معارف کا بیان ہے تصنیف وتالیف سرحلقۂ مجاہدان اہل عرفان جناب حاجی محمد زردار خان صاحب ولد سیفدار خان ناغر شاخ فریدخانی جاگیردار راج کرولی یہ بڑے صاحب استعداد ہین ہر علم مین دستگاہ کامل رکھتے ہین انکی تصنیفات سے عمدہ عمدہ کتابین ہین ازانجملہ ایک اعلے درجہ کی تاریخ کی کتاب جسکا نام صولت افغانی ہے یہ ایک جامع التواریخ ہے جس مین ابتداے آدم سے سب انبیاء و اولیا اور جملہ فرمان روایان ہند کا مفصل احوال ہے خصوص انساب اقوام افغان اور اونکی شعب اور فروعات کو کمال تحقیقات سے لکھا ہے یہ کتاب مطبوع عالم ہوئی جب اس مطبع مین چھپی اور قریب الزمان ایک اور کتاب نایاب روزگار کارآمد دنیا ودین جسکا نام نافع الخلائق ہے یہ کتاب بہت نادر ہے اس مین وہ وہ نقوش واعمال جو قرآن واحادیث سے ثابت تھی وہ شامل ہین اور قسم قسم کے منتر اور افسون و طرح طرح کے نیرنجات ممتحنہ وآزمودہ اور ورا اسکے وہ وہ باتین جنکی طرف انسان کو لابدی احتیاج ہوتی ہے اس مین جمع فرمائین اگر اس کتاب نادر کے فوائد لکھے جاوین تو ایک فہرست مطول درکار ہے یہ مقام مساعد اسکے گنجائش کا نہ تھا لہذا اسی قدر پر اکتفا کیا گیا اور خود جناب مصنف محتشم الیہ نے اس رسالہ اول کے ساتھ چند رسالہ عارفین کاملین کے مجتمع کر کے نہایت پاکیزہ مجموعہ مرتب کیا دوسرا رسالہ تحفۃ العاشقین از شاہ محمد عبدالصمد طاب ثراہ تیسرا رسالہ

الف بائے وجھن ازمیان وجھن چوتھا رسالہ بھجن شاہ محمد عبد الصمد مرحوم پانچواں رسالہ
مثنوی ایک اللہ نام چھوڑے بھائی چھٹا رسالہ پریم نامہ حاجی ولی شاہ ساتواں رسالہ
مثنوی چشم بکشا کہ جلوۂ دیدار آٹھواں رسالہ بیسر نامہ حضرت فرید الدین عطار
نواں رسالہ مثنوی شاہ بو علی قلندر دسواں رسالہ حضرت شمس تبریز
گیارہواں رسالہ ترجیع بند راجا عارف باللہ بارہواں رسالہ رموزات الحقیقت
تیرہواں رسالہ مثنوی حضرت شیخ بہلول پس جو اہل بصیرت نظر انصاف سے ملاحظہ
فرماویں تو یہ ایک مجموعہ عجیب وغریب کاملین صاحبان باطن کے کلام کا ایک ذخیرہ بے بدیل ہے
حسب فرمایش مصنف موصوف الذکر کے بتوجہ خاص منہل مروت جناب منشی نول کشور صاحب
دام اقبالہ مقام لکھنو مطبع گرامی میں ماہ اگست ۱۸۷۷ء عیسوی مطابق ماہ شعبان ۱۲۹۴ ہجری
خوش خط موافق ومطابق اصل کے چھپکر طیار ہوا امید جناب الہی سے یہ ہے کہ اس گنجینۂ
دولت سرمدی کو پسندیدہ خاص وعام فرماوے اور وفور خواہش شائقین قدر دانان سے
جلد تر نوبت طبع مکرر کی پہونچاوے بافضال فضلہ وکمال کرمہ ومنہ